بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء + عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ربوہ
روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر
مسعود احمد دہلوی
فون ۴۴۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا

کرۂ ارض کے ایک مسلّمہ کنارہ پر

ورودِ مسعود

جزائر فجی میں حضور ایدہ اللہ کی تبلیغی مصروفیات کے بعض مناظر

حضور ایدہ اللہ فجی کے جزیرے تاوے یونی میں مع اہل قافلہ انٹرنیشنل ڈیٹ لائن پر کھڑے ہیں

حضور ایدہ اللہ فجی کے شہر لٹوکا میں احباب جماعت سے خطاب فرما رہے ہیں

کرۂ ارض کے مسلّمہ کنارے انٹرنیشنل ڈیٹ لائن کا ایک اور منظر

مسجد فضل عمر صووا (فجی) کی پُر شکوہ عمارت

جزیرہ ”تاوے یونی“ کی احمدی مستورات حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کا استقبال کر رہی ہیں

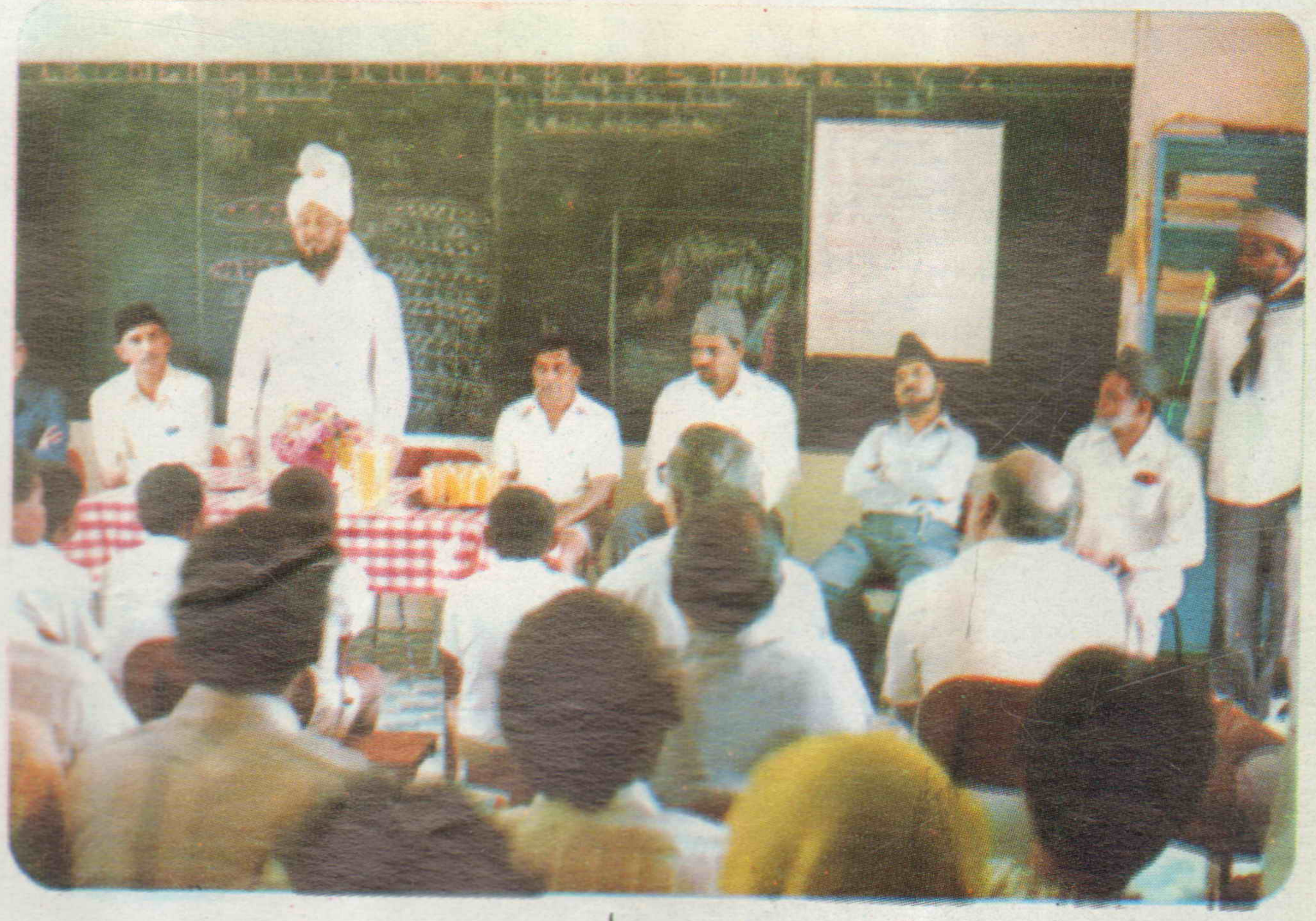

جزیرہ ”تاوے یونی“ کے سکول میں حضور ایدہ اللہ کا اساتذہ اور طلبہ سے خطاب

جزیرہ ”وینوا لیوو“ کے شہر لمباسہ میں استقبالیہ تقریب کا ایک منظر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِرشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

قریب ہے کہ میں ایک عظیم الشّان فتح پاؤں

جہانتک میں دُوربین نظر سے کام لیتا ہوں تمام دُنیا اپنی سچائی کے تحتِ اقدام دیکھتا ہوں:

میں یقین رکھتا ہوں کہ میرا خدا مجھے ہرگز ہرگز ضائع نہیں کرے گا:

اے تمام لوگو! سُن رکھو کہ یہ اُس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا۔

"_____ میں بڑے دعویٰ اور استقلال سے کہتا ہوں کہ میں سچ پر ہوں اور خدائے تعالیٰ کے فضل سے اس میدان میں میری ہی فتح ہے اور جہاں تک میں دور بین نظر سے کام لیتا ہوں تمام دنیا اپنی سچائی کے تحت اقدام دیکھتا ہوں۔ اور قریب ہے کہ میں ایک عظیم الشان فتح پاؤں۔ کیونکہ میری زبان کی تائید میں ایک اَور زبان بول رہی ہے اور میرے ہاتھ کی تقویت کے لئے ایک اَور ہاتھ چل رہا ہے جس کو دنیا نہیں دیکھتی مگر میں دیکھ رہا ہوں۔ میرے اندر ایک آسمانی روح بول رہی ہے جو میرے لفظ لفظ اور حرف حرف کو زندگی بخشتی ہے۔ اور آسمان پر ایک جوش اور ابال پیدا ہوا ہے جس نے ایک پتلی کی طرح اس مشتِ خاک کو کھڑا کر دیا ہے۔ ہر یک وہ شخص جس پر توبہ کا دروازہ بند نہیں عنقریب دیکھ لے گا کہ میں اپنی طرف سے نہیں ہوں۔ کیا وہ آنکھیں بینا ہیں جو صادق کو شناخت نہیں کر سکتیں؟ کیا وہ بھی زندہ ہے جس کو اس آسمانی صدا کا احساس نہیں؟"

_____ (ازالہ اوہام ۔ صفحہ ۴۰۳)

"_____ خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا کہ میں آخر کار تجھے فتح دوں گا اور ہر ایک الزام سے تیری بریت ظاہر کر دوں گا۔ اور تجھے غلبہ ہو گا اور تیری جماعت قیامت تک اپنے مخالفوں پر غالب رہے گی اور فرمایا کہ میں زور آور حملوں سے تیری سچائی ظاہر کروں گا۔"

_____ (انوار الاسلام ۔ صفحہ ۵۴)

"_____ میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ میری مدد کرے گا اور وہ مجھے ہرگز ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔ اگر تمام دنیا میری مخالفت میں درندوں سے بدتر ہو جائے تب بھی وہ میری حمایت کرے گا۔ میں نامرادی کے ساتھ ہرگز قبر میں نہیں اتروں گا کیونکہ میرا خدا میرے ہر قدم میں میرے ساتھ ہے اور میں اس کے ساتھ ہوں۔"

_____ (ضمیمہ براہین احمدیہ صفحہ ۱۲۵)

"_____ اے تمام لوگو! سن رکھو کہ یہ اُس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا اور حجت اور برہان کی رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہو گا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا۔ اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا۔ اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ قیامت آجائے گی .... اور دنیا میں

ایک ہی مذہب ہو گا (یعنی اسلام) اور ایک ہی پیشوا (یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اُس کو روک سکے۔"

_____ (تذکرۃ الشہادتین ۔ صفحہ ۶۴-۶۵)

"_____ یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہوں گی اور ابتلاء آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دے گا اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا۔ اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے _____ سو اے سننے والو سنو! ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہو گا۔"

(تجلیاتِ الٰہیہ _____ صفحہ ۱۷-۱۸)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۶۸/۳۳	ہفتہ ۲۵ ربیع الاول ۱۴۰۴ھ ۔ ۳۱ فتح ۱۳۶۲ہش ۔ ۳۱ دسمبر ۱۹۸۳ء	نمبر ۲۹۵

روزنامہ الفضل ربوہ

بیک وقت مشرق اور مغرب میں انتشارِ نور کے غیر معمولی سامان

اس میں شک نہیں کہ مادی سورج جب طلوع ہوتا ہے تو رات کی تاریکی چھٹنی شروع ہو جاتی ہے اور جوں جوں وہ نصف النہار کی طرف بڑھتا ہے تاریکی مٹتی چلی جاتی ہے۔ جہاں جہاں تک اس کی روشنی جاتی ہے وہاں وہاں تک زمین کا گوشہ گوشہ چمک اٹھتا ہے۔ حتیٰ کہ تاریکی کا نام و نشان بھی باقی نہیں رہتا۔ لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ مادی سورج جسے نظام کائنات میں مرکز کی حیثیت حاصل ہے ایک وقت میں صرف نصف کرۂ ارض کو ہی روشن کرتا ہے۔ یعنی جب سورج نکلتا ہے تو نصف کرۂ ارض کو تو روشن کر دیتا ہے باقی نصف کرۂ ارض تاریکی میں ڈوبا رہتا ہے۔

برخلاف اس کے ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نبیوں کے سردار حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو سراج منیر قرار دے کر ایک ایسا روحانی سورج بنایا ہے جس سے بیک وقت پورے کرۂ ارض کا منور ہونا مقدر ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے یہ مقدر کر رکھا ہے کہ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم جو نور لیکر تشریف لائے ہیں وہ ایک ہی وقت میں پورے کرۂ ارض پر محیط ہو جائے گا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے متعلق فرمایا:۔

وَ اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا ۔ (الزمر آیت ۷۰)

ترجمہ:۔ اور (ساری کی ساری) زمین اپنے رب کے نور سے روشن ہو جائے گی۔

اس میں دراصل اسلام کے بیک وقت ساری دنیا میں غالب آنے اور تمام بنی نوع انسان کے خواہ وہ مغرب میں آباد ہوں یا مشرق میں، رسالتِ محمدیہ پر ایمان لا کر دینِ واحد پر آ جمع ہونے کی پیشگوئی کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اس آیۂ کریمہ میں فرمایا ہے:۔

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ
لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۝

(الفتح آیت ۲۹)

ترجمہ:۔ وہ (یعنی خدا) ہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا ہے تا کہ تمام دنیا پر اس کو غالب کر دے اور اللہ ہی کافی گواہ ہے۔ (کہ ایسا ہو کر رہے گا)

تمام ائمہ سلف اور مفسرین اس امر پر متفق ہیں کہ یہ غلبہ جس کے نتیجہ میں پورا کرۂ ارض یعنی مشرق ہی نہیں بلکہ مغرب بھی بیک وقت اپنے رب کے نور سے چمک اٹھے گا۔ آخری زمانہ میں مسیح موعود کی بعثت کے بعد ظاہر ہوگا۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ اس آخری زمانہ میں بعثتِ مسیح موعود کے بعد یہ پیشگوئی اس شان سے پوری ہوتی چلی آ رہی ہے کہ اعلاءِ کلمۂ اسلام اور اشاعتِ نورِ حضرت خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم کا مہتم بالشان کام مغرب اور مشرق بیک وقت دونوں سمتوں میں اس شان سے انجام پا رہا ہے کہ ادیانِ باطلہ کی ظلمت رفتہ رفتہ چھٹتی چلی جا رہی ہے اور اس کی بجائے رسالتِ محمدیہ کا نور ہر سمت میں پھیلتا جا رہا ہے اور اسلام کے عالمگیر غلبہ کے آثار دن بدن نمایاں سے نمایاں تر ہوتے چلے جا رہے ہیں۔

اس نقطۂ نگاہ سے جب ہم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حالیہ دورۂ مشرق کا جائزہ لیتے ہیں تو اس کی اہمیت اور عظمت آشکار ہوئے بغیر نہیں رہتی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے تصرف خاص کے ماتحت حال ہی میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو مشرقی ممالک میں سے علی الخصوص سنگاپور، فجی، آسٹریلیا اور سری لنکا لے جا کر وہاں بھی اسلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نور کے مغرب کی طرح مشرق میں بھی زور شور سے پھیلنے کی راہ ہموار کر دی۔ مغرب میں تو زمین کے آخری کناروں تک جماعت احمدیہ کی طرف سے اعلاءِ کلمۂ اسلام اور اشاعتِ نورِ حضرت خیر الانامؐ کا کام عرصہ دراز سے ہو رہا ہے۔ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خلفاء میں سے تین خلفاء حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ مغربی ممالک میں تشریف لے جا کر وہاں انتشار نور میں تیزی اور شدت پیدا کرنے کے سامان کرتے رہے ہیں لیکن اس امر کے باوجود کہ مشرق میں بھی جماعت احمدیہ کی طرف سے غلبۂ اسلام کی مہم بہت پہلے سے جاری ہے اور وہاں جماعتیں بھی عرصہ سے قائم ہیں۔ خلفاءِ سلسلہ احمدیہ میں سے کوئی خلیفہ ابھی تک کسی مشرقی ملک میں نہیں گیا تھا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ وہ پہلے خلیفۃ المسیح ہیں جنہیں خدا تعالیٰ نے اپنی مشیت خاص کے تحت کرۂ ارض کے مشرقی ممالک میں لے جا کر اور براعظم آسٹریلیا میں پہلی احمدیہ مسجد اور مشن ہاؤس کی بنیاد رکھوا کر اور مشرقی ممالک میں تبلیغ اسلام کے نظام کو مستحکم بنا کر وہاں بھی اعلائے کلمۂ اسلام اور اشاعتِ نورِ حضرت خیر الانامؐ کی راہ اس شان سے ہموار کر دکھائی ہے کہ اب مشرق بھی اپنے رب کے نور سے منور ہوئے بغیر نہ رہے گا۔

حضور کا یہ دورہ اس حقیقت کو آشکار کر رہا ہے کہ مغرب اور مشرق بیک وقت دونوں ہی منور ہوں گے اور اس شان سے منور ہوں گے کہ

اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا

کا خوشکن نظارہ آنکھوں کے سامنے آ جائے گا اور دنیا دیکھ لے گی کہ اس کرۂ ارض پر طلوع ہونے والے مادی سورج کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود باجود میں طلوع ہونے والے روحانی سورج سے کوئی نسبت ہی نہیں ہے۔ مادی سورج ایک وقت میں کرۂ ارض کے صرف ایک حصہ کو ہی روشن کرتا ہے اور وہ بھی عارضی طور پر لیکن یہ روحانی سورج اپنی فیض رسانی کی وسعت اور ابدیت میں اس درجہ بڑھا ہوا ہے کہ اس کے طفیل بیک وقت پورے کرۂ ارض کے روشن ہونے اور ظلمت کے ہمیشہ کے لئے نابود ہونے کے آثار بڑی تیزی سے منصۂ شہود پر آ رہے ہیں۔ یہ آثار منصۂ شہود پر آ کر نمایاں سے نمایاں تر ہوتے ہی چلے جائیں گے۔ یہاں تک کہ مشرق و مغرب کی ساری زمین بیک وقت اپنے رب کے نور سے چمک اٹھے گی۔ اس لئے کہ یہ اس خدائے قادر و عزیز کی تقدیر ہے جس کے آگے کوئی بات بھی انہونی نہیں اور یہ بات ہی اس کی خدائی کی زبردست دلیل ہے۔ جیسا کہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔ ؎

"جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ میں ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے"

(اشتہار ۲۱ مارچ ۱۸۸۶ء)

روئے زمین کو ہلانے کا عزم

محمود کر کے چھوڑیں گے ہم حق کو آشکار
روئے زمیں کو خواہ ہلانا پڑے ہمیں

(کلام محمود)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ پبلشر:۔ مسعود احمد پرنٹر:۔ سید عبدالحی مطبع:۔ ضیاءالاسلام پریس
مقام اشاعت:۔ دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ قیمت:۔ ۱۰-۱ روپے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ اِک صدا

"امن است در مکانِ محبت سرائے ما"

محترم عبدالمنان صاحب ناہید

ڈوبے ہوئے ہیں شورِ قیامت میں خشک و تر
آماجگاہِ دیوِ ہلاکت ہیں بام و در

یاجوج نے اڑا لیا ماجوج کا ہنر
دونوں ستم طراز ہیں پست و بلند پر

ابلیس نعرہ زن ہے جو کرنا ہے کر گزر
افسانہائے روزِ مکافات سے نہ ڈر

اقوامِ زیردست کی چیخ و پکار پر
قول و قرارِ مجلسِ اقوام بے اثر

ظالم ہو خشمگیں تو جہنم بھڑک اٹھے
مظلوم زیرِ تیغِ ہلاکت تہی سپر

کیا امن و عافیت کا پیامی کوئی نہیں
گو آج بھی ہیں برسرِ پیکار خیر و شر

روشن ہوئی ہے آتشِ نمرودِ روسیہ
لائیں کہاں سے کوئی براہیمؑ ڈھونڈ کر

فتنہ طراز ہیں کئی فرعون آج بھی
کوئی تو ہو عطائے کلیمی سے بہرہ ور

انسانیت گھری ہے درندوں کے غول میں
ڈالے ہیں کرگسوں نے بھی ڈیرے شجر شجر

صحنِ چمن میں زاغ و زغن کی نوائے تلخ
قیدِ قفس میں بلبل و قمری شکستہ پر

بحرِ محیط اور فضائے بسیط میں
آدم کی نسل پر ہے عفاریت کی نظر

سیکھا خلوصِ قیس نے اندازِ رہزنی
لیلائے حسن نوحہ کناں ہے برہنہ سر

بل کھا کے اس کو گرگ سناتا ہے فردِ جرم
لرزاں کھڑا ہے برۂ معصوم و بے ضرر

طوفانِ خاک و خوں کے ہیولے قدم قدم
پائے گریز ہے نہ کہیں گوشۂ مفر

ظاہر نشانِ سورۂ زلزال چار سو
منزل پہ امن ہے نہ کوئی راہ بے خطر

ہر گام قتل گاہِ محبت کہ الاماں
ہر سمت نفرتوں کا الاوا کہ الحذر

شب زادگانِ عاد و ثمود و سدوم کے
کب چاہتے ہیں اس شبِ تاریک کی سحر

اس دشتِ صد ہزار بلا میں وہ اک صدا
"امن است در مکانِ محبت سرائے ما" (تذکرہ ص ۵۳۷)

یہ اک صدا جو اک دلِ بیتاب سے اٹھی
کچھ یوں بڑھی زمیں کے کناروں کو جا لیا

تیرہ شبی کو دے گئی اک نور کی کرن
مُردہ دلوں کو مژدۂ حالاتِ جانفزا

آؤ کہ میرے پاس اک زندہ کتاب ہے
زندہ مرا رسولؐ، زندہ مرا خدا

مجھ کو فلکِ پیر سے شکوہ نہیں کوئی
میری زمیں نئی ہے، مرا آسماں نیا

قرآں کے نور سے ہے مرا اکتسابِ نور
بطحا کے آفتابؐ سے روشن جہاں مرا

آئی صدائے مرحبا ارضِ بلالؓ سے
تاریک سرزمیں میں طلوعِ سحر ہوا

اس کے خرامِ ناز سے یورپ اثر پذیر
اس کی ادائے حسن سے مسحور ایشیا

اندلس نے صدیوں بعد آوازِ اذاں سنی
ماضی کو ڈھونڈنے لگا ماحولِ قرطبہ

لے اس سرود کی نئی دنیا نے بھی سنی
ہر اک سروشِ اسود و احمر نے بھی سنا

آہستہ رو سہی، مگر چلنے لگی ضرور
صحنِ کلیسا میں بھی توحید کی ہوا

یہ اک صدا، فسادِ جہاں میں پیامِ امن
آشوبِ روزگار کے ماروں کا آسرا

"من در حریمِ قدس چراغِ صداقتم
دستش محافظ است زہر بادِ صرصرم" (درِ ثمین)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی دورہ مشرق بعید سے کامیاب مراجعت پر

استقبالیہ نظم

از طرف لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

۱۴ر نومبر ۱۹۸۳ء کو لجنہ اماء اللہ مرکزیہ اور لجنہ اماء اللہ ربوہ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اعزاز میں استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا اس موقع کے لئے محترمہ شاکرہ بیگم صاحبہ سیکرٹری ناصرات لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے ذیل کی نظم کہی ۔ اور امۃ الکافی بیگم صاحبہ نے یہ نظم استقبالیہ میں پڑھ کر سنائی۔

اَے داعی اِلی اللہ اور اَے صاحبِ ادراک
اَے ابنِ اولوالعزم ، غلامِ شہِ لولاک

مشرق کے ممالک کو دِیا دین کا پیغام
تا رُوئے زمیں پر ہو فقط غلبۂ اسلام

مجلس میں جو آئے تھے شرارت کے سہارے
اُڑ اُڑ کے شریروں پہ پڑے اُن کے شرارے

دُنیا نے تو سِڈنی کا کیا یُونہی نظارہ
پر آپ نے گویا اُسے ڈھونڈا ہے دوبارہ

مسجد کی ہمشن گھر کی بھی بُنیاد رکھی ہے
اور فخر سے تاریخ نے یہ بات لکھی ہے

اِس خطّہ سے وہ آپ کی پُرجوش خطابت
اِس زورِ خطابت میں تھے انوارِ خلافت

ہم وہ ہیں کہ کر دیتے ہیں بستی نئی آباد
دِن آج کا ، رکّھے گی زمیں یاد ، فلک یاد

صحراؤں کو کر دیتے ہیں ہم لوگ چمن زار
بے رنگ زمینوں کو بنا دیتے ہیں گُلزار

تسخیرِ دل و رُوح ، ہے پہچان ہماری
اندازِ فقیری میں نہاں شان ہماری

خوں اپنے سے سینچیں گے کبھی تیری زمیں کو
سجدوں میں ہِلا دیں گے کبھی عرشِ بریں کو

اَے کُک[1] کی زمیں اَب تری شہرت کے دِن آئے
وابستہ ہو اِسلام سے نصرت کے دِن آئے

مسجد کی زیارت کو بھی آئیں گے یہاں لوگ
اور شوقِ عبادت میں کھنچے آئیں گے کچھ لوگ

یہ رسمِ وفا پھیلے گی ہر مُلک میں ہر جا
لجنہ رہے سرگرمِ عمل اَے مرے مولا

مُمتد ہو بہت آپ کا یہ دَورِ خلافت
مِل جائیں ہر اِک قوم کو برکاتِ خلافت

شاکرہ : (دارالصدر ربوہ)

[1] JAMES COOK (جیمز کک)

مطلع الشمس کا سفر کرنیوالے پہلے خلیفۃ المسیح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیّدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ ۱۹۸۳ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا اختتامی خطاب

اے احمدی نوجوانو! اٹھو خدا کی محبت کی وہ بنسیاں سجاؤ جو اس دور کے کرشن نے تمہیں عطا کی ہیں

اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ یہ بنسی جیتے گی اور شیطان کی بنسی ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گی

خدا کی قسم! میں احمدیت کی فتح کے قدموں کی چاپ سن رہا ہوں

اپنی عبادت میں خدا تعالیٰ کے عشق کی چاشنی ملا دیں تو دنیا آپ کو کبھی شکست نہ دے سکے گی

اہل فجی فیصلہ کر چکے ہیں کہ وہ جلد سے جلد سارے جزیرہ کو اللہ اور اس کے رسولؐ کے لئے جیت لیں گے

فرمودہ ۲۳ر اخاء ۱۳۶۲ ہش ۲۳ر اکتوبر ۱۹۸۳ء بمقام اجتماع

(مرتبہ۔ مکرم نعمت اللہ بشارت صاحب رکن صیغہ زود نویسی ربوہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع سے ۲۳ر اخاء ۱۳۶۲ ہش بمطابق ۲۳ر اکتوبر ۱۹۸۳ء مقام اجتماع میں جو اختتامی خطاب فرمایا اس کا مکمل متن صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر احباب جماعت کی خدمت میں پیش کر رہا ہے۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:-

اللہ تعالیٰ کا شکر

اللہ تعالیٰ کے احسانات کا کما حقہ شکر کرنا انسان کے بس کی بات نہیں۔ بے انتہا رحم کرنے والا، بے حد فضل کرنے والا بے انتہا بخشش کرنے والا وہ ستار خدا جو ہمارے عیوب کو ڈھانپ رہا ہے اور ہماری کمزوریوں کے باوجود ہماری نا اہلیوں اور نالائقیوں کے باوجود ہمیشہ اپنے فضل کو بڑھاتا چلا جاتا ہے۔ اس کا شکر کیسے ممکن ہو، ہم انسانوں کے بس کی بات تو نہیں۔ ہاں محبت کے آنسو، بعض اوقات یوں معلوم ہوتا ہے کہ اس کی رحمت اگر قبول کر لے تو بعید نہیں ہے اس کے سوا کوئی الفاظ نہیں ہیں کوئی ذریعہ اظہار نہیں ہے جس سے اللہ تعالیٰ کے شکر اور اس کے فضلوں اور رحمتوں کے ذکر کا حق ادا ہو سکے۔ پس یہ بہت بڑی کامیابی ہے جو امسال اجتماع کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمائی۔ بکثرت ہجوم خلائق ربوہ پہنچا۔ مرد بھی اور عورتیں بھی بڑی کثرت سے آئے۔ بچے بھی اور بچیاں بھی بہت کثرت سے آئے۔ اللہ تعالیٰ کے یہ بے انتہا احسانات اور فضل ہیں کہ وہ دلوں کو دن بدن اپنی محبت میں زیادہ گھائل کرتا چلا جاتا ہے اور محض اللہ تعالیٰ کی محبت کی وجہ سے یہ سفر اختیار کرنے والے سفر اختیار کرتے ہیں۔

رضائے باری کی خاطر اختیار کیا جانے والا سفر

حقیقت یہ ہے کہ وہ سفر جو خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کی رضا کی خاطر اختیار کیا جائے اس کا ہر قدم رحمتوں کی جانب بڑھتا ہے۔ اس کا ہر قدم خدا کے فضلوں اور اس کے پیار کی جانب اٹھتا ہے۔ ہر سانس جو آنے والے لیتے ہیں اسے اللہ تعالیٰ برکتیں عطا فرماتا ہے۔ اور جانے والوں سے بھی یہی حسن احسان کا سلوک فرماتا ہے۔

میری دعا ہے کہ آپ جس طرح خدا تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کے سائے تلے ادھر آئے اسی طرح اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کے جلو میں واپس اپنی جگہوں پر پہنچیں اور واپس جا کر خدا تعالیٰ کے فضلوں کے منادی بن جائیں۔ قریہ قریہ اور بستی بستی ہر جگہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور احسانات کے گیت گائیں۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ خدا کرے کہ سب دنیا میں ہمیں اللہ تعالیٰ کی محبت کے ترانے اسی رنگ میں الاپنے کی توفیق ملے کہ آسمان سے ملائک بھی گواہی دیں کہ ہاں یہ ترانے سچے تھے اور دل کی گہرائیوں سے اٹھنے والے تھے۔

میں نے یہ ذکر کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مجھے اور میرے ساتھیوں کو جس سفر کی توفیق عطا فرمائی اس میں بھی ہم نے اللہ تعالیٰ کے بے شمار احسانات کو دیکھا۔ اس محبوب ذات نے اتنے فضل نازل فرمائے کہ ان کا شمار ممکن نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ نے اپنے فضلوں سے کتنے دل بدلے ہیں، کتنے دلوں میں دین کی محبت کو اس طرح جگا دیا ہے کہ اب ان کی حالت ہی بدل گئی ہے اور اس کے نتیجہ میں جو اور شمعیں روشن ہونگی انہیں بھی شمار نہیں کر سکتے۔

فجی کے متعلق کچھ باتیں

جیسا کہ میں نے بتایا تھا میں آج کے اجتماع میں اس سفر کے حالات میں سے فجی سے متعلق کچھ مزید باتیں بتاؤں گا۔ فجی وہ دور دراز ملک ہے۔ جہاں پاکستان کے مقابل پر سورج سات گھنٹے پہلے طلوع ہوتا ہے اور یہ تمام دنیا میں زمین کا کنارا مشہور ہے۔ کیونکہ ڈیٹ لائن اسی ملک کے ایک جزیرہ سے گزرتی ہے۔ یہ ملک ایک جزیرہ نہیں بلکہ کئی جزیروں کا مجموعہ ہے۔ اس سے متعلق کچھ باتیں میں پہلے بیان کر چکا ہوں اور کچھ مزید باتیں آپ کے سامنے تعارف کے طور پر رکھنی چاہتا ہوں۔

یہ جزیرہ یعنی یہ ملک جزیروں کے جھرمٹ میں ایک مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ اس کے علاوہ بھی بہت سے جزیرے ہیں لیکن اس کے چاروں طرف کچھ اور آزاد جزیرے بھی ہیں اور ان میں سے ایک ٹونگا (TONGA) ہے، دوسرا نیو ہیبریڈیز، تیسرا نیو کیلیڈونیا (NEW CALEDONIA) اور چوتھا سموا (SAMOA) ہے سموا (SAMOA) اور ٹونگا تو اس کے مشرق میں واقع ہیں اور نیو ہیبریڈیز اور نیو کیلیڈونیا مغرب میں واقع ہیں لیکن زیادہ فاصلہ پر ہیں۔

آب و ہوا

فجی کی آب و ہوا ایسی ہے کہ سارا سال وہاں ایک ہی موسم رہتا ہے۔ اور باقی جزیروں کا بھی کم و بیش یہی حال ہے۔ مختلف حصوں کے درجہ حرارت میں بہت معمولی فرق ہے۔ لیکن جہاں جو بھی موسم ہے وہ تقریباً سارا سال یکساں رہتا ہے۔ سردیوں کا جو تصور ہمارے ملک میں ہے وہاں ایسی سردی نہیں ہوتی۔ اور گرمیوں کا جو دھڑکا یہاں لگا رہتا ہے۔ انہیں ایسا دھڑکا نہیں لگتا کیونکہ انکی گرمیاں اور سردیاں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک سی ہیں بہت ہی خوشگوار جگہ ہے۔ اکثر پہاڑی علاقے ہیں میدان بہت تھوڑے ہیں۔ پہاڑ زیادہ اونچے نہیں۔ صرف مشرق اور مغرب کے درمیان جو جزیرہ وی ٹی لیوو (VITI LEVU) ہے اس میں ایک پہاڑی سلسلہ پھیلتا ہے جو اس کے شمال اور شمال مشرق کو جنوب اور جنوب مغرب سے الگ کرتا ہے۔ وہ پہاڑی سلسلہ جنوب مشرق سے چل کر شمال تک پہنچتا ہے۔ اس کی زیادہ سے زیادہ اونچائی پانچ ہزار فٹ ہے اس کے شمالی حصہ میں ان کا دارالحکومت واقع ہے جس کا نام صووا (SUVA) ہے شمالی خطے میں لیکن ویسے وہ جنوب میں واقع ہے۔ شمالی خطے کے جو پہاڑوں کے پرلی طرف ہے اس کے جنوب میں واقع ہے۔ اس سارے علاقے کی فضا باقی فیجی کی نسبت زیادہ خوشگوار ہے کیونکہ اکثر سمندری ہوائیں ان پہاڑی سلسلوں سے ٹکرا کر پرلی طرف زیادہ برستی ہیں اور جنوب مغرب کی طرف کم۔ ان پہاڑی سلسلوں میں جانوروں کی زندگیاں غیر محفوظ اور ان کی قسمیں بہت محدود ہیں کیونکہ یہ جزیرے بہت قدیم وقتوں میں مرکزی زمین سے الگ ہو چکے تھے اور خیال کیا جاتا ہے کہ اس وقت بہت کم جانور ایسے تھے جو ان خطوں میں آئے جب یہ الگ ہوئے۔ صرف گنتی کے چند جانور اس جزیرے کے اپنے باشندے ہیں۔ بلکہ جب میں نے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ غالباً چمگادڑ ہی تھی جو یہاں پائی جاتی تھی۔ باقی سارے جانور باہر سے لوگ یہاں لائے ہیں۔

فیجئین لوگ امن پسند ہیں اگرچہ پرانے زمانوں میں وہاں قبائل کی آپس میں لڑائیاں بھی ہوتی تھیں اور جیسا کہ میں نے بیان کیا کچھ آدم خور لوگ بھی تھے۔ لیکن یہ لوگ بالعموم امن پسند ہیں۔

خوراک

ان کا زیادہ تر گزارا مچھلی کے شکار پر تھا وہاں افریقن طرز یا بعض عام قسم کے پودے پائے جاتے ہیں جن کی جڑیں خوراک کا بہت اچھا ذریعہ بنتی ہیں۔ ہم نے بھی وہاں دو تین قسم کی جڑیں چکھ کر دیکھیں۔ ہمارا TASTE اگرچہ ان سے مختلف ہے لیکن اس کے باوجود وہ اچھی تھیں بُری نہ تھیں۔ اگر مبلغین کو مجبوراً وہ جڑیں کھانا پڑیں تو ان کا اچھا گذارہ چل سکتا ہے بہر حال یہ ان کی مقامی غذا ہے۔ مقامی پھل بھی کافی موجود ہیں۔ کیلا کثرت سے ہوتا ہے۔ اسی طرح فیجی کا انناس بہت ہی اچھی قسم کا ہے اور جہاں تک کوکونٹ (ناریل) (COCONUT) کا تعلق ہے، کوکونٹ تو جنگل میں اس طرح پھیلا ہوا ہے کہ پہاڑ کے پہاڑ اور وادیاں کی وادیاں کوکونٹ سے ڈھکی ہوئی ہیں۔ اور بعض جزیرے تو ایسے ہیں کہ جو تمام کے تمام کوکونٹ سے بھرے پڑے ہیں۔ جو کاشت کے علاقے ہیں ان میں گنے کی کاشت سب سے زیادہ ہے اور گنے کی فصل کی کوئی بیماری وہاں نظر نہیں آتی (اسی لئے جب وہاں جہاز جاتے ہیں تو وہ مسافروں کو اندر داخل ہونے سے پہلے ایک سپرے کرتے ہیں تاکہ مسافر جو جراثیم اور کیڑے لے کر آئے ہوں وہ ان جزیروں میں داخل نہ کر دیں) اللہ تعالیٰ کے فضل سے گنے کی فصل وہاں بہت اچھی ہوتی ہے۔ اس لئے آمد کا ایک بہت بڑا ذریعہ RAW SUGAR یعنی خام کھانڈ کی ایکسپورٹ ہے۔

سیاحت

اکثر جزیرے اچھا موسم رکھتے ہیں اور پھر ساحل سمندر بھی اکثر ایسا ہے جہاں نہایا جا سکتا ہے۔ یورپین اور امریکن باشندے وہاں کی سیر کے لئے بہت دور دور سے آتے ہیں۔ اس لئے وہاں کی ٹورسٹ انڈسٹری بھی بہت اہم ہے۔ بعض کتابوں میں تو اسے ذریعہ آمد کے طور پر اول نمبر پر قرار دیا ہے اور دوسرے نمبر پر کوکونٹ۔ علاوہ ازیں وہاں کارخانے بھی بہت بن رہے ہیں اور ملک بڑی تیزی سے خوشحال ہو رہا ہے۔

زبان

ان لوگوں کی زبان عجیب سی ہے۔ جہاں تک فجیئنز کا تعلق ہے ان کی اپنی ایک زبان ہے لیکن اکثریت باہر سے جانے والے ہندوستانیوں کی ہے وہ پچاس فیصد سے زائد ہیں۔ ان کی زبان عجیب و غریب ہے۔ نہ وہ اردو ہے نہ انگریزی اور نہ ہی کوئی ہندوستانی زبان بلکہ انہوں نے ان سب کو ملا جلا کر نئی گرامر بنا کر ایک الگ زبان بنائی ہے۔ جو ہمیں سمجھ تو آجاتی ہے لیکن ہے کافی دلچسپ۔ بعض محاورے اردو میں اور طرح استعمال ہوتے ہیں اور وہاں اور طرح مثلاً اگر کوئی کسی سے دھوکہ سے رقم لے لے تو ہم کہتے ہیں کہ اس نے اسے بٹور لیا۔ فلاں سادہ آدمی کو دھوکہ دے کر اس سے رقم بٹور لی۔ لیکن وہاں بٹورنے کا محاورہ اور طرح سے استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً انہیں یہ عادت نہیں کہ درختوں پر چڑھ کر ناریل توڑیں۔ قدرت جو ناریل پکا کر نیچے پھینک دیتی ہے وہ اسے بٹورتے رہتے ہیں اور یہ ان کے محاورہ کے مطابق COLLECT کرنے کے معنوں میں آتا ہے۔ خیر! اس پر تو ہمیں اتنا تعجب نہیں ہوا لیکن جب سیکرٹری مال نے کہا کہ میں چندہ بٹورتا ہوں تو اس پر ہمیں یقیناً تعجب ہوا کہ چندے بٹورنے کا کیا مطلب؟ تب معلوم ہوا کہ یہ ان کی زبان ہے

سادہ اور پیار کرنے والے لوگ

وہ لوگ بڑے سادہ اور بے تکلف ہیں ان کے ہاں تکلفات بالکل نہیں اور وہ اپنے جذبات کا CRUDE یعنی خام سی زبان میں بڑی بے تکلفی سے اظہار کرتے ہیں۔ مثلاً جب ہم صووا (SUVA) پہنچے تو وہاں کچھ مرد ہار لے کر کھڑے تھے اور ہمارے ساتھ جو خواتین تھیں انہیں ہار پہنانے کے لئے کچھ عورتیں بھی ہار لئے موجود تھیں۔ جب چند منٹ ملنے کے بعد ہار پہن کر اور پرشن ہاؤس میں آرام کے لئے جا رہے تھے تو میری ایک بھانجی پیچھے آ رہی تھی۔ ایک خاتون ایسی تھیں جن کا ہار ہاتھ میں رہ گیا وہ کسی کو پہنا نہیں سکیں۔ تو جب وہ سیڑھی پر چڑھ گئی تو اسے پیچھے سے آواز دی۔ کہ "او لڑکی! اُتر نیچے۔ آہار پہن"۔ پھر وہ نیچے اتری تو اسے ہار پہنایا۔ اب اس میں کوئی گستاخی یا بداخلاقی نہیں تھی۔ یہ ان کے پیار کا بے تکلف اظہار تھا کہ میرا ہار باقی رہ گیا ہے اور تیرا گلا باقی رہ گیا ہے تو کیوں نہ ہم آپس میں صلح کر لیں۔ پھر وہ نیچے آئی اور بڑی محبت سے اسے ہار پہنایا۔

احمدیت کی مخالفت

پس وہ بہت پیار کرنے والے لوگ ہیں۔ ان کے دل بہت جلدی جیتے جا سکتے ہیں۔ وہاں ان میں کوئی منافرتیں نہیں ملتیں سوائے ایک منافرت کے جس کا میں ذکر کروں گا۔ ہندو، سکھ، مسلمان، عیسائی سارے بھائیوں کی طرح خوشگوار مذہبی ماحول میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔ ایک ہی مخالفت ہے یعنی جماعت احمدیہ کی لیکن وہ تو ہمارا مقدر ہے وہ تو جہاں ہم جائیں گے وہ مخالفت ضرور پہنچے گی کیونکہ وہ ہماری سچائی کی علامت ہے اس لئے وہ مخالفت ایک استثنائی چیز ہے اس میں ان لوگوں کا اختیار نہیں یہ قانونِ قدرت ہے۔ جو انہیں مجبور کر دیتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہونے والی سچائی کا بعض بد قسمت انکار کریں اور ان کی مخالفت کریں۔ اس معاملہ میں اہل فجی سے ہمیں کوئی شکوہ نہیں ہے کیونکہ وہ مجبور ہیں۔ ساری دنیا میں یہ ایک مشترک حقیقت ہے کہ احمدیت کی بہر حال مخالفت ہوگی۔

مسلم لیگ

ان کے محاورے بالکل الگ ہیں اس قدر کہ آپ سن کر حیران ہوں گے کہ مسلمان کو وہ مسلم لیگی کہتے ہیں اور مسلم لیگ اسلام کا نام ہے۔ چنانچہ ہمیں یہ سنکر تعجب ہوا کہ مسلم لیگ تو ہمارے ہاں کبھی سے کہیں غائب ہو گئی۔ جب قونون نے مسلم لیگ کو DISBAND کیا تو عملاً وہ یہاں سے پہلے ہی غائب ہو چکی تھی لیکن وہاں ہر جگہ مسلم لیگ، مسلم لیگ کا چرچا ہوا تو ہم بڑے حیران ہوئے کہ یہ مسلم لیگ یہاں کیسے آگئی۔ مدت ہوئی پاکستان بنے۔ قائداعظم نے مسلم لیگ چلائی تھی اب یہاں بیٹھی کیا کر رہی ہے تو پھر پتہ چلا کہ مسلمانوں کو مسلم لیگ کہتے ہیں۔ وہاں جتنے بھی مسلم لیگی ہیں انہوں نے ہماری مخالفت کی ہے۔ ان کی مخالفت کا اندازہ کریں کہ جاتے ہی جب ایئرپورٹ پر ہمارا پریس انٹرویو تھا تو معلوم یہ ہوا کہ وہاں سے کوشش کی جا رہی ہے کہ ایئرپورٹ میں جو وی آئی پی روم ملا تھا اسے بھی منسوخ کروا دیا جائے اور یہ کوشش بہت بڑے پیمانے پر کی جا رہی تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں بہر حال وقت دیا اور ہم نے وہاں بڑے آرام سے پریس سے خطاب کیا اور پورا وقت لیا ہمیں کوئی تکلیف نہیں پہنچی۔

دوسرے دن نانڈی جا کر ہم اترے (یہ مغربی انٹرنیشنل ایئرپورٹ ہے) تو وہاں دوسرے روز شہر کے میئر کی طرف سے سوک سنٹر CIVIC CENTER میں استقبالیہ دیا گیا وہاں میرا خطاب تھا۔ وہاں نانڈی پہنچنے کے ایک ڈیڑھ گھنٹہ بعد اطلاع ملی کہ وہاں کے ہوم سیکرٹری سے مل کر مسلم لیگ نے خطاب منسوخ کروا دیا ہے اور گورنمنٹ نے آرڈر جاری کیا ہے کہ مجھے پبلک کو خطاب کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ جماعت احمدیہ کے افراد اس سے بڑے پریشان ہوئے۔ میں نے انہیں کہا کہ فکر کی کوئی بات نہیں تم کوشش کرو اللہ کو جو منظور ہوگا وہی ہوتا ہے۔ اور جس رنگ میں بھی خدا ہم توفیق دے گا ہم اسی رنگ میں خدمت کریں گے لیکن جماعت کے نیشنل پریذیڈنٹ جو اب نیشنل امیر ہیں نہ وزیر سے جا کر ملے جو فجیئن ہیں اور انہیں کہا یہ عجیب بات ہے کہ ایک معزز مہمان آیا ہے وہ ساری دنیا میں ایک کروڑ مسلمانوں کا سربراہ ہے۔ ہم بھی یہاں اپنا حق رکھتے ہیں۔ ہم بھی فجی کے باشندے ہیں۔ یہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ آپ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انہیں خطاب کی اجازت نہیں دے رہے۔ اس نے تحقیق کی تو پتہ چلا کہ یہ مسلم لیگی لیڈر تھے جنہوں نے مل کر یہ کروایا ہے اس نے کہا فکر کی کوئی بات نہیں تم ابھی اپیل لکھ کر دو۔ میں فوراً سیکرٹری کا فیصلہ منسوخ کرتا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے اسی وقت اپیل لکھ کر دی اور فجیئن وزیر نے سیکرٹری کا فیصلہ منسوخ کر کے ہمیں اجازت دے دی کہ جہاں جہاں اور جس طرح چاہیں ہم خطاب کر سکتے ہیں۔

استقبالیہ تقریب

جب وہ اس مقصد میں ناکام ہو گئے اور دوسرے دن ہم ہال میں تقریر کے لئے پہنچے تو معلوم ہوا کہ باوجود اس کے کہ پھر انہوں نے بائیکاٹ کی تحریک چلائی تھی وہ بھی کامیاب نہیں ہو سکی اور ہندو عیسائی اور فجیئن باشندے بھی اور ہندوستانی نژاد بھی خدا کے فضل سے بڑی تعداد میں ہال میں پہنچے ہوئے تھے اور میئر نے شہر کی طرف سے بڑی عزت افزائی کا سلوک کیا۔ اعزازی پروگرام بنایا اور پھر اس کے بعد ہال میں تقریر کا انتظام تھا۔ وہ خود صدارت کر رہے تھے۔ وہاں ان کے ایک عالم تھے اور وہ اس علاقہ کے بڑے سربراہ تھے۔ انہوں نے یہ سوچا کہ اس کا ایک ہی علاج ہے کہ وہاں جا کر سوال کر کے ان کے اثر کو مٹایا جائے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے ساتھ چند ساتھی پکڑے البتہ انہیں یہ خیال تھا کہ اگر اردو یا انگریزی میں بات ہوئی تو ہو سکتا ہے مجھے شکست ہو یا شرمندگی ہو تو لوگوں کو علم ہو جائے گا اس لئے ان کی ترکیب یہ تھی کہ صرف عربی میں بات کی جائے تاکہ ان کے اور میرے سوا کسی کو پتہ نہ لگے کہ کیا ہو رہا ہے ان سے میں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تو ارشاد ہے کہ مجلس میں دو آدمی آپس میں بھی بات نہ کریں تو اتنے بڑے مہمان آئے ہوئے ہیں سب کا حق ہے اس لئے وہ زبان بولنی چاہئے جو سب کو سمجھ آتی ہو۔ تو یہاں انگریزی اور اردو سمجھتے ہیں۔ عجیب بات یہ ہوئی اصل میں اللہ تعالیٰ نے ان کی سبکی کا یہ سامان فرمانا تھا، ہوا یہ کہ انہوں نے بہانے کے طور پر اپنے ساتھی کے ذریعہ یہ اعلان کروایا کہ میں وہ شخص ہوں جسے انگریزی آتی ہے نہ اردو، سوائے عربی کے اور کوئی زبان نہیں جانتا اس لئے مجھے اجازت دی جائے۔ مگر جب میں نے ان کی شکل دیکھی تو پتہ لگا کہ ہندوستانی ہیں اور عربی دان نظر نہیں آتے تھے تو میں نے جواب میں کہا کہ آپ کو اچھی بھلی زبان آتی ہو گی، گپ کیوں مار رہے ہیں سیدھی طرح بات کریں۔ تو اس پر اٹھ کر فصیح اردو میں بات شروع کر دی۔ پس حاضرین کو پہلا صدمہ تو یہ پہنچا کہ مذہبی راہنما جو کہتا ہے کہ میں اس علاقے کا سربراہ ہوں اور بڑا عالم ہوں وہ بات ہی جھوٹ سے شروع کر رہا ہے۔ لہٰذا ان مسلمانوں (یعنی مسلم لیگیوں) پر بھی جو آئے ہوئے تھے ان کا سارا اثر ختم ہو گیا۔

جب انہوں نے پہلا سوال شروع کیا تو جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے کہ یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے جو کامیابیاں عطا فرماتا ہے، وہی ہے جو ہر جگہ ہمارے مقدر میں فتوحات لکھتا ہے ورنہ ہمارے بس کی بات نہیں ہے ان سے پہلا سوال ہی غلط ہو گیا۔ وہ اس طرح کہ انہوں نے سوال کے دو حصے بنائے اور جو پہلا حصہ تھا وہ دوسرے حصہ کو منسوخ کر رہا تھا اور جب انہوں نے سوال مکمل کیا تو میں نے مسکرا کر کہا کہ آپ تو عجیب بات کر رہے ہیں، جو سوال آخر پر آپ نے اٹھایا ہے اس کا جواب تو پہلے حصہ میں دے بیٹھے ہیں۔ اور میں نے جب جواب دہرایا تو وہ سمجھ گئے کہ اس سے تو بات نہیں بنی میں تو بالکل الٹ بات کر بیٹھا ہوں تو فوراً مکر گئے اور کہا کہ میں نے تو یہ کہا ہی نہیں تھا۔ میں نے کہا بہت اچھا! یہاں ٹیپ ریکارڈنگ ہو رہی ہے وڈیو کیسٹ چل رہا ہے اگر فرمائیں تو ابھی سنا دیتے ہیں۔

احمدیت کی فتح مبین

چنانچہ بجائے اس کے کہ وہ ہم پر مسلم لیگیوں کو ہنساتے یہ اللہ تعالیٰ کا فضل تھا کہ سارے مسلم لیگی اور سارا ہال ان پر ہنسنے لگا اور مڑ مڑ کر دیکھنے لگا کہ یہ کس قسم کا مذہبی سربراہ آیا ہے جو جھوٹ پر جھوٹ بول رہا ہے اور بات کر کے مکر رہا ہے۔ اس پر وہ اتنے پریشان ہو گئے کہ جب انہوں نے اگلا سوال کیا اور میں نے جواب دینا شروع کیا۔ سوال یہ تھا کہ قرآن کریم کی رو سے آیت خاتم النبیین کے متعلق کچھ بتاؤ۔ جب میں نے جواب شروع کیا تو چند منٹ میں ہی انہوں نے دیکھا کہ یہ تو لوگوں پر اثر انداز ہو رہا ہے تو اٹھ کر کہا کہ آپ کا قرآن سے کیا تعلق؟ مجھے قرآن سے جواب نہ دیں۔ میں نے کہا عجیب بات ہے کہ قرآن کریم کی آیت کی بات کروں اور قرآن سے جواب نہ دوں۔ قرآن میرا بھی اسی طرح ہے جس طرح آپ کا ہے یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قرآن ہے جو سب دنیا کو عطا کیا گیا ہے، آپ کو بات سننے کا حوصلہ ہونا چاہئے۔ انہوں نے مزید چند منٹ برداشت کیا اور اس کے بعد ساتھیوں سے کہا کہ اٹھو چلیں۔ تو صرف گنتی کے چند ساتھی تین یا چار ان کے ساتھ اٹھ کر چلے گئے اور پھر باقی سارا ہال اطمینان سے بیٹھا رہا۔ چنانچہ بڑی لمبی اور بہت ہی دلچسپ سوال و جواب کی مجلس ہوئی اور احمدیوں کا تو یہ حال تھا کہ ان کی خوشی سماتی نہ تھی۔ ان کی آنکھوں، چہروں اور انکی باتوں سے خوشی پھوٹ رہی تھی۔

پس ہم اللہ تعالیٰ کے فضل کیا تم بے حد راضی ہوئے کہ وہاں خدا تعالیٰ نے احمدیت کو ایک فتح مبین عطا فرمائی۔ یہاں تک کہ فجی قوم کے جو عیسائی نمائندہ وہاں پہنچے ہوئے تھے۔ انہوں نے دو سوال کئے اور دونوں سوالوں کے بعد انہوں نے نہ صرف حامی بھری بلکہ شکریہ ادا کیا اور انہوں نے کہا کہ مجھے آپ کی بات بالکل سمجھ آگئی ہے اور ان پر ایسا گہرا اثر ہوا کہ پھر مجھے کہلوا کر بھجوایا کہ میری تمنا ہے کہ میں آپ سے پھر دوبارہ ملاقات کروں اس لئے مجھے ضرور وقت دیا جائے۔ پس خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے نہ صرف دلوں کو بدلا بلکہ ہمیں دکھا بھی دیا کہ میں اس طرح دل بدلایا کرتا ہوں۔ یہ انسانی کے بس کی بات ہی نہیں ہے۔

فجی کے غیر مبایعین کی نیکی اور شرافت

اس کے علاوہ بھی وہاں بڑی کثرت سے ایسی مجالس منعقد کی گئیں جہاں ہم احباب جماعت کو سوال و جواب کا موقع دیتے تھے اور بعض مجالس میں وہ اپنے غیر احمدی دوست بھی لے کر آتے تھے۔ خاص طور پر غیر مبائعین نے جو ناندی کے علاقہ کے ہیں انہوں نے بڑا تعلق رکھا اور بڑی محبت کا سلوک کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزا دے۔ وہ چونکہ دور دراز کی جگہ ہے وہاں درحقیقت احمدیت کا پیغام پہلے پہل غیر مبائعین کے ذریعہ ہی پہنچا تھا اور پھر جب وہاں سے ایک بزرگ حاجی محمد رمضان صاحب یہاں تشریف لائے تو وہ لاہور بھی گئے اور پھر قادیان بھی تو انہوں نے فیصلہ کیا کہ اصل سچائی تو وہاں ہے یہ تو ایک قصہ ہے۔ چنانچہ انہوں نے واپس جا کر بڑی تیزی سے اپنے خاندان میں اور دوسری جگہ احمدیت پھیلانی شروع کی۔ پھر ربوہ سے مبلغین بھی گئے اور اب خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑی مضبوط جماعت قائم ہو چکی ہے۔ اور غیر مبائعین کی تعداد بہت تھوڑی رہ گئی ہے لیکن وہ دل کے شریف اور نیک نفس لوگ ہیں الا ماشاء اللہ۔ ہر جگہ شریر بھی ہوتے ہیں میں نے تو یہی دیکھا کہ ان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور احمدیت کی محبت موجود تھی اور جوان کے بڑے بڑے راہنما تھے ان میں سے بعض احمدیوں کے ساتھ اسی طرح صف بندی کر کے کھڑے ہوتے تھے اور بہت ہی پیار کا اظہار کرتے رہے اور ہر مجلس میں حتیٰ کہ لمبی لمبی مجالس میں بھی پوری طرح شریک ہوتے رہے۔

ایک بڑا اچھا پھل

اسی مجلس کا جس کا ابھی میں نے ذکر کیا ہے ایک اور بڑا اچھا پھل بھی ملا کہ وہاں ایک احمدی دوست کی بیوی نہ صرف غیر احمدی تھی بلکہ ایسے مسلم لیگی لیڈر کی بیٹی تھی جو احمدیت کے شدید معاند تھے اور وہ انہیں ایسی کتابیں دیا کرتے تھے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف نہایت لچر اعتراض تھے۔ ان کے خاوند بڑے شریف آدمی تھے میاں بیوی کا تعلق بھی بہت اچھا تھا۔ لیکن یہ مذہبی اختلاف ان کے دل میں ہر وقت کھٹکتا رہتا تھا اور گھر میں کئی دفعہ رنجش ہو جاتی تھی مثلاً انہوں نے ایک کتاب انہیں دی جس میں نہایت ہی بے ہودہ زبان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف اعتراضات تھے تو اس کے خاوند نے بیوی کی موجودگی میں مجھے کہا کہ وہ کتاب تھوڑی سی میں نے پڑھی تو میرا خون اس طرح کھولنے لگا کہ میرا دل چاہتا تھا کہ پھاڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر کے پھینک دوں لیکن مجبوری یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کی امن اور صبر کی تعلیم ہے۔ ہمارا گزارہ آپس میں خاوند اور بیوی کے طور پر چل تو رہا ہے مگر حالات تکلیف دہ ہیں۔ وہ خاتون بھی وہاں تشریف لائی ہوئی تھیں ان کے دل پر اس کا بڑا گہرا اثر ہوا اور انہوں نے کہا کہ میں الگ وقت لینا چاہتی ہوں میرے کچھ سوالات ہیں۔ چنانچہ وہ اپنے خاوند کے ساتھ وہاں آئیں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے جتنے سوالات کئے ان کے جوابات پر بہت مطمئن ہوئیں اور بڑی خوشی سے انہوں نے اظہار کیا کہ ان باتوں کا جواب مجھے مل گیا ہے۔ ان کی کچھ اور باتیں بھی تھیں لیکن میرے پاس تو اتنا وقت نہیں ہوتا تھا کہ ہر ایک کو انفرادی طور پر زیادہ وقت دے سکوں۔ پس بہر حال اللہ تعالیٰ نے ایک یہ بھی پھل عطا فرمایا کہ ایک احمدی گھر میں امن کا سامان کر دیا۔ امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ وہ مزید مطالعہ کریں گی تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی ہو جائیں گی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ نے دل بدلے

اس کے علاوہ جو مجالس منعقد ہوئیں ان کی لمبی تفصیل ہے اگرچہ احمدیوں میں دین سے اخلاص تو تھا لیکن میں نے وہاں تربیت کی بہت کمی دیکھی اور بدقسمتی سے وہ جماعت ایک لمبے عرصہ سے پارٹی بازی کا بھی شکار رہی ہے اور جو کچھ کمزوریاں میں نے دیکھیں ان میں ایک غیبت تھی جو وہاں پائی جاتی تھی۔ چنانچہ میں نے ان بیماریوں اور کمزوریوں کا جائزہ لیا اور پھر انفرادی طور پر بھی ملاقاتیں کر کے سمجھایا اور اجتماعی طور پر بھی اپنی تقریروں، خطابات اور سوالات کے جوابات میں بڑے پیار اور محبت سے انہیں سمجھایا اور جماعت پر جوان کے حقوق ہیں اس کی تفصیل انہیں بتائی اور جماعت کے جوان پر حقوق ہیں وہ بھی سمجھائے۔ اور ایک جگہ بھی میں نے یہ نہیں دیکھا کہ کسی کے چہرہ پر بے اطمینانی باقی رہی ہو وہاں بعض بڑے بڑے معترضین بھی تھے جن سے متعلق مبلغین کا خیال تھا کہ یہ ہمیشہ سے ہی اعتراضات کرنے والوں کی صفِ اوّل کے لوگ ہیں جن میں سے ایک صاحب مجھے بعد میں الگ ملے، ان کی آنکھوں میں آنسو تھے اور وہ اس قدر بے بسی سے اپنے اضطراب کا اظہار کر رہے تھے کہ انہوں نے کہا حقیقت یہ ہے کہ میں نے جو کچھ بھی کیا لاعلمی میں کیا۔ مجھے تو پتہ ہی نہیں تھا کہ جماعت احمدیہ یہ چیز ہے۔ ایسی عظیم الشان جماعت، ایسا حسین نظام ہے اب آج کے بعد میرے خلاف آپ کبھی کوئی لفظ نہیں سنیں گے۔

اسی طرح بعض اور نوجوان بھی آئے جن کی تربیت کی غیر معمولی ضرورت تھی۔ وہاں مغربی تہذیب پھیل رہی ہے اس کے اثر سے جس طرح یہاں بعض ہپّی بن رہے ہیں یا اسی قسم کی شکلیں اختیار کر رہے ہیں وہاں بھی ایسا ہو رہا ہے وہاں سے روانگی سے ایک رات پہلے ایک مجلس میں ایک عجیب نوجوان میں نے دیکھا اس کے سر کے بال چھوٹے چھوٹے اور منڈے ہوئے اور گلے میں ایک ہار تعویز سا پہنا ہوا اور طرز ایسی تھی جس طرح آج کل یورپ میں پاگل پن کی ہوا چلی ہوئی ہے۔ اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ ہمیں تو دین سے کوئی تعلق نہیں ہے اور آنکھوں میں بھی ویسی ہی سختی تھی۔ ان کے والد انہیں پکڑ لائے تھے لیکن حیرت ہوئی کہ میں نے ایک مجلس میں ہی ان کے چہرہ کے آثار تبدیل ہوتے دیکھے ان کی آنکھیں پگھل گئیں اور ان کی کیفیت ہی بدل گئی اس کے بعد انہوں نے اصرار کیا کہ میں اپنی بیوی کو لے کر ملنا چاہتا ہوں چنانچہ وہ دوسرے دن ملے اور انہوں نے کہا کہ حقیقت یہ ہے کہ مجھے کچھ پتہ ہی نہ تھا کہ احمدیت کیا چیز ہے، میں بڑا ہی بدقسمت تھا جو محروم رہا ہوں اور اب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میری بیوی کو بھی توفیق عطا فرمائے اور مجھے بھی ہمیشہ سچا احمدی بنائے پس یہ صرف چند مثالیں ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے احسانات اور فضلوں سے جو کیفیات ہم نے فرداً فرداً بدلتی دیکھیں حقیقت یہ ہے کہ اس میں اگر کوئی کہے کہ یہ میری وجہ سے ہے تو یہ بڑی بیوقوفی ہوگی کیونکہ قرآن کریم ہمیں بتاتا ہے اور آپ ہمیشہ یہ بات ذہن نشین کریں اور اسے کبھی نہ بھولیں کہ دلوں کا بدلنا سوائے خدا کے کسی کے ہاتھ میں نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ اگر تو ان کے لئے جو کچھ بھی زمین میں ہے سب خرچ کر ڈالتا تب بھی ان کے دل بدل نہیں سکتا تھا یہ محض اللہ ہے اور اللہ کی طاقت ہے جو دلوں کا مالک ہے وہ چاہے تو دلوں کو بدل سکتا ہے۔

پس جو دل تبدیل ہوتے دیکھے گئے ہیں بڑا ہی بیوقوف ہو گا وہ شخص جو یہ سمجھے کہ میری وجہ سے دل تبدیل ہوئے ہیں یہ محض اور محض اللہ تعالیٰ کا احسان اور فضل تھا اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ تھی جو کام کر رہی تھی ہم نے دیکھا کہ وہ رسولؐ آج بھی ایک زندہ رسول ہے اس پر کبھی موت نہیں آئے گی اس کی قوتِ قدسیہ جاری و ساری ہے اور دور دراز علاقوں پر بھی اسی طرح اثر انداز ہو رہی ہے جس طرح قریب کے علاقوں پر صرف اللہ کا فضل چاہیئے کہ انسان کا اس قوتِ قدسیہ سے تعلق پیدا ہو جائے وہ کوئی فضائی چیز ایسی نہیں ہے جو شعاعوں کی طرح براہِ راست کام کرتی ہو وہ تو دلوں میں داخل ہو کر دلوں کی معرفت کام کرتی ہے۔ اور پھر دلوں کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی برکت سے وہ قوتیں عطا کرتا ہے کہ دل بدلے جاتے ہیں لیکن کارفرما میرے خدا کا ہی ہاتھ ہے اس کے سوا کسی اور کا ہاتھ نہیں ہے۔

دارالحکومت میں مخالفت

اس کے بعد ایک اور بڑی مجلس ہوئی جو ایک پبلک لیکچر تھا۔ اس کے متعلق میں آپ کو کچھ بتاتا ہوں۔ صووا (SUVA) جو وہاں کا دارالحکومت ہے اس میں فجیئن یونیورسٹی ہے جو ایک ہی ہے۔ یونیورسٹی کے لیکچر ہال میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک پبلک لیکچر کا انتظام کیا گیا تھا۔ اس لیکچر ہال میں کافی جگہ تھی۔ بڑا وسیع ہال ہے اور یونیورسٹی کی وجہ سے اسے بڑی عظمت دی جاتی ہے۔ خیال یہ تھا کہ لوگ وہاں بڑی کثرت سے آئیں گے کیونکہ جماعت نے خاص طور پر مسلمانوں کو کثرت سے دعوتیں دی تھیں لیکن "مسلم لیگ" کا غالباً نانڈی کے واقعہ کی وجہ سے بڑا سخت ردِّ عمل ہوا اور انہوں نے یہ کوشش کی کہ جس طرح بھی ہو سکے اس تقریب کو ناکام بنایا جائے۔ چنانچہ نہ صرف یہ کہ سارے ملک میں بائیکاٹ کی تحریکِ عام بڑی تفصیل سے چلائی گئی بلکہ یہ اطلاعات بھی موصول ہوئیں کہ وہاں باقاعدہ شرارت کا پروگرام بھی ہے اور خطرہ ہے کہ کوئی حملہ ہو یا اس قسم کی کوئی حرکت کی جائے۔

اس کے علاوہ یہ بھی معلوم ہوا کہ ایک گروہ سوالات کی بہت تیاری کر رہا ہے اور علماء نے اپنے ساتھ لے جانے کے لئے بعض لوگوں کو تیار کیا ہے اور ان کی سکیم یہ ہے کہ بار بار ایسے سوال کئے جائیں جس سے اُلجھن میں ڈال دیا جائے اور اس طرح آنے والوں پر کوئی موافق اثر نہ ہو۔ چنانچہ وہاں کی جماعت بڑی گھبرا گئی انہیں تو ان باتوں کا تجربہ نہیں ہے میں نے ان سے کہا کہ گھبرانے کی بات ہی کوئی نہیں۔ اللہ کا فضل ہے آپ دیکھیں تو سہی کیا ہوتا ہے ہم ضرور چلیں گے۔ کوئی پرواہ کی بات نہیں۔ آپ بالکل مطمئن رہیں۔ اس طرح انہیں حوصلہ دلایا لیکن بہرحال محبّت کی وجہ سے ان کی پریشانیاں پھر بھی کچھ نہ کچھ جھلکتی ہوئی نظر آ رہی تھیں۔ جب ہم وہاں پہنچے تو داخلے کی جگہ پر ایک کثیر تعداد میں طلباء کھڑے تھے اور انہوں نے پلے کارڈ (PLAY CARD) اٹھائے ہوئے تھے جن پر کئی قسم کے نعرے کچھ دلآزار، کچھ مخالفانہ مثلاً حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے متعلق کہ نعوذ باللہ وہ جھوٹا شخص تھا اور اس قسم باتیں لکھی ہوئی تھیں جو دلآزاری کا موجب بنتی ہیں۔ لیکن ہمیں تو اللہ تعالیٰ نے صبر کی تعلیم دی ہے اور حوصلہ عطا فرمایا ہے۔ ہم اسی طرح مسکراتے ہوئے ان کو سلام کر کے وہاں سے گذرے اور لیکچر شروع ہوا۔

"وہ پسینے چھڑا دے گا"

جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے کہ وہاں ان کے علماء اور ان کے ساتھیوں کا ایک باقاعدہ وفد سوالات کی تیاری کر کے پہنچا ہوا تھا اس کے علاوہ کچھ متفرق لوگ بھی تھے جن میں عیسائی، ہندو اور مسلمان بھی شامل تھے۔ چنانچہ ان کی یہ کوشش بھی ناکام ہوگئی کہ ہال خالی ہو۔ کافی تعداد میں دوست وہاں تشریف لائے ہوئے تھے لیکن جب تقریر شروع ہوئی تو ابھی دس پندرہ منٹ نہیں ہوئے ہوں گے کہ میں نے دیکھا کہ ایک مولوی صاحب اُٹھے اور انہوں نے کہنا شروع کیا کہ باہر چلو۔ باہر چلو اس پر پندرہ بیس آدمی مولوی صاحب کے ساتھ ہال کو ایک دم چھوڑ کر چلے گئے۔ اگر تو ان کا یہ خیال تھا کہ اس طرح دوسرے لوگ بھی باہر چلے جائیں گے تو اس میں تو وہ ناکام رہے کیونکہ باقی ہال اسی طرح بھرا رہا اور سب لوگ اطمینان سے بیٹھے رہے۔ لیکن جو دلچسپ بات ہے وہ یہ ہے کہ جب وہ مولوی صاحب باہر نکلے۔ انہیں کہہ کر تو کچھ اور آئے تھے کہ ہم نے سوال کرنے ہیں اور چھکّے چھڑانے ہیں اور یہ جو اچانک تبدیلی تھی اس کی وجہ انہیں بتانے لگے کہ کیا وجہ ہے۔ اس میں بھی انہوں نے ایک خاص دلچسپ فجیئن محاورہ استعمال کیا ہمارے جو کارکن ڈیوٹی پر تھے انہوں نے مجھے بتایا کہ انہوں نے باہر نکل کر کہا کہ باہر چلو کوئی سوال نہیں کرنا وہ پسینے چھڑا دے گا۔ بہرحال میں نے پسینے کیا چھڑانے تھے میری توجہ فوراً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس الہام کی طرف مائل ہو گئی اور میرا دل درود سے بھر گیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو فرمایا نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ۔ یہ الہام تھا کہ مسیح موعود گویا کہہ رہے ہیں کہ میں تو رعب کے ذریعہ نصرت دیا گیا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے رعب عطا فرمایا ہے۔ وہ مسیح موعود علیہ السلام کا رعب ہی تھا جس نے ایسی کایا پلٹی کہ وہ جو پسینے چھڑانے کے لئے آئے تھے خود اُن کے پسینے چھوٹ گئے، اور انہیں ہال چھوڑ کر جانا پڑا۔

کھوئے ہوئے بچّے واپس آ گئے

پس اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت ہی کامیاب تقریب رہی اور جو غیر احمدی دوست آئے تھے انہوں نے بڑی گہری دلچسپی لی بعد میں احمدیوں نے کثرت سے یہ پیغام دیئے کہ اب وہ قریب آ رہے ہیں۔ ایک اور دلچسپ بات یہ پیدا ہوئی کہ بعض اور احمدی ایسے تھے جن کے بچّے احمدیّت سے بے تعلق ہو گئے تھے اور وہ اس تقریب میں آئے ہوئے تھے مثلاً ایک احمدی لڑکی تھی جس نے ایک فجیئن سے شادی کی ہوئی تھی اور وہ جماعت سے عملاً کٹ چکی تھی وہ اپنے آپ کو احمدی تو کہتی تھی اور اس کے جو فجیئن خاوند تھے انہوں نے بھی اگرچہ نام کا اسلام قبول کیا ہوا تھا مگر عملاً دونوں بے تعلق تھے۔ اسی طرح ہمارے بعض مخلص احمدیوں کے بچے بھی تھے جو بے تعلق ہو چکے تھے۔ چنانچہ بعد میں جب مجھ سے احمدی دوست ملے تو اُن کے اطمینان کا تصور تو آپ یہاں بیٹھے باندھ ہی نہیں سکتے کہ انہیں ایسی طمانیّت نصیب ہوئی کہ ان میں سے بعض نے یہ بات بیان کی کہ آج ہم اپنے رب سے اتنا راضی ہیں کہ آپ سوچ ہی نہیں سکتے کیونکہ ہمارے کھوئے ہوئے بچے واپس آ گئے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چنانچہ پھر بعد میں آ کر وہ مجھے ملے ان میں سے ایک خاتون تھیں انہوں نے کہا کہ میں تو اس وقت بے قرار ہو رہی تھی جب میں آپ سے یہ سُن رہی تھی کہ احمدیت یعنی اسلام کیا ہے۔ تو میرا دل چاہتا تھا کہ میں دوڑ کر جاؤں اور وہیں علی الاعلان کہوں کہ میں احمدی ہوں مگر مجھے لوگوں کے سامنے شرم آ رہی تھی میں تو ساری رات بے قرار رہی ہوں۔ اب میں آپ سے عرض کرنے حاضر ہوئی ہوں کہ اب میں سچی احمدی بنی ہوں۔ اس تقریب نے میرے دل کی کایا پلٹ دی۔ پھر وہ فجیئن دوست اپنی بیوی کے ساتھ آئے اور انہوں نے بعض سوالات کیئے اور بتایا کہ میں تو نام کا مسلمان تھا۔ خود اقرار کیا کہ ماں باپ کہتے تھے کہ کسی صورت میں شادی نہیں ہو گی اس لئے میں شادی کی خاطر نام کا مسلمان ہو گیا تھا اور مجھے کچھ پتہ نہیں تھا۔ لیکن آج کی تقریب میں جب میں شامل ہوا ہوں تو اس کی برکت سے اب میرے دل میں یہ تمنا پیدا ہو گئی ہے کہ میں اچھا مخلص مسلمان بنوں۔ اس لئے میرے چند سوالات ہیں ان کے جواب مجھے دیں اور سمجھائیں۔ چنانچہ میں نے ان پر کافی وقت لگایا بڑی محبت اور پیار سے سمجھایا۔ بعض سوال ان کے ایسے تھے کہ میں نے ان سے کہا کہ آپ آج ہماری مجلس میں شریک ہوں کیونکہ ان سوالات کا تعلق آپ کے علاوہ اور لوگوں سے بھی ہے اور میں یہ پسند کروں گا کہ ساری جماعت اس کا جواب سُنے۔ چنانچہ وہ شامل ہوئے اور اس مجلس کے بعد بھی انہوں نے بہت ہی محبت اور پیار کے تعلق کا اظہار کیا۔

اللہ کے فرشتوں کی مدد

پس ہر تقریب پر اللہ تعالیٰ کے فرشتے کام کر رہے تھے اور ہر دشمن کی تدبیر کو الٹا رہے تھے۔ شریروں کے شرارے ان پر ہی پڑتے ہوتے ہم نے دیکھے اور خدا کے فضلوں کی بارش ہماری سمت ہی رہی اور اللہ تعالیٰ کے پیار کے بے شمار اظہار ہم پر کھلتے چلے جا رہے تھے اور ہمارے دلوں کو اپنی محبت میں اور زیادہ باندھتے چلے جا رہے تھے۔

پہلی مجلس شوریٰ

وہاں مجلس شوریٰ بھی منعقد ہوئی اور اس میں ہم نے یہ کوشش کی کہ نہ صرف عہدیدار اور چند وہ آدمی جو کام میں آگے ہیں بلکہ اس میں نوجوان بھی کثرت سے شامل ہوں۔ اور بڑی لمبی اور تفصیلی مجلس شوریٰ ہوئی جو اس ملک میں پہلی تھی اور خدا تعالیٰ کے فضل سے مجلس شوریٰ کا بے حد فائدہ پہنچا۔ اس کے فائدے گنوانا تو میرے بس کی بات نہیں ہے۔ ان کے ہر قسم کے تصورات اور خیالات سننے کا ہمیں موقع ملا اور پھر جوابات سے اللہ تعالیٰ نے ان کے دل کو تسلی عطا فرمائی اور پھر احمدیت اور اسلام کی فتح کے نئے نئے پروگرام بنائے گئے اور نہ صرف اس ملک بلکہ اردگرد کے سارے علاقوں میں دعوت الی اللہ کے تفصیلی پروگرام بھی بنائے گئے۔

ہمسایہ جزائر کو خدا کی خاطر فتح کرنے کا پروگرام

چنانچہ میں نے وہاں یہ اعلان کیا کہ اردگرد کے جو چار جزیرے ہیں ٹونگا، سمووا، نیو ہیبرڈیز اور نیو کیلیڈونیا انہیں خدا کی خاطر فتح کرنے کے لئے مجھے آپ میں سے سپہ سالار چاہئیں۔ آپ میں سے جو ہمت رکھتے ہیں وہ اپنے خرچ پر ان جزیروں میں جا کر تبلیغ کریں گے اور ان قلعوں کو انہوں نے سر کرنا ہے یہ فیصلہ کریں اور پھر دعائیں کریں اور میں بھی دعاؤں سے مدد کروں گا۔ لیکن مجھے بعض جرنیل چاہئیں جو اپنی فوج خود تیار کریں۔ کس طرح کرنا ہے، کیا کیا تدبیریں اختیار کرنی ہیں، زبانیں کس طرح سیکھنی ہیں یہ سارا آپ کا کام ہے۔ چنانچہ اسی مجلس میں احمدی نوجوان محمد علیم خاں صاحب اور ان کے بھائی محمد عقیب خان صاحب کو یہ توفیق ملی اور انہوں نے اُسی وقت یہ عہد کیا کہ ٹونگا کی فتح ہمارے ذمہ ہے اور ہم انشاء اللہ تعالیٰ اس جزیرہ میں تبلیغ اور اسے فتح کرنے کے سارے اخراجات برداشت کریں گے۔ میں نے کہا صرف خرچ کا سوال نہیں تبلیغ بھی آپ کو ہی کرنا ہو گی آپ ہی وہاں کے مبلغ ہیں آپ نے ہی اپنے روحانی سپاہی بنانے ہیں، ہر تدبیر آپ نے خود سوچنی ہے ہاں مشورہ مرکز سے لیں اور بے شک اپنی سکیم منظور کروائیں، یہ آپ کی ذمہ داری ہے۔ اگر آپ اس طرح عہد کرتے ہیں تو منظور ہے۔ تو انہوں نے کہا ہاں منظور ہے۔

اس کے علاوہ وہاں ایک ہمارے احمدی نوجوان مبارک احمد صاحب جو ہمارے ایک باڈی گارڈ محبوب احمد صاحب کے بیٹے ہیں بڑے مخلص نوجوان ہیں۔ انہوں نے یہ پیشکش کی کہ میں یہاں استاد ہوں اور میں جانتا ہوں کہ استاد کا اس ملک میں بڑا احترام ہے اور مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے دین سے بھی واقفیت ہے۔ تو میں رضاکارانہ طور پر اپنے آپ کو وقف کرتا ہوں، مجھے جس جزیرہ میں بھی آپ کہیں گے وہاں جاؤں گا اور وہاں تلاش معاش کروں گا اور اس جزیرہ کو میں مسلمان بناؤں گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ چنانچہ ان کے سپرد ہم نے سمووا جزیرہ کر دیا اور اب سمووا میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کا پودا لگانا ان کی ذمہ داری ہے۔

علاوہ ازیں وہاں تبلیغی منصوبہ بندی کی بھی ایک مجلس قائم ہوئی ہے جو منصوبہ بندی کے بعد پھر اس کی نگرانی بھی کرے گی۔ اس مجلس میں ماشاء اللہ بڑے مستعد مخلصین ہیں بڑے بھی اور چھوٹے بھی اور انہوں نے تسلی دلائی ہے کہ ہم انشاء اللہ تعالیٰ اب اس کام کو نہیں بھولیں گے آپ بے فکر ہو کر گھر جائیں، اور انشاء اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے آپ کو ہمیشہ اچھی خبریں ملیں گی اور ہم فیصلہ کر چکے ہیں کہ جلدی سے جلدی اس سارے جزیرہ کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے لئے جیت لیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

ترجمہ قرآن

خدا تعالیٰ نے فجی میں ایک بہت بڑی خدمت کی یہ توفیق عطا فرمائی ہے کہ جب ہم نے قرآن کریم سے متعلق جائزہ لیا تو معلوم یہ ہوا کہ قرآن کریم کا ایک پارہ تو فجیئن زبان میں چھپا ہوا ہے اور باقی پاروں کا ترجمہ موجود ہے لیکن یہ نہیں کہہ سکتے کہ کس معیار کا ترجمہ ہے اس لئے ہم اُسے چھپوا نہیں سکتے۔ دراصل مولوی عبدالواحد صاحب کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے انہوں نے وہاں بڑی خدمت کی ہے۔ اور کئی ایسے دوست ملے جو خدا تعالیٰ کے فضل سے ان کی تبلیغ سے احمدی ہوئے تھے اور اب وہ کئی خاندان بن چکے ہیں۔ تو انہوں نے سب سے پہلے اس طرف توجہ کی تھی اور فجی کی زبان کے ایک اچھے ماہر سے انہوں نے انگریزی قرآن کریم سے ترجمہ کروایا تھا۔ اوّل تو قرآن کریم کے ترجمہ کی ویسے ہی بڑی ذمہ داری ہوتی ہے عربی سے براہ راست ترجمہ کے لئے بھی بڑے سے بڑا عالم بھی صحیح حق ادا نہیں کر سکتا۔ بہر حال کوشش کی جاتی ہے کہ اچھا ترجمہ ہو جائے لیکن اگر غیر زبان کے واسطہ سے کیا جائے تو اس میں کئی قسم کی غلطیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور ترجمہ اتنا مشکل کام ہے کہ "عملاً" ترجمہ کے کام میں آج کل کے ماڈرن کمپیوٹر بھی کامیاب نہیں ہو سکے۔ بڑی بڑی کمپنیاں بہت محنت کر رہی ہیں اور اس معاملہ میں کروڑوں ڈالر خرچ کر چکی ہیں لیکن ابھی تک ان کو ترجمہ میں پوری کامیابی نہیں ہو سکی کیونکہ ایک زبان کا محاورہ دوسری زبان میں مختلف شکلیں اختیار کر جاتا ہے اور بعض اوقات اس کے معنی بدل جاتے ہیں۔

کمپیوٹر یا ترجمہ کرنے کی مشین کی جو داستان ہے اس میں ایک بڑا دلچسپ واقعہ آتا ہے کہ جب ایک بڑی کمپنی نے مشین بنائی تو اس مشین کا ٹیسٹ لیا گیا کہ آیا یہ اچھا ترجمہ کر سکتی ہے کہ نہیں۔ کمپیوٹر ایک مصنوعی دماغ ہوتا ہے جس میں لاکھوں کروڑوں قسم کے حقائق بھر دیئے جاتے ہیں اور بجلی کے ذریعہ آپس کے کنکشن اس طرح کر دیئے جاتے ہیں کہ کمپیوٹر کو جو بھی آپ تعلیم دیں۔ اس میں جان تو نہیں ہوتی لیکن وہ ایک بڑے وسیع اور بڑے گہرے دماغ کے طور پر ان سب چیزوں کو منظم کرتا ہے جو اس میں ایک دفعہ داخل کی جاتی ہیں، تو پھر وہ جواب دیتا ہے۔ اس کمپیوٹر میں انہوں نے تجربہ کے طور پر انگریزی کا ایک فقرہ ڈالا جو بائیبل کا فقرہ ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ "میری روح تو مستعد ہے مگر میرا جسم کمزور ہے"۔ اب بائیبل میں روح کے لئے سپرٹ SPIRIT کا لفظ آیا ہے اور جسم کے لئے FLESH کا لفظ آیا ہے۔ اب سپرٹ SPIRIT کا ایک ترجمہ الکحل بھی ہے اور FLESH کا ایک ترجمہ گوشت بھی ہے چنانچہ اس کمپیوٹر کو یہ کہا گیا کہ اس بائیبل کے فقرہ کا روسی زبان میں ترجمہ کرو اور روسی زبان میں جو اس نے ترجمہ کیا وہ یہ تھا کہ اگرچہ شراب بہت اعلیٰ ہے لیکن گوشت سڑا ہوا ہے۔

پس ترجموں میں ایسی غلطیاں ہو جاتی ہیں اور بہت احتیاط کرنی پڑتی ہے اس لئے قرآن کریم کے ترجمہ کے سلسلہ میں تو جتنی بھی احتیاط کی جائے کم ہے۔ بہر حال جب ہم نے وہاں چھان بین کی تو پتہ چلا کہ ایک احمدی دوست ماشاء اللہ قرآن کریم کا بھی علم رکھتے ہیں اور محبت بھی، اور واقف زندگی بھی ہیں یعنی ماسٹر محمد حسین صاحب۔ اور انہیں فجی زبان پر بھی دسترس حاصل ہے۔ اس کے علاوہ ایک دوسرے جزیرہ میں جس کا ہیڈکوارٹر لمباسا ایک احمدی گاؤں ہے، وہاں بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعتیں ہیں۔ وہاں بھی ایک دوست کے متعلق معلوم ہوا۔ تو سب جائزہ لینے کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا کہ یہ دونوں مل کر اس ترجمہ پر نظر ثانی کریں اور پھر ماہرین سے دوبارہ رائے لیں۔ ان کا یہ خیال ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ "تین ماہ میں دن رات ایک کر کے وہ قرآن کریم کے ترجمہ کی نظر ثانی کر لیں گے اور تسلی ہو جائے گی۔ پھر اُسے ہم انشاء اللہ تعالیٰ فجیئن زبان میں شائع کریں گے۔ اس طرح احمدیت کو یہ توفیق ملے گی کہ خدا کے فضل سے پہلی مرتبہ دنیا میں فجی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ جماعت احمدیہ شائع کر رہی ہو گی۔

اُردو زبان کا مسئلہ

فجی میں تربیت کا مسئلہ ایک بہت بڑا مسئلہ ہے۔ اور زبان میں جو مشکل ہے وہ بہت اہم ہے اور ان لوگوں کی تربیت پر اس کا کافی اثر ہے۔ مثلاً قرآن کریم ترجمہ سے پڑھانے کا تسلی بخش انتظام نہیں تھا اور روزمرہ کے دینی مسائل بتانے کا تسلی بخش انتظام نہیں تھا۔ اس کے علاوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہم نے محسوس کیا کہ ان کا تلفظ بہت غلط ہے۔ مثلاً جب انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظمیں پڑھیں تو اگرچہ انہوں نے بڑے سوز اور بڑی محبت سے پڑھیں لیکن اتنا غلط تلفظ ہو جاتا تھا کہ اس سے کوفت ہونے لگتی تھی۔ اس معاملہ میں ہم نے غور کے بعد یہ فیصلہ کیا کہ ہم انہیں مرکز سے چھوٹے چھوٹے جلسوں کی CASSATTES بھجوائیں گے جو یہاں مختلف موضوعات پر مثلاً سیرت نبوی، قرآن کریم کی تعلیم اور روزمرہ کے مسائل پر ان کی آسان زبان میں تیار کئے جائیں گے۔ پھر وہاں کے مقامی دوست جو انہیں سنیں گے وہ جہاں ضرورت محسوس کریں گے اپنی ٹوٹی پھوٹی زبان میں تبدیل کریں گے کیونکہ انہیں زیادہ فصیح اُردو سمجھ نہیں آتی اس لئے وہ انہیں جان بوجھ کر خود توڑیں گے اور خراب کریں گے تاکہ اُن کے لوگ بھی سمجھ سکیں۔ لیکن انہیں تلفظ بدلنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ صحیح تلفظ جو بھی ہے وہ اسی تلفظ میں ان لوگوں کی تربیت کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور پھر انہیں اُردو سکھانے کی طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے۔ یہاں بھی میں نے ہدایت کر دی ہے کہ اردو سکھانے کے لئے بھی کیسٹس تیار کی جائیں چنانچہ وڈیو اور کیسٹ کے ذریعہ بھی قرآن کریم اور احادیث کی تعلیم، تاریخ سلسلہ سے متعلق مضامین، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تعارف یہ سب اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں پھیلا دینے کا پروگرام بنایا گیا ہے۔ یہاں کی طرح وہاں بھی CASSATTES کا بہت شوق ہے اور لوگ بڑی کثرت سے کیسٹ خریدتے ہیں۔ انہیں دو چیزوں کا شوق ہے، ایک کار کا۔ گھر بعد میں بناتے ہیں کار پہلے خریدتے ہیں اور دوسرے CASSATTES کا جنون ہے۔ ہر آدمی کے پاس جہاں تک اس کا بس چلے اگر کار نہیں خرید سکتا تو کیسٹ ضرور خرید لیتا ہے۔ کیوں خریدتا ہے؟ اس کی اصل وجہ تو یہ ہے کہ وہ لوگ مغربی دھنیں جو دنیا کو تباہ کرنے والی ہیں ان کے عاشق ہو رہے ہیں اور مغربی میوزک (موسیقی) کے علاوہ وہ ہندوستانی موسیقی کے بھی شوقین ہیں۔ انہوں نے دنیا کی لذتوں کی خاطر کیسٹ خریدے ہوئے ہیں تو میں نے جماعت کو کہا کہ آپ تو اللہ کی خاطر کیسٹ خریدیں گے۔ ان کیسٹوں میں اور آپ کے CASSATTES میں تو زمین آسمان کا فرق ہوگا ایک طرف دنیا کی سُریں بجائی جا رہی ہونگی اور ایک طرف اللہ اور اس کے رسول کی محبت کی سُریں بجائی جا رہی ہوں گی اور قرآن کریم کی تلاوت سُنی جا رہی ہوگی۔

پس امید ہے کہ اس پروگرام کے ساتھ اگر تحریک جدید نے اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی توفیق سے ان کے لئے مواد جلدی مہیا کر دیا تو ایک مبلّغ کی بجائے گھر گھر مبلغ بن جائیں گے۔ یہ کیسٹ تو خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خاطر، آپ کی ذمہ داریوں کو آسان کرنے کے لئے بنائی ہیں اور ان سے ہم حتی المقدور جہاں تک بھی ممکن ہوگا انشاء اللہ استفادہ کریں گے۔ اس کا تفصیلی پروگرام بن چکا ہے۔ دوسرے ان سے میں نے وعدہ کیا ہے کہ اگر حکومت اجازت دے تو وہاں مبلغین میں بھی اضافہ کیا جائے گا انشاء اللہ تعالیٰ اور انہیں افریقن نژاد مبلغین بھی چاہئیں کیونکہ وہ جو فجین قوم ہے اگرچہ مختلف آراء ہیں جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا بعض لوگ کہتے ہیں پولی نیشین (POLYNESIAN) اور بعض ملائشین بعض دونوں کا مکسچر یعنی نیگرائیڈ کہتے ہیں۔ اس کے باوجود کہ ان میں سب چیزیں پائی جاتی ہیں لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ ان کا کلچر نیگرائیڈ NEGROID ہے یعنی ان کا رہن سہن ان کا معاشرہ افریقن طرز کا ہے اور ہمارے احمدی دوستوں کا خیال تھا کہ اگر افریقن مبلغ وہاں بھجوایا جائے تو وہ اس کی آواز زیادہ محبت سے سنیں گے اور یہ سمجھیں گے کہ ہم میں سے ہی کوئی آدمی ہے جو ہمیں بات بتا رہا ہے۔

پس یہ تو فجی کی باتیں تھیں اور میں آپ کو خلاصۃً یہی باتیں بتا سکتا تھا۔ وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے دن رات خدمتِ دین کی توفیق ملی۔ ہمارا اکثر وقت دوستوں کے ساتھ گذرا، اکٹھے نمازیں پڑھتے رہے۔ دلوں میں اللہ تعالیٰ کی محبت موجزن رہی خود بھی روتے رہے اور لوگوں کو بھی اللہ کے پیار اور اس کے رسول کی محبت میں رلاتے رہے اور بڑے اچھے دن کٹے۔ ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کے بہت سے نظارے دیکھے اس وقت بھی دل خدا کے احسان تلے دبا ہوا تھا اب بھی دبا ہوا ہے اور وہ احسانات جاری و ساری ہیں اس لئے ممکن نہیں کہ ہم ان احسانات کا شکریہ ادا کر سکیں۔ شکریہ پیچھے رہ جاتا ہے اور احسان آگے بڑھتے چلے جاتے ہیں قرض ہی ہے جو بڑھ رہا ہے اور محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہی ہے جو اس شکریہ کی خواہش کو قبول فرما لے ورنہ جہاں تک توفیق کا تعلق ہے وہ ہمیں نہیں ہے۔

دو ضروری باتیں

اب میں آخر پہ آپ کو دو باتوں کی طرف خصوصیت سے توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ اس سارے سفر میں میں نے یہ محسوس کیا اور میں بار بار پہلے بھی بیان کر چکا ہوں کہ ہماری مجموعی طاقت بھی اس لائق نہیں ہے کہ دنیا میں وہ عظیم انقلاب برپا کر سکے جس کی ذمہ داری ہمارے نازک کندھوں پر ڈالی گئی ہے

لیکن خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا کہ میں کسی نفس پر بوجھ ڈالتا ہی نہیں جب تک اس میں وسعت نہ ہو تو ہمارے تخمینے جو بھی ہیں یہ ہمیں معلوم ہے کہ ہم میں کوئی نہ کوئی مخفی وسعتیں ضرور ہیں جن کی وجہ سے خدا تعالیٰ نے ہم پر یہ بوجھ ڈالا ہے۔ وہ وسعتیں کیا ہیں؟ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے نمونہ بنا کر بھجوایا اور ایک کامیاب نمونہ کے طور آپ نے زندگی گذاری اور حیرت انگیز ناممکن کام کر کے دکھا دیئے تو خدا تعالیٰ نے ہمیں جو وسعت عطا کی ہے وہ غلامی کی وسعت ہے۔ راز کی بات یہ بنی جہاں جا کر تان ٹوٹتی ہے کہ اگر تم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سچے غلام بن جاؤ گے تو میں تمہاری وسعتوں کو بڑھاتا چلا جاؤں گا۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت تو بہت تفصیلی مضمون ہے لیکن قرآن کریم نے اس کا دو لفظوں میں خلاصہ بیان فرمایا ہے کہ انسان کے تعلقات کے دو ہی رُخ ہیں۔ ایک سمت خدا ہے اور ایک طرف مخلوق ہے۔ یا خدا سے تعلق رکھنا ہے۔ یا مخلوق سے۔

جہاں تک خدا تعالیٰ سے تعلق کا مضمون ہے سب سے زیادہ سب سے عظیم الشان جو القاب عطا فرمایا گیا وہ عبد اللہ کا ہے کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے غلام، اللہ کے بندے تھے اور عبودیت کے تمام باریک سے باریک پہلو جو ممکن ہیں، جو انسان سوچ سکتا ہے یا نہیں بھی سوچ سکتا ان سب پہلوؤں تک آپ کی رسائی اور آپ کی نظر تھی اور آپ نے انہیں اپنے عمل میں ڈھال لیا تو کامل عبد بن گئے۔ یعنی خدا تعالیٰ سے تعلق کے اظہار کا آخری نتیجہ یہ بنتا ہے کہ انسان اپنے مولیٰ کا غلام ہو جاتا ہے۔ غلام کن معنوں میں ہو جاتا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

(الانعام آیت: ۱۶۳)

کہ اب میرا اپنا کچھ بھی نہیں رہا جو کچھ ہے وہ خدا کا ہو چکا ہے پس ان معنوں میں اگر ہم اپنے رب سے تعلق مضبوط کریں اور اللہ کے غلام بن جائیں، اللہ کی عبادت کے گر سیکھ جائیں تو ہمارا ایک پہلو بڑا مضبوط ہو جاتا ہے جب لڑائی کرنے والا لڑائی کے لئے جاتا ہے تو اس کے دو پہلو ہوتے ہیں تو دونوں پہلو مضبوط ہونے چاہئیں ایک پہلو تو ہمارا بڑا مضبوط ہو جاتا ہے دوسرا پہلو کونسا ہے وہ پہلو بنی نوع سے تعلق ہے اس سے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت کا یہ خلاصہ بیان فرمایا گیا ہے کہ وہ رحمۃً للعالمین تھے۔ تمام بنی نوع انسان، تمام جہانوں کے لئے آپ رحمت تھے۔ تو یہ دو گُر ہیں انہیں آپ سیکھ جائیں اور ان پر عمل کرنا شروع کر دیں تو ساری دنیا آپ کے قدموں میں پڑی ہوگی پھر دنیا کی کوئی طاقت آپ کا مقابلہ نہیں کر سکے گی۔ کیونکہ خدا کے وہ بندے جو عبادت کے حقوق بھی ادا کرتے ہیں اور بنی نوع انسان پر رحمت اور شفقت کے ساتھ مائل ہوتے ہیں اور ان کے لئے قربانیاں کرتے ہیں خدا کے یہ بندے ہمیشہ فتح کے لئے پیدا کئے جاتے ہیں اور ان کے مقدر میں مغلوب ہونا نہیں لکھا جاتا۔ پس خدا کے عبادت کرنے والے بندے بنیں۔

عبادت کی طرف توجہ کریں

"عبادت" میں جو بڑے وسیع مفہوم ہیں وہ انسانی زندگی کے ہر دائرہ پر حاوی ہیں جن کا تعلق اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے اور "رحمۃً للعالمین" میں جو مضامین ہیں وہ انسانی زندگی کے اس سارے دائرہ پہ حاوی ہیں جس کا تعلق بنی نوع انسان سے ہے لیکن میں یہ دیکھتا ہوں کہ ابھی عبادت کی طرف جیسا کہ حق ہے پوری طرح توجہ نہیں ہے۔ عبادت کے کئی مراحل ہیں اور آپ جو خدام الاحمدیہ سے تعلق رکھتے ہیں یہ آپ کا عبادت کا زمانہ ہے وہ لوگ جو جوانی میں عبادت نہیں کرنا جانتے ان کی بڑھاپے کی عبادتیں بھی بے کار ہوتی ہیں سوائے اس کے کہ خدا تعالیٰ کا فضل غیر معمولی طور پر کسی کو توفیق عطا فرمائے۔ حقیقت یہ ہے کہ جوانی ہی وہ دور ہے جس میں عبادت کرنے کا مزہ بھی آتا ہے اور عبادت کرنے کی توفیق بھی زیادہ ملتی ہے بڑھاپے میں تو کمزوریاں اور بیماریاں ہیں ہڈیاں دکھتی ہیں انسان خواہش بھی کرتا ہے تو بعض دفعہ آنکھ نہیں کھلتی، آنکھ کھلتی ہے تو دماغ سستی اور کمزوری کا شکار ہو چکا ہوتا ہے۔ طبیعت میں زور نہیں رہتا اور انسان اپنی عبادت میں جان نہیں ڈال سکتا۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے استثناء ہیں جو استثناء آپ کو نظر آئیں گے ان میں سے اکثر وہ لوگ نظر آئیں گے جنہیں جوانی میں عبادت کی عادت پڑ چکی تھی وہی عبادتیں ہیں جو پھر آگے بڑھاپے میں بھی ان کا ساتھ دیتی رہیں تو عبادت کی طرف توجہ کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور بڑے اہتمام اور توجہ سے نماز باجماعت قائم کریں اور صرف نماز باجماعت ہی کو قائم نہ کریں بلکہ خدام کو بار بار یاد دہانی کرواتیں کہ وہ نماز میں اللہ تعالیٰ کے تعلق کو ہمیشہ یاد رکھا کریں اور زندہ رکھا کریں۔ اکثر نماز پڑھنے والے ایسے ہیں کہ وہ نماز پڑھنے کے عادی بھی ہیں لیکن غفلت کی حالت میں نماز ادا کرتے ہیں۔ سورۃ فاتحہ ایک ایسا بڑا خزانہ ہے جو نہ ختم ہونے والا ہے لیکن اس پر بھی پورا غور نہیں کرتے۔

پس جب میں یہ کہتا ہوں کہ عبادت قائم کریں تو مراد یہ ہے کہ عبادت کو اس کی سچی روح کے ساتھ قائم کریں۔ عورتیں بھی۔ بچے بھی۔ مرد بھی۔ بوڑھے اور جوان بھی۔ جہاں جہاں احمدی ہو وہ خدا کا سب سے زیادہ عبادت کرنے والا بندہ بن جائے اور عبادت کا جھنڈا اٹھا لے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ عبادت کرنے والوں کو کبھی ضائع نہیں کیا کرتا۔ ناممکن ہے کہ خدا تعالیٰ دنیا کے مقابل پر عبادت کرنے والوں کو ہلاک ہونے دے۔ اس لئے جتنی زیادہ مخالفت باہر سے ہوتی ہے اتنی ہی زیادہ آپ کو عبادت کی ضرورت ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ یہی وہ مرکزی نقطہ تھا جس کو آنحضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بدر کے دن دعا کے لئے اختیار فرمایا، جب ایسی نازک حالت تھی کہ یوں معلوم ہوتا تھا کہ چند لمحوں کے اندر دشمن کی قوی فوج چند بیچارے نہتے اور کمزور اور ایسے مسلمانوں کو جن میں بوڑھے بچے اور بہت ہی کمزور، بیمار اور لنگڑے بھی شامل تھے، انہیں تہہ تیغ کر کے رکھ دیں گے۔ ان کے ٹکڑے اڑا دینگے اس وقت بظاہر تو یہی نظر آ رہا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عرفان نے آپ کو یہ گر سکھایا کہ آج سب سے زیادہ مقبول دعا وہ ہوگی جس میں عبادت کا حوالہ دیا جائے گا۔ اس دن آپؐ نے خدا کے حضور روتے ہوئے یہ عرض کیا کہ اے خدا! اگر آج تو نے اس کمزور سی جماعت کو ہلاک ہونے دیا، فلن تعبد فی الارض ابدًا۔ پھر کبھی قیامت تک تیری عبادت نہیں کی جائے گی۔ کیونکہ عبادت کرنے والے تو میں نے تیار کئے ہیں اور میں نے عبادت کے گر تجھ سے سیکھے تھے۔ کبھی کسی عبادت کرنے والے نے تیری ایسی عبادت نہیں کی تھی جیسی محبت اور پیار اور عشق کے ساتھ میں نے کی۔ یہ لوگ میرے پروردہ ہیں انہیں عبادت کے راز میں نے سکھائے ہیں۔ اے خدا اگر آج تو انہیں مٹنے دے گا تو کون ہے پھر جو تیری عبادت کرے گا۔ اس میں دھمکی نہیں تھی (نعوذ باللہ من ذالک) اس کا تصور بھی نہیں ہو سکتا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گویا خدا کو دھمکی دے رہے ہیں۔ یہ بھی عشق کا اظہار تھا۔ کہ میرا دل برداشت نہیں کر سکتا کہ دنیا تیری عبادت سے خالی ہو جائے۔ میری اتنی محنت ہے۔ میں نے اس رستہ میں اپنا خون بہایا۔ تیری راہ میں تکلیفیں اٹھائیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ عبادت کرنے والے پیدا کر دوں۔ اور آج مجھے نظر آ رہا ہے کہ بظاہر ایک طاقتور دشمن کے مقابل پر مغلوب ہوتے ہوئے نظر آتے ہیں، اگر تیرا فضل شامل نہ ہو۔ خدا نے اس دعا کو کس طرح سنا؟ ان چند لوگوں کو یہ قوت عطا فرمائی کہ انہوں نے سارے مکہ کے جگر کاٹ کر پھینک دیئے۔ قرآن کریم فرماتا ہے کہ اہل مکہ نے اپنے جگر پیش کر دیئے تھے جنہیں مسلمانوں کی تلواروں سے ٹکڑے ٹکڑے کیا گیا۔ ان کے سارے غرور اس دن توڑ دیئے گئے اور اسلام کی فتح کی داغ بیل اگر ڈالی گئی تھی۔ تو بدر کے دن ڈالی گئی تھی۔ بہت ہی عظیم الشان وہ دن تھا لیکن عبادت کے زور پر جیتا گیا ہے کسی انسانی طاقت سے نہیں جیتا گیا۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہی وہ عارفانہ دعا تھی جس نے اس دن کی کایا پلٹی ہے۔

ہماری سب سے بڑی دولت

پس آج ہم اس ساری دنیا کا مقابلہ کرنے کے لئے نکلے ہیں آج تو ہماری وہ نسبت بھی نہیں ہے۔ ۳۱۳ اور ایک ہزار میں تو کوئی نسبت ہو سکتی ہے لیکن ارب ہا ارب انسانوں کے مقابل پر ہم احمدیوں کی حیثیت ہی کیا ہے۔ ایک کروڑ کا اندازہ لگایا گیا ہے اور یہ بھی ضروری نہیں کہ پورا کروڑ ہو۔ کم و بیش بھی ہو سکتا ہے لیکن اس کے مقابل پر کئی ارب آبادی ہے اور پھر ساری طاقتیں بھی ان لوگوں کے ہاتھ میں ہیں اور وہ لوگ دنیا کی طاقتوں کے سر چشموں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ سیاست ان کے ہاتھ میں ہے۔ دولتیں ان کے پاس ہیں۔ دنیا کے دیگر نظام فلسفہ، سائنس اور دیگر علوم ان سب کے سر چشموں پر وہ بیٹھے ہوئے ہیں اور وہ حسب توفیق دنیا میں بانٹ رہے ہیں۔ اب احمدیوں کے پاس کیا ہے؟ اس دنیا کے مقابل پر تو کچھ بھی نہیں لیکن ایک چیز ہے جو دنیا کے ہاتھ میں نہیں ہے اس لحاظ سے دنیا تہی دست اور فقیر ہے خالی دامن لے کر بیٹھی ہوئی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے۔

پس اگر اس دولت سے بھی آپ ہاتھ دھو بیٹھیں، اگر اس دولت سے بھی بے اعتنائی کر جائیں۔ اجتماعوں میں حاضر ہوں اور یہاں پانچ نمازیں بھی پڑھیں اور تہجد بھی پڑھیں اور واپس جا کر یہ بوجھ اس طرح اتار پھینکیں جس طرح گدھا سفر کی صعوبت کے بعد جب گھر پہنچتا ہے تو اس کے بوجھ اتار کر پھینک دیئے جاتے ہیں۔ تو پھر تو اس زندگی کا کوئی مقصد نہیں ہوگا۔ اس اجتماع کی رونق کا کوئی مقصد نہیں ہوگا۔ بالکل بے کار جائے گی۔ میری نظر میں اس کی کوئی بھی قیمت نہیں اس لئے کہ میرے خدا کی نظر میں اس کی کوئی قیمت نہیں ہے آپ عبادت سیکھنے کے لئے یہاں آئے ہیں۔ عبادت سیکھ کر جائیں اور اپنی عبادت میں روح بھر دیں اور اپنی عبادت میں خدا تعالیٰ کی محبت اور عشق کی چاشنی ملا دیں پھر دیکھیں آپ ایک بدلی ہوئی قوم ہوں گے۔ ایک نئی قوم کے طور پر دنیا میں ابھریں گے۔ خدا کی محبت اور پیار کی نظریں ہر اس جگہ پڑیں گی۔ جہاں خدا کی عبادت کرنے والا احمدی بس رہا ہوگا۔ پھر کیسے ممکن ہے کہ دنیا آپ کو شکست دے سکے۔ پھر کیسے ہو سکتا ہے کہ آپ نہ جیتیں اور دشمن جیت جائے جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

گڑھے میں تو نے سب دشمن اتارے
ہمارے کر دیئے اونچے منارے

تو عبادت کے منارے ہی تھے جو اونچے کئے جا رہے تھے اور وہ خدا سے دوری کے گڑھے تھے جن میں وہ دشمن اتارے جا رہے تھے۔ پس اس بلند و بالا مینار پر قدم رکھیں جو عبادت کا مینار ہے اور خدا کے حضور جھک جائیں اور اپنی روحوں کو اللہ تعالیٰ کے حضور ہمیشہ سجدہ ریز رکھیں۔ عبادت کرنا سیکھیں اور لوگوں کو سمجھائیں اور اگر عبادت میں کچھ عرصہ گزر جائے اور آپ کی آنکھیں تر نہ ہوں آپ کے دل میں ہیجان پیدا نہ ہو تو اپنی فکر کریں۔

ایک جرمن احمدی کا واقعہ:

ایک جرمن احمدی دوست تھے جو اپنی بڑی عمر میں ہی احمدی ہوئے تھے اور احمدی ہوئے ابھی دو چار سال گزرے تھے تو وہ مجھے ملے ان کی یہ بات مجھے بڑی پیاری لگی انہوں نے کہا کہ اگر ایک ہفتہ ایسا گزر جائے کہ جب اللہ کی راہ میں میری بدقسمت آنکھیں آنسو نہ بہائیں تو مجھے بڑی تکلیف پہنچتی ہے اور میں کہتا ہوں خاک ہے ان آنکھوں پر کیوں مجھے یہ آنکھیں ملی ہیں؟ جو اللہ کی راہ میں آنسو یہ آنسو نہیں بہانا جانتیں۔ اور پھر میرا دل اس غم سے ایسا بھر جاتا ہے کہ پھر عشق خدا ابھر ابھر کر اور ابل ابل کر میری آنکھوں سے برسنے لگتا ہے۔ تو اگر آپ کو یہ توفیق نہ ملے تو اس قسم کی دردناک باتیں سوچا کریں جیسے اس جرمن کو خدا نے توفیق عطا فرمائی۔ کوشش کریں اور بے شک مصنوعی طریق اختیار کریں۔ لیکن محبت میں تصنع نہ ہو درد پیدا کرنے میں بے شک تصنع سے کام لیں۔ اگر یہ درد ایک دفعہ دل میں پیدا ہو جائے تو پھر وہ خود پکڑے گا۔ اور آپ کی ساری ہستی پر یہ غالب آ جائے گا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کریں کہ اس میں پیار اور محبت شامل ہو جائے۔

بنی نوع انسان کی ہمدردی:

جہاں تک دوسرے حصہ کا تعلق ہے یعنی بنی نوع انسان کی ہمدردی اس میں رحمۃ للعالمین کا خطاب جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا فرمایا وہ اس جنگ میں ہمارا دوسرا بازو مضبوط کر رہا ہے۔ آپ کی حفاظت کے لئے دائیں طرف عبادت کھڑی ہو جائے گی اور بائیں طرف بنی نوع انسان کی سچی ہمدردی آپ کی حفاظت کر رہی ہوگی۔ اس ہمدردی کا راز یہ ہے اور رحمت قرار دینے میں حکمت یہ ہے کہ الٰہی جماعتوں کی شدید مخالفتیں ہوا کرتی ہیں اور الٰہی جماعتوں کے خلاف شدید نفرتیں پیدا کی جاتی ہیں اور بعض دفعہ کم حوصلہ لوگ رستہ میں ہمت ہار بیٹھتے ہیں اور پھر نفرتوں کا جواب نفرت سے دینے لگ جاتے ہیں یا جہاں جہاں انہیں طاقت نصیب ہو وہاں وہ سمجھتے ہیں کہ اب ہمارا حق ہے کہ نفرت کا جواب نفرت سے۔ پتھر کا جواب پتھر سے۔ جوتی کا جواب جوتی سے دیں۔ رحمۃ للعالمین ایک ایسی کیفیت ہے جو کسی وقت بھی نفرت میں تبدیل نہیں ہوتی کسی حال میں بھی انسان کو منتقم نہیں بناتی بلکہ بنی نوع انسان کی سچی ہمدردی کو یہ کیفیت مسلسل زندہ رکھتی ہے۔

پس جماعت احمدیہ کے لئے یہ بہت ہی ضروری ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی میں رحمت بننے کی کوشش کریں۔ دنیا آپ کو لاکھ گالیاں دے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ پر پتھراؤ کرے۔ آپ کے گھروں کو جلانے کے عزائم کرے۔ لاکھ سکیمیں بنائے اور دنیا کے ملک ملک میں آپ کے خلاف تحریکیں چلائے۔ آپ کے امن کو برباد کرنے کی لاکھ کوشش کرے کہ جڑوں سے اکھیڑ کر پھینک دے۔ ایک ایک احمدی کو اپنے گھروں میں اور پھر ان کے گھروں کو جلا کر خاکستر کر دے۔ نفرتیں جو بد شکل اختیار کر سکتی ہے وہ کر جائیں جو بھیانک صورتیں سچائی کی دشمنی اختیار کر سکتی ہے۔ جو روپ دھار سکتی ہے وہ روپ دھار لے اس کے باوجود رحمۃ للعالمینؐ کی غلامی کا تقاضا یہ ہے کہ آپ کی رحمت پر آنچ نہ آئے اگر آپ کی رحمت پر آنچ نہیں آئے گی تو آپ کی ذات پر بھی آنچ نہیں آئے گی آپ کو ہر نفرت کا جواب محبت سے دینا پڑے گا۔ اپنے دلوں کو ٹٹول ٹٹول کر نفرت کے خیالات کو دلوں سے نکال کر باہر پھینک دینا ہوگا۔ پاک کریں اپنے دلوں کو اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کے اسوہ سے رنگین کر لیں پھر دیکھیں کہ خدا تعالیٰ آپ کو ہر مقام پر، ہر میدان میں، ہر ملک میں۔ ہر براعظم میں کیسی عظیم الشان فتوحات عطا فرماتا چلا جائے گا۔ آج دنیا کو خدا تعالیٰ کی محبت کی ضرورت ہے۔

اللہ کی محبت اختیار کریں:

عبادت اور رحمت ان دونوں کا خلاصہ یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی محبت میں محو ہو جائے۔ سچی رحمت بھی خدا کی محبت سے ہی پھوٹتی ہے یہاں جا کر توحید کا مضمون کامل ہوتا ہے کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جب خدا کے عابد بنے اور عبد بنے اور بنی نوع انسان کے لئے رحمت بنے تو یہ ایک ہی چیز کے دو نام تھے۔ اللہ ہی کی محبت ہے جو کبھی خدا کی عبادت کے رنگ اختیار کر جاتی ہے اور کبھی بنی نوع انسان کے لئے رحمت کا رنگ اختیار کر جاتی ہے پس آپ کو خدا کی محبت کے گیت گانے پڑیں گے۔ ساری دنیا میں وہ سُر الاپنے پڑیں گے جو ساری دنیا کو خدائے واحد کی طرف واپس کھینچ کر لے آئیں۔

فرانس کا ایک واقعہ:

آپ نے شاید وہ واقعہ سنا ہو یا نہ سنا ہو لیکن ایک کہانی کے طور پر یہ بیان کیا جاتا ہے کہ فرانس کے ایک قصبہ میں ایک دفعہ چوہوں کی وبا بہت پھیل گئی اور ان چوہوں کی وجہ سے اس قصبہ کے باشندوں کے لئے جینا عذاب ہو گیا۔ چوہے ان کی ہر غذا کھا جاتے تھے۔ بیماریاں پھیلاتے تھے۔ ان کی بنیادوں کو کھوکھلا کر رہے تھے۔ کسی طرح ان کی پیش نہیں جاتی تھی اور وہ بڑھتے چلے جا رہے تھے یہاں تک (قصہ میں یہ بیان ہوا ہے کہ) ایک دن انہوں نے دیکھا کہ ایک بنسی بجانے والا آیا جو کہ اجنبی تھا اور اس کے متعلق جو تحقیق ہوئی ہے وہ کہتے ہیں کہ اس قسم کا ایک واقعہ ضرور ہوا ہے اور وہ بنسی بجانے والا آیا ضرور تھا اگرچہ بعد میں مبالغہ آرائی کر لی گئی لیکن وہ کسی ذریعہ سے ان کے بچوں کو جیسا کہ بعد میں کہانی بتاتی ہے۔ اغوا کرنے میں بھی کامیاب ہو گیا تھا یعنی اس کہانی کی جو آج کل تحقیق ہوئی ہے وہ ہمیں بتا رہی ہے۔ ہمیں اس سے بحث نہیں ہے کہ وہ کہاں سے آیا۔ بہرحال اس نے کہا کہ مجھے اس طرح بنسی بجانی آتی ہے کہ آپ کے سارے چوہے میری بنسی کی لے پر میرے پیچھے چل پڑیں گے۔ مجھ سے سودا کرو مجھے اتنی قیمت دو تو میں تمہارے شہر کو چوہوں سے پاک کر دیتا ہوں۔ اہل شہر اتنے تنگ آئے ہوئے تھے کہ اس کی منہ مانگی مراد انہوں نے دینے کا وعدہ کر لیا۔ اس نے بنسی بجائی اور کہانی ہمیں بتاتی ہے کہ اس کی لے پر ہر طرف سے چوہے اچھلتے کودتے ایک دوسرے کے اوپر گرتے پڑتے دوڑتے ہوئے اس کی طرف چلے آئے۔ بلوں سے نکل نکل کر چھتوں پر چھتیوں سے اتر اتر کر دیواروں اور جنگلوں سے شہر کی گلیوں کونوں کھدروں سے الغرض ہر طرف سے بے انتہا چوہے نکلے وہ آگے آگے بنسی بجاتا ہوا چلا جا رہا تھا اور چوہے اس کے پیچھے دوڑتے چلے آ رہے تھے یہاں تک کہ وہ ایک دریا کے کنارے پر پہنچا اور بنسی بجاتا ہوا دریا میں داخل ہو گیا اور وہ سارے چوہے اس کے پیچھے چلتے ہوئے دریا میں داخل ہوئے اور غرق ہو گئے۔

چنانچہ وہ واپس آیا اور اہل شہر سے کہا کہ لاؤ اب میرا منہ مانگا انعام دو۔ انہوں نے کہا جاؤ جاؤ گھر بیٹھو جا کر۔ چوہوں کو دوبارہ لا سکتے ہو تو بے شک لے آؤ۔ اب وہ ڈوبے ہوئے چوہے تو بنسی کی آواز نہیں سن سکتے تھے۔ اس نے کہا بہت اچھا اگر آپ ایسے بدعہد ہیں تو مجھے اس بنسی کی اور بھی سُریں یاد ہیں۔ چنانچہ دوسرے دن اس نے ایک ایسی سُر بنسی میں پھونکی کہ جس کے نتیجہ میں ان کے بچے اس کی محبت میں پاگل ہو گئے چھوٹے چھوٹے بچے ماؤں کی گودوں میں اچھلنے لگے کہ ہم اس آدمی کے پیچھے جانا چاہتے ہیں، ماؤں اور باپوں نے روکا مگر وہ ان کے ہاتھوں کی بندشیں اور جکڑیں تڑا تڑا کر اس کے پیچھے بھاگ پڑے اور سارے قصبہ کے بچے اس کے پیچھے چلے گئے۔ کہتے ہیں کہ ایک چٹان تک انہیں جاتے دیکھا گیا پھر پتہ نہیں چلا کہ وہ بھی ان کے ساتھ ہی چٹان سے کود کر ہلاک ہوا یا صرف بچے ہی ہلاک ہوئے لیکن سارے کے سارے بچے اس چٹان سے کود گئے اور پھر اہل شہر کو ان کی کوئی خبر نہیں ملی۔

شیطان کی بنسی:

یہ ایک کہانی ہے لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ آج یورپ اور امریکہ اور مغربی دنیا اور ان کے زیر اثر ملکوں کا یہی حال ہے آج مغربیت کی لَے پر شیطان بنسی بجا رہا ہے اور خدا کے بندے دھوکہ کھا کر لاعلمی میں اس بنسی کی سُر اور دھن میں مسحور ہو کر ہلاکتوں کی طرف دوڑتے چلے جا رہے ہیں۔ ایک ایک ملک میں وہ بنسی بجانے والا مغربیت کے نام پر ظاہر ہوتا ہے اور قوموں کی قوموں کو تباہ کرتا چلا جا رہا ہے۔ انسانیت کے ٹکڑے اڑا رہا ہے اور وہ آنکھیں کھول کر دیکھ رہے ہیں کہ ہم کدھر جا رہے ہیں لیکن بے بس اور بے اختیار ہیں۔ وہ شیطان ہلاکت کی چٹانوں کی طرف اس بنسی کی سُر میں انہیں مسحور کر کے اور پاگل بنا کر لے جاتا ہے اور انہیں ہلاک کر کے پھر واپس لوٹتا ہے پھر اور نسلوں کو ہلاک کرنے کے لئے آتا ہے۔

مسیح موعودؑ کی بنسی

آپ اس کا مقابلہ کیسے کریں گے۔ آپ کے پاس وہ کون سا جادو ہے جو اس بنسی کے اثر کو توڑ دے۔ وہ میں آپ کو بتاتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے الہاماً بتا دیا ہے کہ وہ کون سا جادو ہے۔ ایک نبی ایسا تھا جو بنسی بجانے والا نبی تھا اس کا نام کرشن تھا۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس دور کے غلام کو بھی کرشن کا نام عطا کیا گیا ہے وہ خدا کی محبت کی سُریں الاپا کرتا تھا اور اسی وجہ سے اسے بنسی بجانے والا کرشن کنہیا کہا جاتا ہے پس اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ اس زمانہ کے امام کو میں وہ راگ عطا کرنے والا ہوں۔ ایسے سُر عطا کروں گا کہ ساری دنیا کے دل خدا کے لئے جیت لئے جائیں گے۔ اور یہ بنسی جیتے گی اور شیطان کی بنسی اس کے مقابل پر ہار جائے گی اور ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گی۔

اے احمدی نوجوانو! اٹھو

پس اے احمدی نوجوانو! اٹھو اور دنیا میں پھیل جاؤ اور خدا کی محبت کی وہ بنسیاں بجاؤ جو اس دور کے کرشن نے تمہیں عطا کی ہیں وہ بنسیاں جو دنیا کی بنسیاں ہیں ان کے دن لد چکے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:۔

راگ وہ گاتے ہیں جن کو آسماں گاتا نہیں
وہ ارادے ہیں کہ جو ہیں برخلاف شہریار

تو اس یقین کے ساتھ آپ اٹھیں کہ ان کی بنسیوں کے دن گنے جا چکے ہیں یہ ماضی کا قصہ بننے والے راگ ہیں یہ وہ راگ الاپ رہے ہیں جو خدا نہیں گاتا، خدا نہیں سکھاتا اور شہریار خدا کے ارادوں کے برخلاف راگ الاپ رہے ہیں۔ آپ کون سے گیت گائیں گے؟ آپ کو کونسی بنسی عطا ہوئی ہے جو ایسے سُر الاپے جو خدا کی مرضی کے تابع ہوں۔ اس کے متعلق مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

آدمی زاد تو کیا چیز فرشتے بھی تمام
مدح میں تیری وہ گاتے ہیں جو گایا ہم نے

پس یہ مسیح موعود علیہ السلام کے عشق خدا اور عشق رسولؐ کے گیت لے کر دنیا میں نکل جائیں اور پھر آپ کی لَے پہ فرشتے بھی آپ کے پیچھے یہ گیت گائیں گے اور ساری دنیا کو خدا کی محبت اور محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عشق سے بھر دیں گے۔

آپ ہیں جن کی بنسیاں جیتیں گی۔ آپ ہی ہیں جن کے پیچھے دنیا کے دل موڑے جائیں گے اور وہ آپ کے پیچھے ہجوم در ہجوم اور جوق در جوق محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور خدا کی محبت کی جنت میں داخل ہونے کے لئے آجائیں گے۔ مگر آج اس بنسی کی آواز مدھم ہے آپ کو اس آواز کو بلند کرنا پڑے گا۔ آپ کو جگہ جگہ پیار اور محبت کے گیت اتنے بلند سُروں میں گانے پڑیں گے کہ دنیا کی بنسیوں کی آوازیں اس کے نیچے دبتی چلی جائیں۔

پس اے احمدی نوجوانو! اٹھو کہ تم سے آج دنیا کی تقدیر وابستہ ہے تم نے حیات بخش نغمے گانے ہیں۔ تم نے دنیا کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی محبت عطا کر کے زندہ کرنا ہے۔ جاؤ اور پھیل جاؤ دنیا میں، جاؤ فتح و نصرت تمہارے قدم چومے گی، کیونکہ خدا کی یہ تقدیر ہے جو بہرحال پوری ہوگی۔ دنیا میں کوئی نہیں جو اس تقدیر کو بدل سکے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اب آئیں مل کر الحاح اور درد کے ساتھ اپنے رب کے حضور جھکیں اور دعائیں کریں۔ اللہ تعالےٰ ہمارے نیک ارادوں کو دوام بخشے اور ہماری توقعات سے بہت بڑھ کر پورا فرمائے، اللہ تعالےٰ ہمیں اپنی سچی محبت ایسی عطا کرے کہ جو ہمارے سارے وجود پر غالب آجائے ہم اپنے رب کے لئے جئیں اپنے رب کے لئے مریں اس کے لئے ساری دنیا میں دیوانے بن کر خدا تعالےٰ کے سادھو بن جائیں۔ اس کرشن کے جو اس دنیا میں آیا ہے اس نے ہمیں خدا کا تابع بنانے کے لئے ایک راگ الاپا ہے خدا کرے کہ ہمیں یہ توفیق ملے اور **میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالےٰ مجھے نظر آرہا ہے کہ احمدیت کی فتح کے دن قریب سے قریب تر آرہے ہیں اور میں اس کی چاپ سُن رہا ہوں خدا کی قسم!** اس لئے آپ اپنے دل بدلیں خدا کی تقدیر یہ فیصلہ کر چکی ہے کہ آپ کو غالب کرے۔

سر بسر رحمتِ باری ہے ہمارا جلسہ

محترم جناب
سلیم شاہجہانپوری
نواب شاہ

الحمدللہ کہ پھر فصلِ بہار آپہنچی ،
اپنے دامن میں لئے بوئے نگار آپہنچی

الحمدللہ کہ پھر بادِ چناب آپہنچی
جس نے چھیڑا ہے مسرت کا رباب آپہنچی

دل مرا شاہدِ مضموں سے ہم آغوش ہے آج
میں نے جس پر بھی نظر ڈالدی مدہوش ہے آج

بدعت و شرک سے عاری ہے ہمارا جلسہ
سر بسر رحمتِ باری ہے ہمارا جلسہ

سال میں جب بھی نومبر کا مہینہ آیا
یاد نے جلسۂ سالانہ کی ، دل گرمایا

سب نے تیار کئے موسمِ سرما کے لباس
تاکہ سردی کا ہو اجلاسوں میں کمتر احساس

پھر وہی فصلِ بہاراں کا زمانہ آیا
پھر دسمبر نے مرا رختِ سفر بندھوایا

سال بھر جس کے تصور میں گزارا ہم نے
اور دسمبر میں کیا جس کا نظارا ہم نے

کل تک اس وادیٔ ربوہ کا بھی نقشہ تھا عجیب
اس سے کترا کے نکلتے تھے امیر و غریب

مار و کژدم کا یہ مسکن تھی بقولِ ناقل
بھول کر بھی نہ قدم رکھتے تھے اس میں عاقل

انتخاب اس کا کیا مصلح موعودؓ نے خود
اس کو آباد کیا حضرتِ محمودؓ نے خود

ایک دم رحمتِ باری نے کرم فرمایا
دیکھتے دیکھتے کچھ ایسا تغیر آیا

کہ گلستان بنی یہ وادیٔ بے آب و گیاہ
آفاتِ زمانہ سے ملی اس کے مکینوں کو پناہ

قافلے آتے ہیں ہر گوشۂ عالم سے یہاں
جن کو آغوش میں لے لیتے ہیں ربوہ کے مکاں

ان میں ایرانی بھی شامل ہیں صفاہانی بھی
کہیں سندھی نظر آتے ہیں کہیں افغانی بھی

کہیں افریقی لباسوں میں چمکتے چہرے
جوشِ اخلاص کا مظہر یہ دمکتے چہرے

ان میں انگریز و فرانسیسی و جرمن بھی ہیں
اہل ڈنمارک بھی ہیں ساکنِ سویڈن بھی ہیں

کوئی امریکہ سے آیا ہے کناڈا سے کوئی
ہند چینی ، سری لنکا سے ملایا سے کوئی

کبھی نصرانی تھے یہ خادمِ اسلام ہیں آج
اپنی خوش بختی پہ نازاں یہ بہر گام ہیں آج

صدرِ مجلس ہے یہاں حق کا پیارا **طاہر**
احمدیت کی نگاہوں کا ستارا **طاہر**

جس کے الفاظ میں تاثیر دعاؤں میں اثر
جس کو حق دیتا ہے آئندہ زمانہ کی خبر

حق کا پیغام زمانہ کو سنا دیتا ہے
سارے عالم کو اک آئینہ دکھا دیتا ہے

دوسرے عالمِ دیں جو ہیں اس آقا کے غلام
وہ بھی اس جلسہ میں حضار سے کرتے ہیں کلام

خیر و برکت سے ہے معمور ہمارا جلسہ
دور و نزدیک ہے مشہور ہمارا جلسہ

کون گن سکتا ہے جلسہ کے فیوض و برکات
سر پہ رہتا ہے سدا سایۂ ربّ الارباب

بعد جلسہ بھی یہاں ایک سماں ہوتا ہے
پیکرِ نظم ہر اک پیر و جواں ہوتا ہے

ابتری کوئی نہ رفتار نہ گفتار میں ہے
دینِ فطرت کا سماں کوچہ و بازار میں ہے

سارے عالم کو سناتے ہیں اخوت کا پیام
احمدی بانٹ رہے ہیں مئے توحید کا جام

یا خدا غیب سے سامان مہیا کر دے
نورِ توحید سے دنیا میں اجالا کر دے

میرے محبوبؐ کا پیغام جہاں میں گونجے
بحر و بر ، شمس و قمر ، کون و مکاں میں گونجے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیدۂ تر سے کوئی سیلِ رواں لے کے چلو

محترم ڈاکٹر محمود الحسن المین آبادی

دیدۂ تر سے کوئی سیلِ رواں لے کے چلو
اُن سے مِلنا ہے تو پھر ہدیۂ جاں لے کے چلو

بارشِ سنگِ حوادث ہی سہی، ہونے دو
جو نہ شکوہ سے ملوّث ہو زباں لے کے چلو

دوستو تم کو محمدؐ کی غلامی کی قسم
تُم کو چلنا ہے تو پیغامِ اماں لے کے چلو

نالۂ نیم شب و آہِ سحر گاہی سے
اُن تک اِک سلسلۂ شور و فغاں لے کے چلو

ہم براہین کے قائل ہیں، ہمیں جیتیں گے
آزمانا ہے تو شمشیر و سِناں لے کے چلو

ہم تو برسائیں گے گُلہائے محبّت تم پر
تُم جو چاہو تو کوئی سنگِ گراں لے کے چلو

یہ بھی ممکن ہے کہ آئینہ مکدّر ہو جائے
پیشِ جاناں نفسِ شیشہ گراں لے کے چلو

دن کی مانند رات ہے یارو

محترم جناب مبشر احمد صاحب راجیکی ربوہ

جلوہ گر کِس کی ذات ہے یارو
دِن کی مانند رات ہے یارو

دیکھنا کِس کی ہے پذیرائی
دِل بکف کائنات ہے یارو

ہر گہر تاج میں نہیں لگتا
یہ نصیبوں کی بات ہے یارو

کوئی ہنستا ہے کوئی روتا ہے
اپنی اپنی برات ہے یارو

زندگانی عبث نہیں لیکن
اِک ذرا بے ثبات ہے یارو

کام وہ کیجئے جو کام آئے
مُختصر سی حیات ہے یارو

لاکھ بھاری ہو کٹ ہی جائیگی
رات آخر کو رات ہے یارو

آنکھ اُن کی اِدھر بھی اُٹھتی ہے
کوئی مجھ میں بھی بات ہے یارو

پھر مبشّر کی بات سُنتے ہیں
پھر وہی التفات ہے یارو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آخری زمانہ میں غلبۂ اسلام کی آسمانی پیشگوئیاں

بعثت انبیاء اور ظہور مہدی کا بنیادی مقصد :-

ہمارے آقا، ہمارے مولا حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم شاہ لولاک اور مطلوب کائنات ہیں - یہی وجہ ہے کہ گزشتہ تمام انبیاء صرف اس لئے بھیجے گئے کہ اقوام عالم میں یہ منادی کریں کہ نبیوں کے شہنشاہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا جب ظہور قدسی ہو تو آپ پر ایمان لائیں اور مسیح محمدی کا مقصدِ بعثت یہ ہے کہ دنیا کی تمام قوموں اور سب ملکوں کو اس شان و شوکت کے ساتھ آنحضرتؐ کی تشریف آوری کی خوشخبری پہنچا دی جائے کہ وہ آپؐ کے لائے ہوئے دینِ اسلام کو دل میں جگہ دے کر آپؐ کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں تا "لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ" کا ایمان افروز نظارہ چشم فلک دیکھ سکے!! اور جس طرح وجود مبارکِ محمدیؐ کسی جہتِ مکان و زمان سے مخصوص نہیں بلکہ تمام کائنات کے لئے عام ہے اور دائمی ہے نہ شرقی ہے نہ غربی ہے اسی طرح اسلام بھی مشرق و مغرب پر ہمیشہ کے لئے غالب آجائے۔

غلبہ اسلام کے چار ادوار

ربانی سنت کے مطابق اس روحانی اور عالمگیر انقلاب کی تکمیل نظام خلافت سے وابستہ کی گئی ہے اور چار تدریجی ادوار میں اسکو نقطۂ معراج تک پہنچنا مقدر ہے - جیسا کہ اللہ جلّشانہ سورۃ فتح کی آخری آیت میں فرماتا ہے:

كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْئَهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝

یعنی وہ ایک کھیتی کی طرح ہوں گے جس نے پہلے تو روئیدگی نکالی پھر اس کو (آسمانی اور زمینی غذا کے ذریعہ) مضبوط کیا اور وہ روئیدگی اور مضبوط ہوگئی پھر اپنی جڑ پر مضبوطی سے قائم ہوگئی - یہاں تک کہ زمیندار کو پسند آنے لگی اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ کفار ان کو دیکھ دیکھ کر جلیں گے اللہ نے مومنوں اور ایمان کے مطابق عمل کرنے والوں سے یہ وعدہ کیا ہے کہ ان کو مغفرت اور بڑا اجر ملے گا۔

حضرت سیدنا مصلح موعودؓ اس آیتِ کریمہ کی پُر معارف تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"مسیح موعودؑ کے زمانہ میں انقلاب کے چار دور ہوں گے - اوّل اخرج شطئہ - یعنی اصول بیان کئے جائیں گے - اور اس وقت ایسی ہی حالت ہو گی جیسے بیج زمین میں سے اپنا سر نکالتا ہے اور وہ حالت نہیں ہو گی جو اسلام کے پہلے دور میں تھی - اور جسے اللہ تعالےٰ نے یوں بیان فرمایا ہے : کہ

اتی امر اللہ (النحل ع۱)

یا اتی اللہ بنیانھم

(النحل ع۴)

بلکہ وہاں ترتیب ہوگی اور تدریجی ترقی ہوگی - پہلے ایمان کا ایک بیج ہوگا - جو قلب کی زمین میں بو یا جائے گا - پھر وہ بیج آہستہ آہستہ اگنا شروع ہو گا - اور اس کی بیج کی شکل نہیں رہے گی - بلکہ روئیدگی کی شکل ہو جائے گی اس کے بعد ترقی کا دوسرا دور آئے گا - جسے اللہ تعالےٰ نے ازرہٗ کے لفظ میں بیان فرمایا ہے - کہ اس وقت پودا مضبوط ہو جائے گا اور اجرائے شریعت عملی طور پر کر دیا جائے گا - پھر تیسرا دور اس وقت آئے گا - جب استغلظ کی پیش گوئی پوری ہو گی - یعنی وہ کمزور پودا موٹا ہو جائے گا - اور وہی تحریک جو پہلے معمولی نظر آتی تھی - اور دنیا کے تھوڑے حصہ پر حاوی تھی تمام دنیا پر حاوی ہو جائے گی - اور لوگ جوں جوں احمدی بنتے چلے جائیں گے وہ تعلیم بھی سب عالم میں پھیلتی چلی جائے گی - گویا استغلظ میں انتشار فی العالم کی پیش گوئی کی گئی ہے۔

اور پھر چوتھا دور اس وقت آئے گا جب فاستوٰی علی سوقہ کا نظارہ نظر آنے لگ جائے گا یعنی اسلامی بادشاہتیں قائم ہو جائیں گی اور وہ تھوڑے سے اسلامی مسائل جو خالص اسلامی حکومت

مشرق و مغرب میں روحانیت کا یکساں اِنتشار

ع
دیں کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن
اک بڑی مدت سے دیں کو کفر تھا کھاتا رہا
اب یقیں سمجھو کہ آئے کفر کو کھانے کے دن
(المسیح الموعودؑ)

(محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد - مؤرخ احمدیت)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا پُر جلال ارشاد :-

"اٹھو اور دنیا میں پھیل جاؤ خدا کی محبت کی بنسی بجاؤ جو مسیح موعودؑ نے تمہیں عطا کی ہے - اب شیطان کی بنسی کے دن گنے جا چکے ہیں .... اٹھو تم سے دنیا کی تقدیر وابستہ ہے جاؤ فتح و نصرت تمہارے قدم چومے گی کوئی نہیں جو اس تقدیر کو بدل سکے .... اسلام کا غلبہ بہت نزدیک ہے میں خدا کی قسم کھا کر آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں اسلام کی فتح کے قدموں کی چاپ سن رہا ہوں۔

(الفضل ۲۶ اکتوبر ۱۹۸۳ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے تعلق رکھتے ہیں وہ بھی عملی رنگ میں جاری ہو جائیں گے۔ اور تمام دنیا کا ایک ہی تمدن ہوگا اور ایک ہی تہذیب۔ یہ فاستویٰ علیٰ سوقہٖ کے الفاظ ایسے ہی ہیں۔ جیسے اللہ تعالیٰ کے متعلق قرآن کریم میں آتا ہے۔ کہ انہوں نے عرش پر استوا کیا پھر فرماتا ہے کہ اسلامی تمدن جو احمدیت کے ذریعہ سے قائم کیا جائے گا۔ اتنا شاندار اور اتنا اعلیٰ ہوگا کہ یعجب الزرّاع دوسری قوموں اور تمدنوں کی آنکھیں کھول دے گا۔ اور وہ حیران ہو ہو کر احمدیت کی کھیتی کو دیکھیں گے اور کہیں گے کہ یہ کھیتی تو بڑی اچھی ہے۔

یہ وہی بات ہے جو قرآن کریم نے ان الفاظ میں بیان فرمائی ہے کہ:-

رُبَمَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَوْ کَانُوْا مُسْلِمِیْنَ۔

(الحجر:۳)

کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کی تعلیم کو عملی رنگ میں جب دنیا میں قائم کر دیا۔ تو کئی دفعہ ایسا ہوا کہ کفار نے بھی اپنی مجالس میں کہا کہ ہے تو یہ جھوٹا مگر اس کی تعلیم بڑی اعلیٰ ہے اور ان کے دلوں میں بھی خواہش پیدا ہوئی کہ کاش وہ مسلمان ہوتے۔ اسی طرح فرماتا ہے۔ جب احمدیت کے ذریعہ سے اسلامی تمدن تمام دنیا میں قائم کر دیا گیا۔ اور اسلامی حکومتیں اقطارِ عالم پر چھا گئیں تو یُعجب الزرّاع دوسرے مذہبوں والے کہیں گے کہ اب اس کا مقابلہ نہیں ہو سکتا۔ یغیظ بہم الکفّار مگر جو عنید اور شدید دشمن ہوں گے وہ تو اس انقلاب کو دیکھ کر مر ہی جائیں گے۔ اور کہیں گے کہ اب ہم سے کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ پہلے جن لوگوں کا ذکر تھا وہ ایسے ہیں۔ جن کی فطرت صحیحہ زندہ ہوگی وہ اس نظام کی برتری اور فوقیت کا اقرار کریں گے اور کہیں گے کہ کاش ہمیں بھی ایسے نظام میں شامل ہونے کا موقع ملتا مگر جو شدید دشمن ہوں گے وہ ہاتھ کاٹنے لگیں گے اور کہیں گے اب ہماری فتح کی کوئی صورت نہیں۔"

(انقلاب حقیقی ص۱۰۹ و ص۱۱۰)

احادیث اور بزرگانِ امت کی پیشگوئیاں

قرآن مجسم محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک احادیث سے بھی حضرت مصلح موعودؓ کی اس تفسیر کی تائید و تصدیق ہوتی ہے۔ حدیث ہے کہ:-

"انہ یبلغ سلطانہ المشرق والمغرب"

(ینابیع المودہ جلد ۳ ص۱۳۶ از حضرت شیخ السلمان الحسینی البلخی)

مسیح محمدی کی روحانی مملکت مشرق و مغرب تک پہنچے گی۔

اسی طرح حضرت سیّدنا علی ابن ابی طالب خلیفۃ الرسول سے مروی ہے کہ

"اذا قام قائم آل محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جمع اللہ لہ اھل المشرق واھل المغرب"

(ایضاً ص۹۰)

کہ جب قائم آل محمد کا ظہور ہوگا اللہ تعالیٰ اس کے لئے مشرق اور مغرب کے باشندوں کو جمع کر دے گا۔

نیز فرماتے ہیں:-

یظھر صاحب الرایۃ المحمدیہ والدولۃ الاحمدیۃ القائم بالسیف والحال الصادق فی المقال۔ یُمَھِّد الارض یحیی السنۃ

(ایضاً صفحہ ۵۸)

پرچم محمدی اور دولت احمدی

کا حامل مہدی موعود (روحانی) تلوار کے ساتھ جلوہ آرائے عالم ہوگا وہ اپنے مقال میں حال صادق رکھتا ہوگا۔ زمین کو ہموار کرے گا اور سنّتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم وسلم کو زندہ کر دے گا۔

حضرت امام جعفر صادق اور حضرت امام باقر نے فرمایا کہ یہ قرآنی پیشگوئی کہ دین اسلام تمام ادیان باطلہ پر غالب آئے گا امام مہدی موعود کے زمانہ میں پوری ہوگی (ایضاً ص۷۸)

اس سلسلہ میں حضرت علامہ باقر مجلسیؒ نے اپنی کتاب بحار الانوار جلد ۱۳ میں ائمہ سلف کی بہت سی ایسی پیشگوئیاں نقل کی ہیں جو صاف طور پر دورِ مہدی موعود کے ذرائع آمد و رفت ایجادات اور جدید ذرائع ابلاغ کی طرف اشارہ کرتی ہیں مثلاً ہر قوم خدا کے اس موعود کی آواز اپنی زبان میں سنے گی، اس کی آواز گھر گھر سنائی دے گی حالانکہ وہ دُور ہوگا۔ نیز یہ کہ مشرق کے لوگ مغرب والوں کو اور اہلِ مغرب اہلِ مشرق کو دیکھیں گے۔

(ملاحظہ ہو فارسی ترجمہ بعنوان "مہدی موعود" ص۹۷۹ و ص۱۱۱۸ و ص۱۱۸۱ مطبوعہ تہران)

مشہور مصری عالم احمد بن محمد بن الصدیق الغماری الحسنی نے "مطابقۃ الاختراعات العصریہ" میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ تمام احادیث جمع کر دی ہیں جن میں عہدِ حاضر کی ایجادات مثلاً ریل گاڑی، ٹرام، موٹر، بس، ہوائی جہاز، ٹیلیفون، ٹیلیگراف، ریڈیو، ٹیلیویژن، پریس، کیمرہ، ٹیپ ریکارڈر اور فاؤنٹین پین وغیرہ کی خبر دی گئی ہے۔ "حامد اینڈ کمپنی مدینہ منزل اردو بازار لاہور" نے اس کتاب کا اردو ترجمہ ۱۹۷۶ء میں "اسلام اور عصری ایجادات" کے نام سے شائع کیا ہے۔ اور اس کے دیباچہ میں لکھا ہے کہ "یہ کتاب ایک زندہ معجزہ ہے جو اس صدی میں ظاہر ہوا"۔

آنحضرتؐ کا زندہ معجزہ

ہمیں مسلّم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا "زندہ معجزہ" اس دور میں رونما ہوا مگر "زندہ معجزہ" یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وعدہ کے مطابق نہ صرف یہ کہ مہدیٔ امت کا بر وقت ظہور ہوا بلکہ غلبۂ اسلام کی منزل کو قریب تر کرنے کے لئے جن ایجادات کی ضرورت تھی ان کا سامان بھی ہو گیا جس کے نتیجہ میں مختلف قوموں کے میل ملاقات کے لئے آسانی اور سہولت کی راہیں کھل گئیں۔ سفر کو جلد طے کرنے اور پیغامِ حق پہنچانے کے لئے فوق العادت اسباب میسر آ گئے اور دنیا کے مختلف ممالک کے لوگ ایسے باہم قریب ہو گئے کہ گویا وہ ایک ہی محلہ میں رہتے ہیں اور ایک ہی پلیٹ فارم پر بیٹھے ہیں یہ امر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں ظہور میں نہیں آ سکا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کئی قومیں زمین کے دور دراز کناروں پر آباد تھیں اور بعض برّاعظموں کا پتہ ہی نہیں تھا۔ اور اس وقت جو معلوم دنیا بھی تھی اس تک بھی حق کی آواز پہنچانے اور سفر کرنے اور باہمی ملاقات کرنے کے وہ سامان نہ تھے جو اس زمانہ میں موجود ہیں جس سے قطعی طور پر یہ ماننا پڑتا ہے کہ یہی زمانہ غلبۂ اسلام اور اشاعتِ اسلام کا ہے۔

قرآن مجید اور مسیح موعود کے زمانہ کا نقشہ

قرآن مجید کا یہ بھاری اعجاز ہے کہ اس نے مسیح محمدی کے زمانہ کا نقشہ "ذوالقرنین" کے واقعہ کی شکل میں (بطور پیشگوئی) ایسی وضاحت کے ساتھ کھینچا ہے کہ عقلِ انسانی ورطۂ حیرت میں پڑ جاتی ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام آیت

"انا مکنّا لہ فی الارض و اٰتینٰہ من کل شیئٍ سببا (الکہف)

کی نسبت تحریر فرماتے ہیں:-

"یعنی اس کو یعنی مسیح موعود کو جو ذوالقرنین بھی کہلائے گا، روئے زمین پر ایسا مستحکم کریں گے کہ کوئی اس کو نقصان نہ پہنچا سکے گا اور ہم ہر طرح سے ساز و سامان اس کو دیں گے اور اس کی کارروائیوں کو سہل اور آسان کر دیں گے۔ یاد رہے کہ یہ وحی براہین احمدیہ حصص سابقہ میں بھی میری نسبت ہوئی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَلَمْ نَجْعَلْ لَکَ سُھُوْلَۃً فِیْ کُلِّ اَمْرٍ۔ کیا ہم نے ہر ایک امر میں تیرے لئے آسانی نہیں کر دی؟ یعنی کیا ہم نے تمام وہ سامان تیرے لئے میسر نہیں کر دیئے جو تبلیغ اور اشاعت حق کے لئے ضروری تھے جیسا کہ ظاہر ہے کہ اس نے میرے لئے وہ سامانِ تبلیغ اور اشاعتِ حق کے میسر کر دیئے جو کسی نبی کے وقت میں موجود نہ تھے۔ تمام قوموں کی آمد و رفت کی راہیں کھل گئیں۔ طے مسافرت کے لئے وہ آسانیاں کر دی گئیں کہ برسوں کی راہیں دنوں میں طے ہونے لگیں اور خبر رسانی کے وہ ذریعے پیدا ہوئے کہ ہزاروں کوس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی خبریں چند منٹوں میں آنے لگیں ۔ ہر ایک قوم کی وہ کتابیں شائع ہوئیں جو مخفی اور مستور تھیں اور ہر ایک چیز کی بہم پہنچانے کے لئے ایک سبب پیدا ہو گیا ۔ کتابوں کے لکھنے میں جو جو دقتیں تھیں وہ چھاپہ خانوں سے رفع اور دُور ہو گئیں ۔ یہاں تک کہ ایسی مشینیں نکلی ہیں کہ ان کے ذریعہ سے دس دن میں کسی مضمون کو اس کثرت سے چھاپ سکتے ہیں کہ پہلے زمانوں میں دس سال میں بھی وہ مضمون قید تحریر میں نہیں آ سکتا تھا اور پھر ان کے **شائع کرنے کے اس قدر حیرت انگیز سامان نکل آئے ہیں کہ ایک تحریر صرف چالیس دن میں تمام دنیا کی آبادی میں شائع ہو سکتی ہے** اور اس زمانہ سے پہلے ایک شخص بشرطیکہ اس کی عمر بھی لمبی ہو سو برس تک بھی اس وسیع اشاعت پر قادر نہیں ہو سکتا تھا۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۱۹ ۔ ۱۲۰)

یہ عجیب بات ہے کہ قرآن مجید نے سورہ کہف میں ذوالقرنین کا واقعہ بیان کرتے ہوئے پہلے اس کے مغربی ممالک کے سفر کا ذکر کیا ہے اور پھر ممالک مشرقیہ کا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا دورہ مشرق بعید

اور یہ ایک تاریخی صداقت ہے جس کا کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا کہ اس پیشگوئی کے مطابق **ذوالقرنین وقت (مسیح موعود)** کے خلفاء عہد حاضر کے اشاعتی سامانوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے پہلے مغربی ممالک کی طرف ہی تشریف لے گئے مگر اس سال حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے مشرق بعید کا دورہ فرمایا جس کے نتیجہ میں مغرب کی طرح مشرق میں بھی اشاعت اسلام کی رفتار میں تیزی پیدا ہو گئی ۔ یہ انقلاب آفریں دورہ قریباً پونے دو ماہ کا تھا ۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مع قافلہ ۲۲ ، اگست کو ربوہ سے عازم سفر ہوئے، **۸ ، ستمبر کو کراچی سے سنگاپور پہنچے ۱۶ سے ۲۵ ستمبر تک فجی میں اور ۲۶ ، ستمبر سے ۷ ،** اکتوبر تک آسٹریلیا میں رونق افروز رہے **۷ ، اکتوبر کو سری لنکا میں قدم رکھا اور ۱۴ ، اکتوبر کو مرکز احمدیت ربوہ میں مراجعت پذیر ہوئے جو "انا مکنا لہ فی الارض" کی قرآنی صداقت کا منہ بولتا ثبوت ہے ۔**

خدا تعالیٰ نے مشرق بعید کے اس ناقابل فراموش سفر کو منظم مخالفتوں اور مزاحمتوں کے باوجود اس طرح اپنے فضلوں اور برکتوں سے معمور کر دیا جس طرح سمندر پانی کے قطرات سے بھرا ہوتا ہے چنانچہ حضور نے واپسی پہ پاکستان تشریف لاتے ہی جو پہلا خطبہ جمعہ لاہور میں ارشاد فرمایا اس میں اس تاریخ ساز دورہ کے بارے میں اپنے تاثرات ان الفاظ میں بیان فرمائے ۔

"میں ایسے آثار دیکھ رہا ہوں کہ انشاء اللہ بہت جلد لوگ فوج در فوج احمدیت میں شامل ہونے والے ہیں مشرق بعید میں اللہ تعالیٰ نے نئی فتح کے دروازے کھول دیئے ہیں۔"

(الفضل ۱۵ ، اکتوبر ۱۹۸۳ء صفحہ ۸)

آسٹریلیا کے قدیم باشندوں (ABOR-IGINES) کے مستقبل کی نسبت تو حضور نے آسٹریلیا میں ہی ان کے ایک نمائندہ سے ملاقات کرتے ہوئے یہ پیشگوئی فرمائی تھی :-

"تمہاری تاریکی کا زمانہ ختم ہوتے کو ہے اور روشنی کا زمانہ آنے والا ہے تمہاری قوم اسلام قبول کر کے دنیا میں ترقی .... اور بلند مقام حاصل کرے گی۔"

(الفضل ۲۹ ، نومبر ۱۹۸۳ء صفحہ نمبر ۵)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا دورۂ مشرق بعید شاہراہ غلبہ اسلام کا ایک شاندار سنگ میل ہے ۔ جس کے دوران پونے دو ماہ کی مختصر مدت میں چشم فلک نے افضال و برکات کا جو بہتا ہوا دریا مشاہدہ کیا ہے وہ بھی اپنی نظیر آپ ہے اس حقیقت کا اندازہ لگانے کے لئے بطور نمونہ چند اہم واقعات کے صرف عنوان سپرد قرطاس کئے جاتے ہیں جن پہ ایک سرسری سی نگاہ ڈالنا کافی ہو گا ۔

سنگاپور

(۸ ، ستمبر تا ۱۵ ، ستمبر) سنگاپور ، ملائشیا اور انڈونیشیا کے احمدیوں کی مجلس شوریٰ اور تبلیغ اسلام کو تیز تر کرنے کا فیصلہ ، عہد بیعت کی تجدید ۔ خطبہ جمعہ ۔ مجالس علم و عرفان جماعت سنگاپور کی تربیت و اصلاح اور عاشقانہ روح کی صورت میں اس کے فوری نتائج

:- فجی :-

(۱۶ ، ستمبر تا ۲۵ ، ستمبر) ہوائی مستقر پر پرتپاک استقبال فجی پریس اور ریڈیو میں دورہ کا غیر معمولی چرچا قائمقام وزیر اعظم سے ملاقات مجلس شوریٰ کا انعقاد اور تبلیغ اسلام کا وسیع منصوبہ ۔ فجی زبان میں ترجمہ قرآن کی اشاعت کی تاکیدی ہدایت جزائر کی روحانی فتح کے لئے نیا ولولہ مسجد فضل عمر (صووا) اور مشن ہاؤس کی افتتاحی تقریب اور حضور کا پر معارف خطاب فجی میں منظم مخالفت اور تائید خداوندی کے روح پرور نظارے معرکہ حق و باطل فجی کے احمدیوں میں تغیر عظیم امارت کا نیا انتظام ۔ انٹرنیشنل ڈیٹ لائن پر حضور کا ورود اور زمین کے کناروں تک پیغام احمدیت پہنچنے کا ایمان پرور منظر۔

:- آسٹریلیا :-

(۲۶ ، ستمبر تا ۷ ، اکتوبر) "المسجد بیت الہدیٰ" اور مشن ہاؤس کا سنگ بنیاد اور حضور کا انقلاب انگیز خطاب ، اخبارات اور پریس میں چرچا اور آسٹریلیا میں مذہبی امور پر لکھنے والی ایک ہیوٹی کی شخصیت کا متاثر ہونا ۔ یونیورسٹی آف کینبرا میں فیکلٹی آف آرٹس کے زیر اہتمام اسلام کی امتیازی خصوصیات پر معرکہ آراء خطاب مختلف علمی درسگاہوں تک پیغام حق ، سڈنی ہلٹن میں پر ہجوم پریس کانفرنس ۔ آسٹریلین کونسل آف چرچ کی نمائندہ خاتون سے حضور ایدہ اللہ کی ملاقات مخالفت کے باوجود ٹی وی اور ریڈیو پر حضور کے انٹرویو کا نشر ہونا ۔ آسٹریلیا کے قدیم باشندوں کی ایک نمائندہ شخصیت سے ملاقات اور اس کو تبلیغ اسلام جماعتی مجالس میں حضور کے روح پرور خطابات ۔

آسٹریلیا کی مختصر احمدیہ جماعت میں غیر معمولی بیداری اور جدید روح عمل

:- سری لنکا :-

۷ ، اکتوبر تا ۱۴ ، اکتوبر دارالحکومت کولمبو کے فضائی مستقر پر سری لنکا ، مدراس ، کیرالہ اور حیدر آباد دکن کے مخلصین کا والہانہ استقبال اور حضور کے زندگی بخش خطابات ایک بدھسٹ سے ملاقات جس نے مصافحہ کرتے وقت حضور کا ہاتھ آنسوؤں سے تر کر دیا ۔ مجلس علم و عرفان ، مجلس شوریٰ

"المسجد بیت الہدیٰ" کا سنگ بنیاد اور عالمی پریس اور ریڈیو

دورۂ مشرق بعید میں سب سے اہم واقعہ سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے دست مبارک سے آسٹریلیا میں "المسجد بیت الہدیٰ" اور احمدیہ مشن ہاؤس کا سنگ بنیاد ہے اس تقریب پر اگرچہ بعض عناصر کے منظم بائیکاٹ کے باعث حاضری بہت مختصر تھی مگر خدا تعالیٰ نے اپنی قدرت نمائی کا ایسا نشان دکھلایا کہ دنیا کے متعدد ممالک نے جن میں آسٹریلیا ، غانا ، ابوظہبی ، گیمبیا کینیڈا اور انڈونیشیا ۔ فجی ، سپین ۔ ہالینڈ یوگنڈا ، بنگلہ دیش اور بھارت خاص طور پر قابل ذکر ہیں مختلف ذرائع ابلاغ مثلاً ریڈیو ، ٹیلی ویژن یا اخبارات کے ذریعہ اس تاریخی تقریب کو وسیع پیمانہ پر پبلسٹی دی ۔ پاکستانی اخبارات میں سے اخبار "نوائے وقت" " جنگ " اور "حیدر" نے بھی مختصر خبریں سپرد اشاعت کیں اور اس طرح پندرھویں صدی ہجری کے اس نہایت اہم واقعہ کو دنیا بھر میں غیر معمولی شہرت نصیب ہوئی جو خدا کے تصرف خاص کے بغیر سراسر مشکل بلکہ غیر ممکن تھی ۔

خلاصہ یہ کہ ہمارے محبوب امام خدا کے فضلوں کے منادی بن کر مراجعت پذیر ہوئے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رقم فرمودہ مندرجہ ذیل دعائیہ اشعار ایک بار پھر زندہ حقیقت میں ڈھل گئے کہ :

بنائی تو نے پیارے میری ہر بات
دکھائے تو نے احساں اپنے دن رات
ہر اک میداں میں دیں تو نے فتوحات
بد اندیشوں کو تو نے کر دیا مات
ہر اک بگڑی ہوئی تو نے بنا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

ان چند اشارات سے یہ معلوم کرنا چنداں مشکل نہیں کہ احمدیت کی اگلی صدی یقیناً غلبۂ اسلام کی صدی ہو گی ۔ انشاء اللہ ۔

حقیقی اسلام کے غلبہ کی صدی کا :- روح پرور منظر :-

اب آخر میں مجھے یہ بتانا ہے کہ پندرھویں صدی ہجری کا نقشہ عالم کیا ہوگا ؟ کس طرح خدا کے فضل سے احمدی مجاہدوں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے خادموں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور چاکروں کے ذریعہ دنیا کی سب قومیں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مبارک قدموں میں آملیں گی؟ کیونکہ اسلام تمام دلوں کو فتح کرے گا؟ اہل مکہ کتنے جوش وخروش اور ذوق وشوق سے داخل احمدیت ہوں گے؟ ابدال شام ان فتوحات اسلامی کو دیکھ کر بے ساختہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل پر درود بھیجیں گے اور کس شان و شوکت سے روس جیسی عظیم مملکت پر حقیقی اسلام کے پرچم لہرائیں گے۔ اور اشتراکی روس مسلم روس میں بدل جائے گا جہاں ریت کے ذروں کی طرح ہر جگہ احمدی ہی احمدی آباد ہوں گے؟ غلبہ اسلام کے ان تمام مراحل کی نسبت ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں میں تفصیلی روشنی ملتی ہے۔ بطور نمونہ چند پیشگوئیاں ملاحظہ ہوں۔ حضرت اقدس علیہ السلام یقین و معرفت سے لبریز دل کے ساتھ فرماتے ہیں:-

(۱) "مجھے خبر دی گئی ہے کہ اس کشتی میں آخر اسلام کی فتح ہے۔ میں زمین کی باتیں نہیں کہتا کیونکہ میں زمین سے نہیں ہوں بلکہ میں وہی کہتا ہوں جو خدا نے میرے منہ میں ڈالا ہے۔ زمین کے لوگ خیال کرتے ہوں گے کہ شاید انجام کار عیسائی مذہب دنیا میں پھیل جائے یا بدھ مذہب تمام دنیا پر حاوی ہو جائے مگر وہ اس خیال میں غلطی پر ہیں یاد رہے کہ زمین پر کوئی بات ظہور میں نہیں آتی جب تک وہ بات آسمان پر قرار نہ پائے۔ سو آسمان کا خدا مجھے بتلاتا ہے کہ آخر اسلام کا مذہب دلوں کو فتح کرے گا"

(پیغام صلح ص۶۳ تالیف مئی ۱۹۰۸ء)

(۲) "اِنِّیْ اَرٰی اَنَّ اَھْلَ مَکَّۃَ یَدْخُلُوْنَ اَفْوَاجًا فِیْ حِزْبِ اللّٰہِ الْقَادِرِ الْمُخْتَارِ وَھٰذَا مِنْ رَّبِّ السَّمَاءِ وَعَجِیْبٌ فِیْ اَعْیُنِ اَھْلِ الْاَرَضِیْنَ۔"

(نور الحق حصہ دوم ص۱۰ مطبوعہ ۱۸۹۴ء)

یعنی میں دیکھتا ہوں کہ اہل مکہ خدائے قادر کے گروہ میں فوج در فوج داخل ہو جائیں گے اور یہ آسمان کے خدا کی طرف سے ہے اور زمینی لوگوں کی نظر میں عجیب۔

(۳) "اللہ جل شانہ نے مجھے خبر دی ہے کہ یصلون علیک صلحاء العرب وابدال الشام ویصلی علیک الارض والسماء ویحمدک اللہ عن عرشہ۔"

(مکتوب حضرت اقدس مندرجہ الحکم جلد ۵ نمبر ۳۲ مورخہ ۳۱ اگست ۱۹۰۱ء ص۶)

ترجمہ:- "تجھ پر عرب کے صلحاء اور شام کے ابدال درود بھیجیں گے زمین و آسمان تجھ پر درود بھیجتے ہیں اور اللہ تعالے عرش سے تیری تعریف کرتا ہے"

(تذکرہ طبع سوم ص۱۶۲)

(۴) "میں اپنی جماعت کو رشیا کے علاقہ میں ریت کی مانند دیکھتا ہوں۔"

(رجسٹر روایات صحابہ جلد ۱۲ ص۱۱۴ تذکرہ طبع سوم ص۸۱۳)

(۵) "اِنِّیْ مَلَکْتُ الشَّرْقَ وَالْغَرْبَ"

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام ص۱۸ تذکرہ طبع سوم ص۴۹۲)

ترجمہ:- میں مشرق و مغرب کا مالک ہوا۔

(۶) "خدا نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا۔ اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا۔ یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گا بہت سی روکیں پیدا ہوں گی اور ابتلا آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دے گا۔ اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے برکت پر برکت دوں گا۔ یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

سو اے سننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا۔"

(تجلیات الٰہیہ ص۱۸ تالیف مارچ ۱۹۰۶ء)

(۷) "خدا تیرے نام کو اس روز تک جو دنیا منقطع ہو جائے۔ عزت کے ساتھ قائم رکھے گا اور تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا۔ میں تجھے اٹھاؤں گا اور اپنی طرف بلاؤں گا پر تیرا نام صفحۂ زمین سے کبھی نہیں اٹھے گا اور ایسا ہوگا کہ سب وہ لوگ جو تیری ذلت کی فکر میں لگے ہوئے ہیں اور تیرے ناکام رہنے کے درپے اور تیرے نابود کرنے کے خیال میں ہیں۔ وہ خود ناکام رہیں گے۔ اور ناکامی اور نامرادی میں مریں گے لیکن خدا تجھے بکلی کامیاب کرے گا اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔ میں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا۔ اور ان کے نفوس و اموال میں برکت دوں گا اور ان میں کثرت بخشوں گا اور وہ مسلمانوں کے اس دوسرے گروہ پر تا روز قیامت غالب رہیں گے جو حاسدوں اور معاندوں کا گروہ ہے۔ خدا انہیں نہیں بھولے گا اور فراموش نہیں کرے گا اور علی حسب الاخلاص اپنا اپنا اجر پائیں گے تو مجھ سے ایسا ہے جیسے انبیاء بنی اسرائیل (یعنی ظلی طور پر ان سے مشابہت رکھتا ہے) تو مجھ سے ایسا ہے جیسی میری توحید۔ تو مجھ سے اور میں تجھ سے ہوں اور وہ وقت آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا بادشاہوں اور امیروں کے دلوں میں تیری محبت ڈالے گا۔ یہاں تک کہ وہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء تبلیغ رسالت جلد اول ص۶۰-۶۱ تذکرہ طبع سوم ص۱۴۱-۱۲۶)

(۸) "خدا تعالیٰ نے اس گروہ کو اپنا جلال ظاہر کرنے کے لئے اور اپنی قدرت دکھانے کے لئے پیدا کرنا اور پھر ترقی دینا چاہا ہے۔ تا دنیا میں محبت الٰہی اور توبہ نصوح اور پاکیزگی اور حقیقی نیکی اور امن اور صلاحیت اور بنی نوع کی ہمدردی کو پھیلا دے سو یہ گروہ ایک خاص گروہ ہوگا اور وہ انہیں اپنی روح سے قوت دے گا اور انہیں گندی زیست سے صاف کرے گا اور ان کی زندگی میں ایک پاک تبدیلی بخشے گا۔ وہ جیسا کہ اس نے اپنی پاک پیشگوئیوں میں وعدہ فرمایا ہے اس گروہ کو بہت بڑھائے گا۔ اور ہزارہا صادقین کو اس میں داخل کرے گا۔ وہ خود اس کی آبپاشی کرے گا اور اس کو نشوونما دے گا یہاں تک کہ ان کی کثرت اور برکت نظروں میں عجیب ہو جائے گی اور وہ اس چراغ کی طرح جو اونچی جگہ رکھا جاتا ہے۔ دنیا کی چاروں طرف اپنی روشنی پھیلائیں گے اور اسلامی برکات کے لئے بطور نمونہ کے ٹھہریں گے وہ اس سلسلہ کے کامل متبعین کو ہر ایک قسم کی برکت میں دوسرے سلسلہ والوں پر غلبہ دے گا اور ہمیشہ قیامت تک ان سے ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے جن کو قبولیت اور نصرت دی جائے گی۔ اس رب جلیل نے یہی چاہا ہے وہ قادر ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے ہر یک طاقت اور قدرت اسی کو ہے۔"

(مجموعہ اشتہارات حضرت مسیح موعودؑ جلد اول ص۱۹۸)

(۹) "اے تمام لوگو! سن رکھو کہ یہ اس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا۔ اور

(باقی ص۲۴ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گوہر تھے وہ مسیحِ محمدؐ کی کان کے

تین عظیم مجاہدین کی یاد میں!

امسال جماعت کے تین نامور، مخلص، فدائی اور کہنہ مشق علمائے دین یعنی محترم مولانا چراغ دین صاحب فاضل مربی صوبہ سرحد ۲۰ جولائی ۱۹۸۳ء کو، محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد ۵ اگست ۱۹۸۳ء کو اور محترم مولانا محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی سابق مربی سلسلہ فیصل آباد وانچارج شعبہ رشتہ ناطہ نظارت اصلاح وارشاد ۱۴ اگست ۱۹۸۳ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ ان کی یاد میں مندرجہ ذیل شعر ہوگئے جو قارئین کی خدمت میں ان کی دعائے مغفرت کے لئے پیش ہیں۔

(محمد صدیق امرتسری)

محترم مولانا محمد صدیق صاحب امرتسری

سابق مبلغ مغربی افریقہ وجزائر فجی

فانی ہے یہ جہان ہر اک شئے ہے بے ثبات
قائم ہے اک خدائے محمدؐ کی پاک ذات
اللہ کو پیارے ہوگئے بھائی ہمارے تین
مالک اور اسماعیل تھے وہ اور چراغ دین
تینوں علومِ دین کے ماہر تھے بے گماں
تینوں کی لاجواب تھیں شیریں بیانیاں
تینوں تھے وقفِ خدمتِ اسلام کے لئے
دن رات، صبح و شام فقط کام کے لئے

مردانِ باخدا تھے وہ تقویٰ سے شعار تھے
شیریں سخن مربّی تھے دیں کے منار تھے

گوہر تھے وہ مسیحِ محمدؐ کی کان کے
خدام جاں نثار شہِؐ دوجہان کے
ہر رزم و بزم کے وہ عجب شہسوار تھے
ہر دم فدا "امام" پہ پروانہ وار تھے
رمضاں میں ان کے درس و تقاریر یاد ہیں
قرآں کی آیتوں کی تفاسیر یاد ہیں
مورد رہے وہ اللہ کے فضلوں کے تاحیات
کتنے ہی دیکھے اُس کے نشانات و معجزات
ہیں یاد اب بھی اُن کی وہ شب زندہ داریاں
وقتِ دعا خدا کے حضور آہ و زاریاں

کی مال کی نہ عزت و شہرت کی کوئی چاہ
کرلی بس اختیار خلوص و وفا کی راہ

ہر کہہ و مہ کو حق کا وہ پیغام دے گئے
دیں کے عجیب کام سرانجام دے گئے
خدمات اُن کی کرنا الٰہی سبھی قبول
تیرے نبیؐ کے باغ کے تھے وہ حسین پھول
کس طرح مجھ سے اُن کے شمائل ہوں سب بیاں
کوزے میں بند کیسے ہو دریا ہے بے کراں
تھا اک شہید دوسرے تھے غازیانِ دیں
گفتار بھی حسین تھی کردار بھی حسیں
اے منبعِ عطا و سخا، اے مرے خدا
اُن کے لئے ہماری ہے تجھ سے یہ التجا

فردوس میں انہیں ہوں وہ سب نعمتیں عطا
جو غازیوں کی اور شہیدوں کی ہے جزاء

○

ہم نے چمنِ دین کو سینچا ہے لہو سے

○

یارب وہ زباں دے جو کرے دل پہ اثر بھی
طوفانِ سرشک آنکھ میں، سینے میں شرر بھی
ہم نے چمنِ دین کو سینچا ہے لہو سے
مہکیں گے یہاں پھول بھی، شاداب شجر بھی
خود پرچمِ اسلام کو ہاتھوں میں تھما کر
رکھ دی ہے مقدّر میں ہمارے ہی ظفر بھی
معمور تری رحمت و برکت سے ہو یارب
اک مردِ مجاہد کا یہ مشرق کا سفر بھی
پُرخار ہے گر راہ تو راہی بھی ہے پُرعزم
اور جرأتِ حق گوئی میں یکتائے ہنر بھی
بے خوف بناتا ہے بس اک خوفِ خدا ہی
بڑھ کر نہیں تقویٰ سے کوئی زادِ سفر بھی

نادرؔ ہے ترے لطف و عنایات کا طالب
یارب تری رحمت کی نظر اک ادھر بھی

مکرم محمد اسمٰعیل نادر قریشی

راولپنڈی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فجی کو ایک لحاظ سے کرۂ ارض کے کنارے کی حیثیت حاصل ہے

بلحاظ کیلنڈر تاریخ متعین کرنیوالا جغرافیائی خط اس کے ایک جزیرہ میں سے گزرتا ہے

انٹرنیشنل ڈیٹ لائن کو حاصل ہونے والی ایک نئی تاریخ ساز اہمیت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا حالیہ دورۂ مشرق جس میں آپ اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے سنگاپور، جزائر فجی، آسٹریلیا اور سری لنکا تشریف لے گئے اپنی عظیم الشان برکات اور دور رس انقلاب انگیز اثرات کے لحاظ سے ایک تاریخ ساز دورہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس دورہ کی اہمیت اس امر سے ہی ظاہر ہے کہ یہ کسی خلیفۃ المسیح کا مشرق کی جانب پہلا سفر تھا۔ اس لحاظ سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پہلے خلیفہ ہیں جنہیں اسلام کا پیغام مشرق کے آخری کناروں تک بنفس نفیس خود پہنچانے کا خصوصی شرف حاصل ہوا۔

پھر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ دورۂ مشرق اس لحاظ سے بھی بلے انداز عظمت و اہمیت کا حامل اور ایک مہتم بالشان نشانِ صداقت کی حیثیت رکھتا ہے کہ اس کے دوران حضور فجی کے اس جزیرہ میں تشریف لے گئے جس میں سے بلحاظ کیلنڈر تاریخ اور دن متعین کرنے والا جغرافیائی خط گزرتا ہے۔ یہ فرضی جغرافیائی خط "انٹرنیشنل ڈیٹ لائن" کے نام سے موسوم ہے۔ اسی ڈیٹ لائن کی وجہ سے ہی فجی کے "تاوے یونی" نامی اس جزیرہ کو جس میں سے یہ ڈیٹ لائن گزرتی ہے دنیا کا کنارا کہا جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ جزیرہ خشکی کا وہ واحد آباد ٹکڑا ہے جس میں سے یہ ڈیٹ لائن گزرتی ہے اور یہیں سے پورے کرۂ ارض کے لئے نئے دن کی تاریخ متعین ہوتی ہے۔ اس آباد جزیرہ کے سوا جس کی آبادی بہت مختصر ہے یہ ڈیٹ لائن اس طرح کھینچی گئی ہے کہ یہ اکثر و بیشتر سمندر پر ہی سے گزرتی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ۲۲ ستمبر ۱۹۸۳ء کو مع اہل قافلہ اس انٹرنیشنل ڈیٹ لائن کو ظاہر کرنے والے یادگاری نشان پر تشریف لے گئے۔ حضور کے یہاں تشریف لے جانے اور اس جزیرے کے مقامی احمدیوں کو ملاقات کا شرف عطا کرنے سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو منجانب اللہ ملنے والی بشارت:۔

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

کا ایک اور نہایت مہتم بالشان عملی ظہور منصۂ شہود پر آیا۔

حضور ایدہ اللہ کے ۲۲ ستمبر ۱۹۸۳ء کو زمین کے بین الاقوامی طور پر مسلمہ اس کنارا پر بنفس نفیس تشریف لے جانے سے (جہاں جماعت احمدیہ بفضل اللہ تعالیٰ پہلے سے قائم ہے) اس ڈیٹ لائن کو نئی تاریخی اہمیت حاصل ہوئی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو وہاں تشریف لے جانے کی توفیق عطا فرما کر اور اس ڈیٹ لائن کو ایک مہتم بالشان نشانِ صداقت کے ساتھ وابستہ کر کے اس فرضی خط کو ایک لازوال تاریخی حقیقت میں تبدیل کر دکھایا ہے۔

"ڈیٹ لائن" کیا ہے، اس کی ضرورت کیوں پیش آئی اور اس سے کیا فائدہ حاصل کرنا مقصود ہے؟ ان سوالوں کا جواب معلوم کرنے کے لئے ایک عام آدمی کے لئے اتنا جاننا کافی ہے کہ کرۂ ارض کی سطح پر جغرافیہ دانوں نے مختلف قسم کے فرضی خطوط کھینچے ہیں جو مختلف النوع جغرافیائی اہمیتوں کے حامل ہیں۔ یہ خطوط جیسا کہ ہر تعلیم یافتہ شخص جانتا ہے خطوط طول البلد، عرض البلد، خط استوا، خطِ جدی، خط سرطان وغیرہ کہلاتے ہیں۔ انہی فرضی خطوط کی مدد سے ایک بین الاقوامی معاہدہ کے تحت ایک اور خط بھی کھینچا گیا ہے۔ جس سے کرۂ ارض پر نئے دن اور تاریخ کی تبدیلی متعین کرنے میں مدد لی جاتی ہے۔ اس خط کو ڈیٹ لائن یا کیلنڈر لائن کہا جاتا ہے۔ سو گویا یہ وہ خط یا حد فاصل ہے جہاں بین الاقوامی سہولت کے پیشِ نظر تاریخ میں تبدیلی کا عمل واقع ہوتا ہے۔ ڈیٹ لائن سطح زمین پر شمالاً جنوباً ۱۸۰ درجہ خط نصف النہار میں کسی قدر ترمیم کر کے بحر الکاہل پر اس طرح کھینچی گئی ہے کہ یہ حتی الامکان خشکی کے آباد علاقوں کو چھوڑتے ہوئے اکثر و بیشتر سمندر ہی کے اوپر سے گزرے۔

ڈیٹ لائن کا فائدہ یہ ہے کہ جب سمندری جہاز سفر کرتے ہوئے اسے عبور کرتے ہیں تو مشرق یا مغرب کی سمت کے لحاظ سے اپنے کیلنڈر کی تاریخ کو آگے یا پیچھے کر کے تبدیل کر لیتے ہیں اور اس طرح انہیں معلوم ہو جاتا ہے کہ ہم اس وقت جس کرۂ ارض میں داخل ہوئے ہیں وہاں کونسی تاریخ ہے۔ وہ اس حساب سے ہی اپنا سفر جاری رکھتے ہیں۔ اس کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ کرۂ ارض کے آباد علاقوں کو تاریخ کی اچانک تبدیلی سے محفوظ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ پھر ایک اور فائدہ ڈیٹ لائن کا یہ بھی ہے۔ کہ اس طرح ALEUTIAN جزائر اور الاسکا کی تاریخ اور دن امریکہ کے تاریخ اور دن کے مطابق یکساں رہتے ہیں اور اسی طرح جنوبی سمندر کے بعض جزائر کی تاریخ اور دن میں آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کی تاریخ اور دن میں مطابقت اور یکسانیت پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

دائیں طرف کے نقشے میں گہری لائن ڈیٹ لائن ہے یہ لائن ۱۸۰° خط نصف النہار پر واقع ہے دائرہ فجی کے اس آباد جزیرہ کو ظاہر کر رہا ہے جہاں سے ڈیٹ لائن گزرتی ہے۔ اور جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تشریف لے گئے

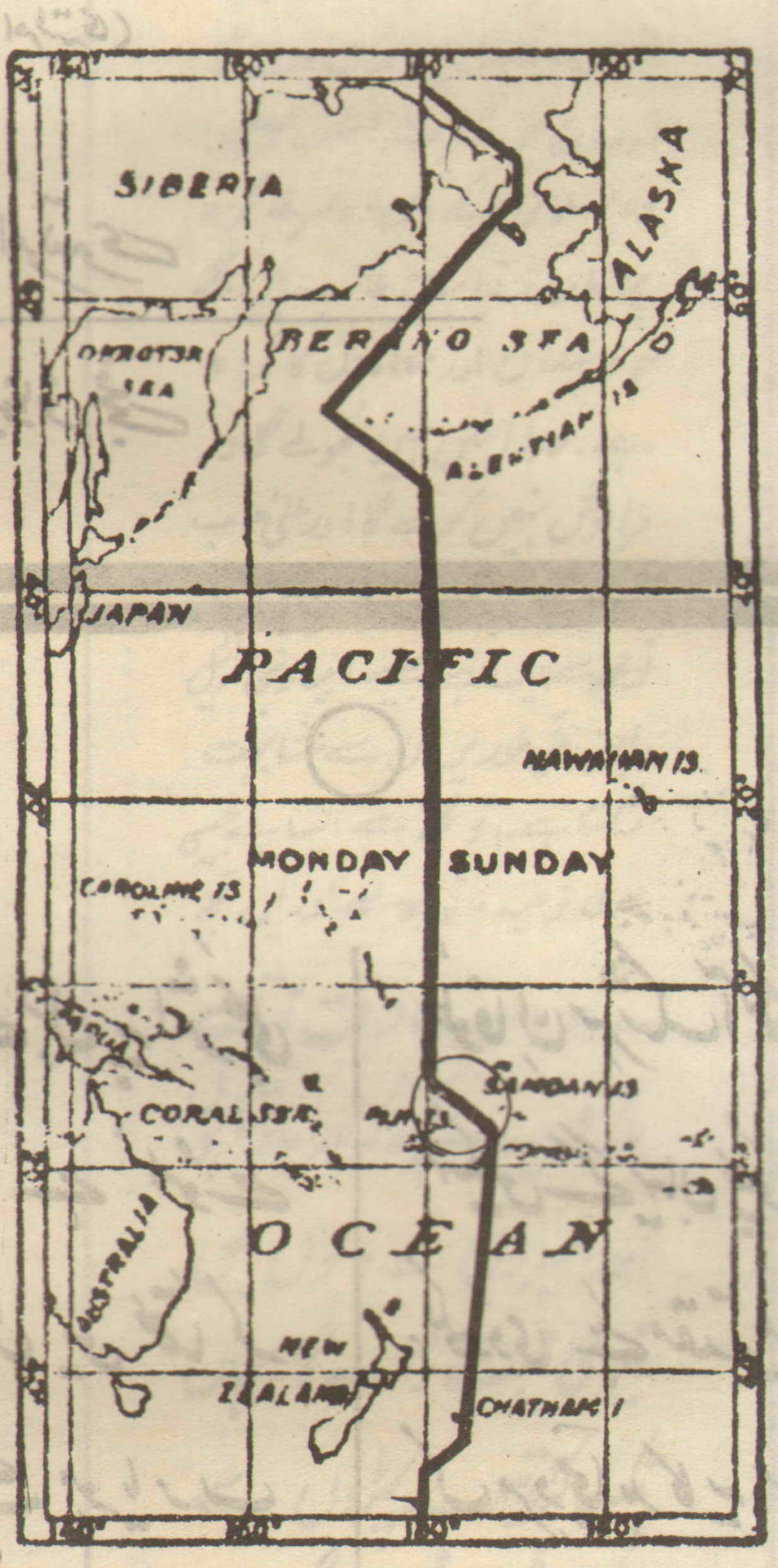

ربوہ میں آپ کے جیولرز
پاک گولڈ سمتھ
میاں عبدالمنان ناصر ابن میاں عبدالسلام صاحب
نزد جمال بیکری
گولبازار ربوہ
۵۴۹/۵۵۰

دُنیا کے ایک نئے براعظم میں پہلی احمدیہ مسجد اور مشن ہاؤس کے سنگِ بنیاد کی بابرکت تقریب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سڈنی (آسٹریلیا) کے قریب خانۂ خدا کی تعمیر کا مقدس و مبارک آغاز

حضور ایدہ اللہ مسجد کی بنیاد میں کونکریٹ ڈال کر تعمیر کا آغاز فرما رہے ہیں

بنیاد رکھنے کے بعد اجتماعی دعا کا منظر

حضور سنگِ بنیاد رکھنے سے قبل مقامی احمدی احباب کے ہمراہ

حضرت مولوی محمد حسین صاحب مسجد کی بنیاد میں کونکریٹ ڈال رہے ہیں

سنگِ بنیاد سے چار روز قبل مسجد کے قطعۂ زمین کا ایک منظر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اُسلام کی امتیازی خصوصیات“ کے موضوع پر خطاب

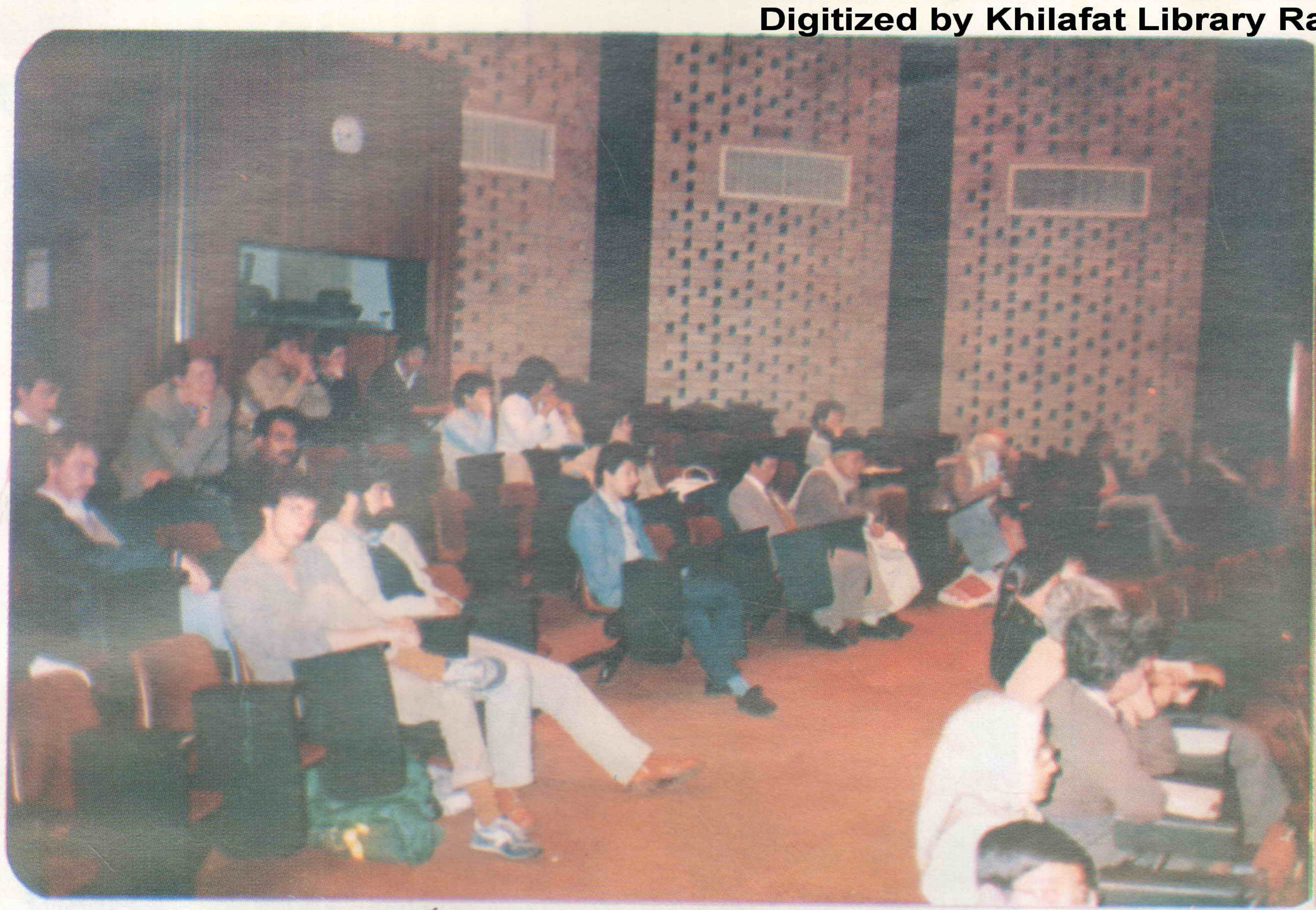

یونیورسٹی کے وسیع و عریض ہال میں سامعین لیکچر سننے میں مصروف ہیں۔

آسٹریلیا میں

اسلام کے پیغام کی وسیع پیمانہ پر اشاعت

آسٹریلین نیشنل یونیورسٹی کینبرا میں حضور کے علمی لیکچر کے بعض مناظر

سامعین کا ایک اور منظر

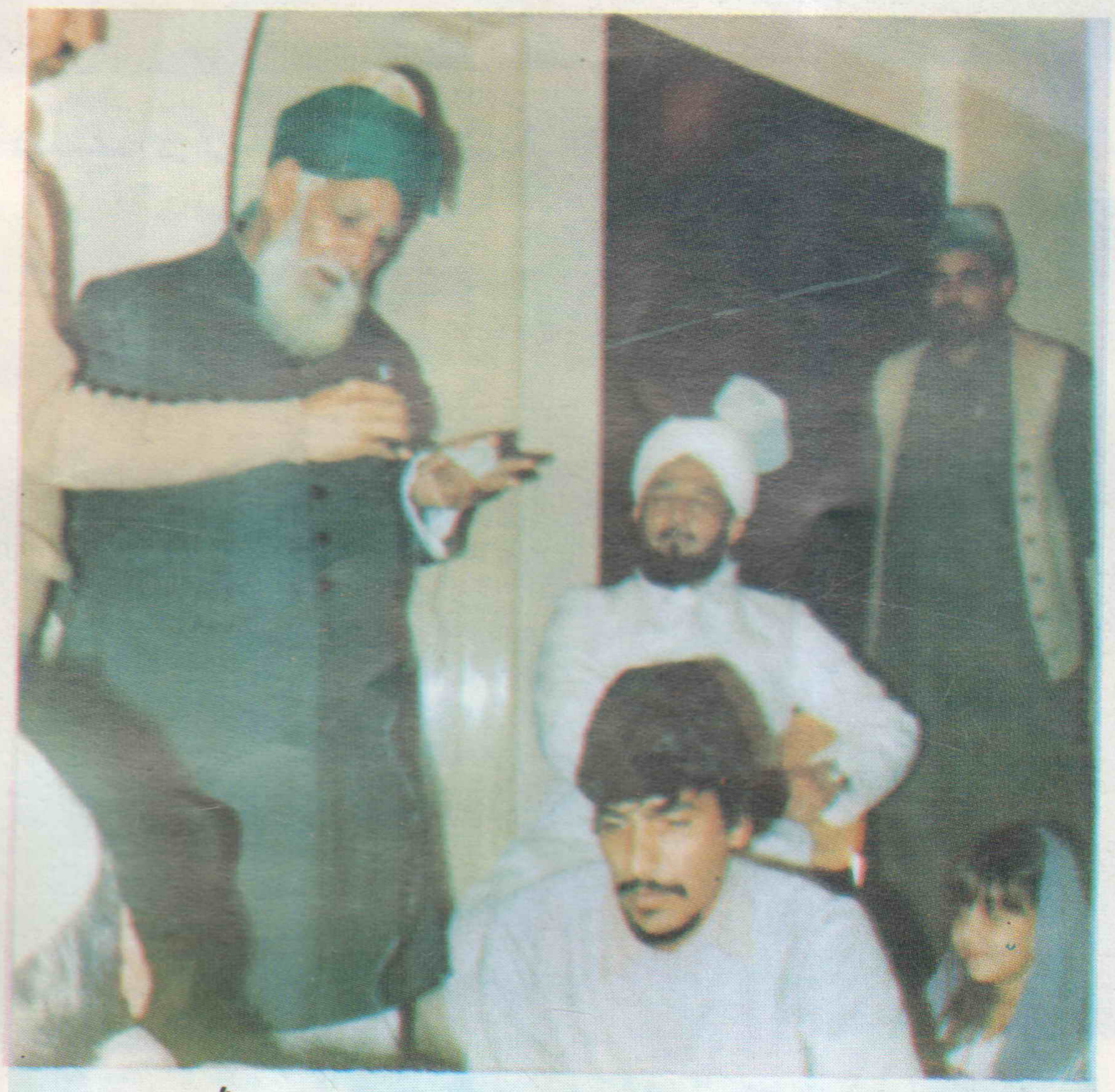

حضرت مولوی محمد حسین صاحب آسٹریلیا کے احباب کو حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ کی روایات سنا رہے ہیں۔

یونیورسٹی میں لیکچر کے بعد حضور ایدہ اللہ سے ایک آسٹریلین سکالر مصافحہ کا شرف حاصل کر رہے ہیں

لیکچر کے بعد حضور اجلاس کے صدر پروفیسر رابرٹ بازنر سے تبادلہ خیالات فرما رہے ہیں

سنگاپور، ملائشیا، انڈونیشیا اور سری لنکا میں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی تبلیغی اور تربیتی مصروفیات کے مناظر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احبابِ جماعت سے ملاقات، معززین سے تبادلۂ خیالات، پریس کانفرنس سے خطاب

حضور ایدہ اللہ سنگاپور میں جماعتی ملاقات کے دوران خطاب فرما رہے ہیں

حضور سنگاپور کے ایک معزز شہری ڈاکٹر بینی لین سے باتیں کر رہے ہیں

حضور مسجد احمدیہ سنگاپور کے آرکیٹکٹ مسٹر لی کم کِٹ کو ہدایات دے رہے ہیں

کولمبو (سری لنکا) میں پریس کانفرنس سے خطاب

سنگاپور ائرپورٹ پر جماعت کے نیشنل پریذیڈنٹ محمد سالکین حضور کا استقبال کر رہے ہیں

حضور ایدہ اللہ اراکینِ وفد کے ہمراہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سنگاپور میں مجالسِ عرفان

جماعتی عہدیداروں اور احبابِ جماعت سے خطاب

مشرقی ممالک کے احباب کی خوش بختی کے خوشکن مناظر

حضور ایدہ اللہ مجلس خدام الاحمدیہ سبا کے قائد احمد بن یوسف بیسی من صاحب سے گفتگو فرما رہے ہیں

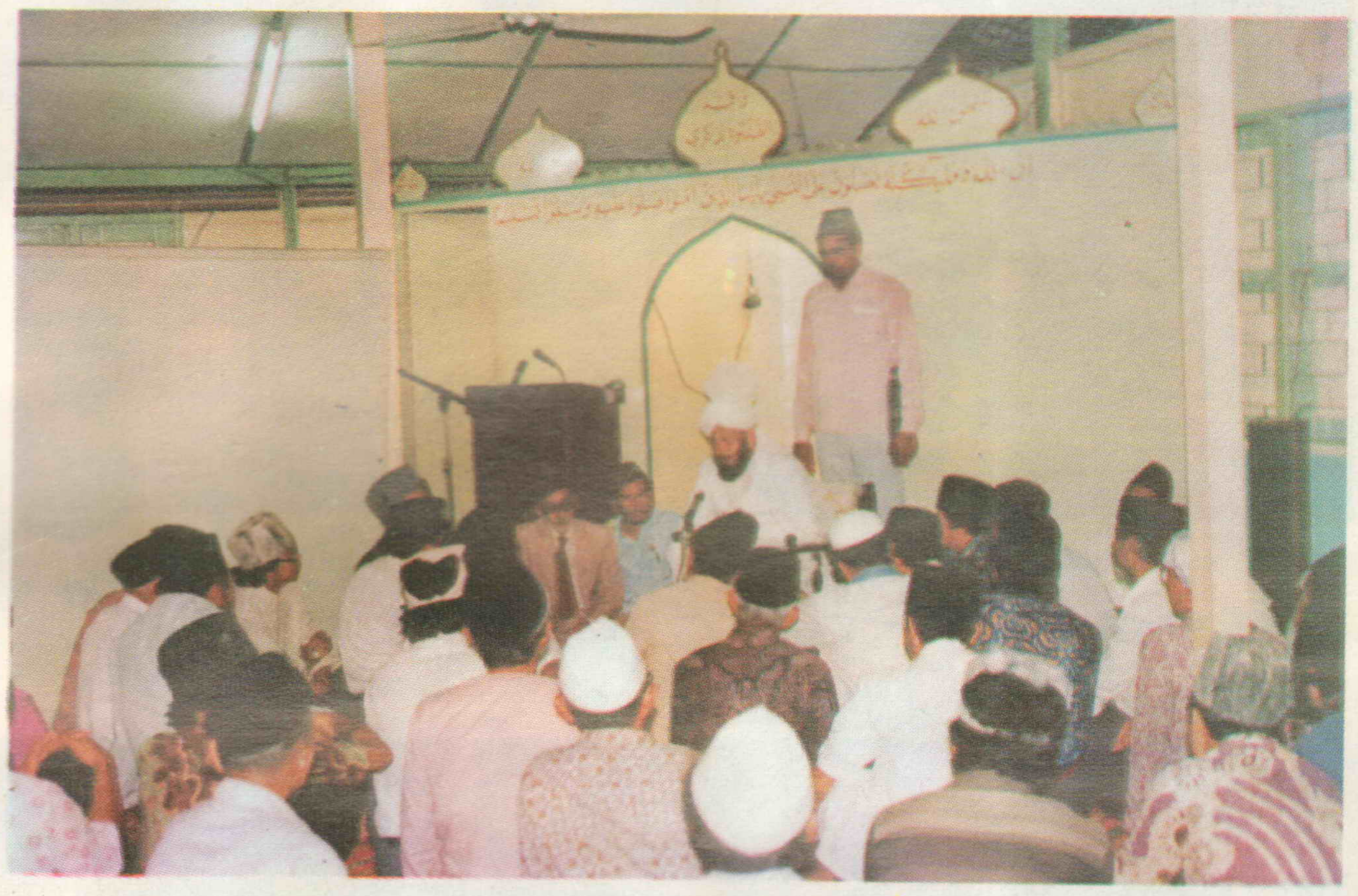

حضور کا مسجد احمدیہ سنگاپور میں منعقدہ مجلس عرفان سے خطاب

حضور ایدہ اللہ سنگاپور پہنچنے پر ائیرپورٹ کے وی آئی پی لاؤنج میں احباب جماعت کے درمیان تشریف فرما ہیں

سنگاپور، ملائشیا، انڈونیشیا اور سبا کے قائدین خدام الاحمدیہ اپنے آقا کے ہمراہ کھڑے ہیں

مسجد احمدیہ سنگاپور میں مجلسِ عرفان کا ایک اور منظر

حضور ایدہ اللہ سنگاپور، ملائشیا اور انڈونیشیا کے بعض احمدی احباب کے درمیان

حضور سنگاپور سے روانگی سے قبل پیراماؤنٹ ہوٹل میں خدمات سرانجام دینے والے خدام کے درمیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا تاریخ ساز دورۂ مشرق

عالمی اخبارات کے آئینہ میں

مختلف ممالک کے اخبارات میں شائع ہونے والی بعض خبروں کے تراجم اور اُن کی تصویری جھلکیاں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا حالیہ دورۂ مشرق جو ۸ ستمبر سے ۱۳ اکتوبر ۱۹۸۳ء تک جاری رہا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے خوشکن نتائج اور انقلاب انگیز اثرات کے لحاظ سے ایک تاریخ ساز دورہ ثابت ہوا۔ حضور نے اپنے اس دورہ میں مشرق کے آخری کناروں تک اسلام کا پیغام نہایت مؤثر انداز میں پہنچانے کی غیر معمولی توفیق پائی۔ دنیا کے مختلف ممالک کے اخبارات نے اس دورے کا بطور خاص نوٹس لیا اور اس کے متعلق چھ چھ آٹھ آٹھ کالموں پر پھیلی ہوئی بہت تفصیلی خبریں اور بڑے بڑے فوٹو خاص اہتمام سے شائع کئے۔ اور خاص طور پر اس حقیقت کو اُجاگر کیا کہ خدائی وعدوں کے بموجب اسلام مستقبل قریب میں دنیا کے آخری کناروں تک چھا جائے گا اور عملاً بنی نوع انسان کے واحد مذہب کی حیثیت اختیار کرے گا۔

ہم ذیل میں مختلف ممالک کے بااثر اخبارات میں شائع ہونے والی تفصیلی خبروں کا ترجمہ اور ان کا عکس ہدیۂ قارئین کر رہے ہیں۔ دنیا بھر کے اخبارات کی ایسی تمام خبروں کا احاطہ کرنا ہمارے لئے ممکن نہ تھا اس لئے ہم صرف بعض منتخب خبروں کے تراجم شائع کرنے پر اکتفا کر رہے ہیں:

آسٹریلیا — روزنامہ "دی سڈنی مارننگ ہیرلڈ" ۲۸ ستمبر ۱۹۸۳ء

"اسلام کی طرف سے ہمارے جذبۂ تفاخر پر تند و تیز اعتراض"

(رابرٹ تھامسن کے قلم سے)

The Sydney Morning Herald, Wednesday, September 28, 1983 Page 5

A Moslem tilt at our pride

By ROBERT THOMSON

The Fourth Successor of the Promised Messiah, Hazrat Mirza Tahir Ahmad, expects that most Australians will not take him seriously: "I know that. You find it in many places."

As spiritual leader of 13 million Ahmadi Moslems, Hazrat Sahib ("sahib" meaning a person of respect), 54, finds that his lifestyle has changed radically from his London university days when he had a penchant for squash and back-packing.

"What I am doing now is a very different thing. I am a humble person. When I am shown respect, also show respect. I will let people walk out of a room before me," he said yesterday.

"As far as the responsibility goes, I have no problems in handling it."

The Ahmadiyya Movement was founded in 1889 by Hazrat Sahib's grandfather, Hazrat Mirza Ghulam Ahman, who declared himself a prophet and is regarded by the religion's followers as the promsied messiah.

Hazrat Sahib's relationship with the founder of the religion is said to be "incidental" in his rise to leader. He was elected last year and has his headquarters in the East Punjab region of Pakistan.

Mainstream Moslems consider its founder to be a heretic.

The movement has about 500 members in Australia.

He expects a reluctance to accept his message during his fortnight in Australia, which he regards as one of the world's most secular and materialistic societies.

"We are going to launch a campaign to rectify the attitude," he said.

Hazrat Sahib predicts a "nuclear calamity" for the world unless people correct their lifestyles.

"I believe that people who have gained high material advancement are looking down from their ivory towers of pride. They do not accept our religion because of their pride.

"You are going to need a worldwide calamity to break that pride and make people look again. Then you will have the right frame of mind."

He said his followers are not permitted to retaliate when persecuted for their religion: "They have been stoned and half buried in earth, and they have died happily and smiling."

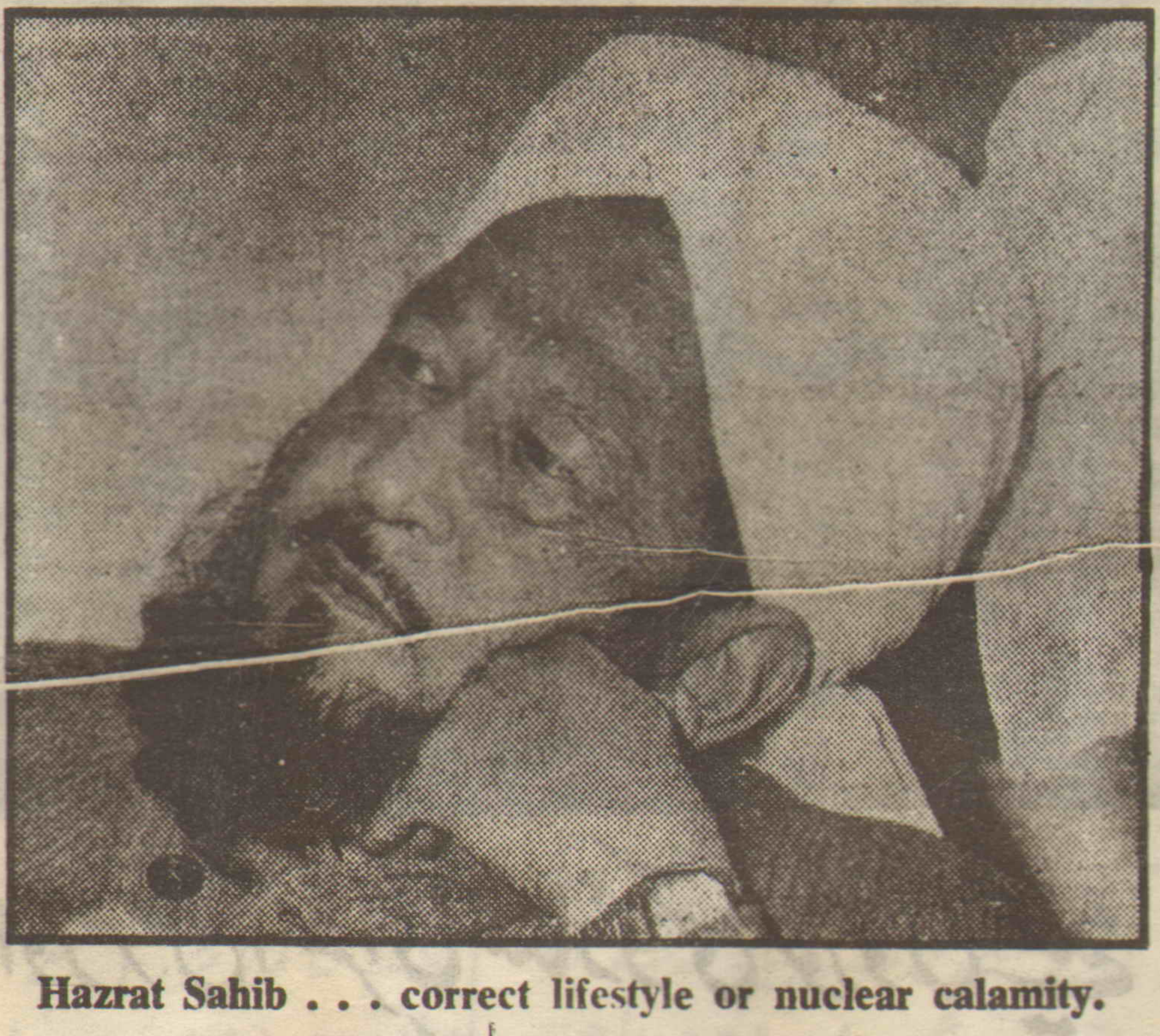

Hazrat Sahib . . . correct lifestyle or nuclear calamity.

مسیح موعودؑ کے چوتھے خلیفہ حضرت مرزا طاہر احمد جانتے ہیں کہ آسٹریلیا کے اکثر لوگ چنداں ان باتوں کو اہمیت نہیں دیں گے۔ انہوں نے کہا:۔ "مجھے پہلے ہی اس کا علم ہے تم اکثر جگہوں پر ایسا ہی رویہ دیکھو گے"۔ ایک کروڑ تیس لاکھ احمدی مسلمانوں کے روحانی پیشوا کی حیثیت سے ۵۴ سالہ حضرت صاحب (یاد رہے "صاحب" کے معنے ہیں واجب الاحترام ہستی) اُس زمانہ کے مقابلہ میں جبکہ آپ لندن یونیورسٹی میں زیر تعلیم تھے اور اسکواش کی طرف میلان رکھتے تھے اور پیٹھ کے ساتھ اپنا سامان باندھ کر سیر و سیاحت کے عادی تھے۔ اب اپنی زندگی کے سٹائل کو بالکل بدلا ہوا پاتے ہیں انھوں نے کل گفتگو کے دوران فرمایا۔ "اب میری مصروفیات پہلے کے مقابلہ میں بہت مختلف نوعیت کی ہیں۔ میں ایک عاجز انسان ہوں جب کوئی مجھ سے احترام سے پیش آئے تو میں بھی اس کے ساتھ احترام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے پیش آتا ہوں۔ میں لوگوں کو احتراماً کمرہ سے پہلے باہر جانے دوں گا اور خود ان کے بعد باہر آؤں گا"

نیز مزید فرمایا:۔

"جہاں تک میری موجودہ ذمہ داری کا تعلق ہے اس کی ادائیگی میں مجھے کسی دقّت یا مشکل کا سامنا نہیں کرنا پڑتا"۔

جماعت احمدیہ کو حضرت صاحب کے دادا حضرت مرزا غلام احمد نے ۱۸۸۹ء میں قائم کیا تھا۔ انہوں نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔ ان کے متبعین ان کے مسیح موعود ہونے پر ایمان رکھتے ہیں۔

امام جماعت کے منصب پر فائز ہونے میں بانی سلسلہ احمدیہ کے ساتھ حضرت صاحب کے جدی رشتہ کا کوئی دخل نہیں ہے۔ یہ رشتہ اپنی جگہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ گزشتہ سال اس منصب پر انتخاب کے ذریعہ فائز ہوئے ہیں۔ آپ کا ہیڈ کوارٹر یعنی مرکز پاکستان کے صوبہ پنجاب کے مشرقی حصہ میں واقع ہے دوسرے مسلمان جو اکثریت میں ہیں اس جماعت کے بانی کو کافر قرار دیتے ہیں۔

آسٹریلیا میں اس جماعت کے افراد کی تعداد قریباً پانچ سو ہے۔

حضرت صاحب اچھی طرح جانتے ہیں کہ آسٹریلیا میں ان کے پندرہ روزہ قیام کے دوران ان کے پیغام کو قبول کرنے میں بہت کچھ ہچکچاہٹ اور تامل کا اظہار ہوگا۔ آپ آسٹریلین معاشرہ کو کرہ ارض کے انتہائی دنیادار اور مادہ پرستانہ معاشروں میں شمار کرتے ہیں۔

آپ نے فرمایا:۔

"ہم اس رویّہ کو درست کرنے کے لئے ایک زبردست مہم چلانے کا ارادہ رکھتے ہیں"۔

حضرت صاحب نے متنبہ کیا کہ جب تک لوگ اپنی زندگی کے اطوار نہیں بدلیں گے دنیا کو ایٹمی تباہی سے دوچار ہونا پڑے گا۔ آپ نے فرمایا میرا مشاہدہ یہ ہے کہ جو لوگ مادی ترقی کی انتہائی بلندیوں کو چھونے میں کامیاب ہوگئے ہیں وہ خود مباہات اور گھمنڈ کے عالی شان میناروں میں بیٹھ کر دوسروں کو حقارت کی نگاہ سے دیکھنے کے عادی بن چکے ہیں۔ وہ اپنے اس تکبر کی وجہ سے ہمارے مذہب کو قبول کرنے کی طرف مائل نہیں ہوتے۔ اس تکبر کے ٹوٹنے کے لئے تم ایک عالمی تباہی کی ضرورت کو دعوت دے رہے ہو۔ اس کے بعد ہی تم دوسروں کو خاطر میں لاؤ گے اور اُس وقت ہی تمہیں صحیح ذہنیت نصیب ہوگی۔

آپ نے بتایا کہ آپ کے متبعین کو اگر مذہب کی وجہ سے تشدد کا نشانہ بنایا جائے تو انہیں اس امر کی اجازت نہیں ہے کہ وہ تشدد کا جواب تشدد سے دیں۔ انہیں زمین میں آدھا گاڑ کر سنگسار بھی کیا گیا ہے تو انہوں نے مسکراتے ہوئے ہنسی خوشی جان دی ہے۔

(دی سڈنی مارننگ ہیرلڈ
مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۹۸۳ء ص۵)

(بقیہ پیشگوئیاں)

حجت اور برہان کے رُو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ قیامت آجائے گی......... دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۶-۶۷)

نرینہ اولاد سے محروم، بے اولاد اور مرض اٹھرا کی شکار دُکھی عورتوں کیلئے

۱۹۱۱ سے ایک ہی نام ھوالشافی دواخانہ حکیم نظام جان

حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون نمبر ۳۹۹۷۔ اقصیٰ چوک ربوہ فون ۵۵۸

روزنامہ الفضل ربوہ۔ جلسہ سالانہ نمبر ۱۹۸۳ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

THE AUSTRALIAN Thursday September 29 1983 – 9

Ahmadis right to religious tolerance under attack

Religion

JAMES S. MURRAY

A "WARNING" has appeared in Australia's mosques: "It is the unanimous verdict of all Islamic scholars that 'Ahmadis' . . . are Kaffirs because they believe an impostor, Ghulam Ahmad, to be a prophet and a reformer."

It goes further: "To attend meetings of Ahmadis is a sin as it encourages them to spread falsehood against our Prophet (Mohammad) and Islam."

Whether such warnings, publicly exhibited inside mosques, should he held to offend against the anti-discrimination laws in a number of States is a matter yet to be decided. What needs no testing, however, is the animus of the Australian Federation of Islamic Councils to this sect, which has as few as 500 adherents in Australia but which is growing strongly in Europe, the United States and Africa, more among disenchanted Christians than disgruntled Moslems.

Last Friday a viruiant sermon against the Ahmadis – as Kaffirs or Infidels – was preached in the Surry Hills mosque in Sydney, its focus being the laying of the foundation stone of a new Ahmadi mosque in outer Sydney tomorrow by the Ahmadi leader, Hazrat Mirza Tahir Ahmad, a stately Pakistani in a white turban.

He is the spiritual head of 10 million Ahmadi Moslems in 80 countries. The Ahmadis share what, to orthodox Moslems, Christians and Jews, will seem a quaint belief: that the Messiah has already come again in the person of Hazrat Mirza Ghulam Ahmad, who flourished from 1835 to 1908 in what is now Pakistan.

Aware that in all religions "there are prophecies about a Great Teacher who appears in the latter days", Ghulam Ahmad claimed to be not only the "second advent of Krishna" expected in the Hindu scriptures, but the Buddha, for these unenlightened times; the Messiah, Jesus Christ, whose Second Coming is presaged in the New Testiment; and the Promised Mahdi and Promised Maseeh which both the Koran and the prophet Mohammed told Moslems to await.

In so doing, of course, he put himself on a collision course with almost every orthodox religious system in the world.

Even the Jews, still expecting Messiah to come, must see in such claims an impertinence at least, falling little short of blasphemy.

Nonetheless the leader of the Ahmadiyya Movement, while he exudes great confidence in his elect position as Khalifa of his Islamic followers, imparts no sense of menace to believers. He suggests the persecution which the Ahmadis have already suffered makes them similar to the early Christians, and that they will also win acceptance in the end.

Harassment proposed

Under General Zia in Pakistan they no longer face punative action though they are classed as "heretics" and no proper sect of Islam itself; but the orthodox Islamic clergy urge their prohibition. Ahmadis, who are taught loyalty to their own country as a tenet of faith, posed no threat to Zia.

One of their founders' prophecies foretold that a great leader would arise, persecute them for the beliefs and then die in his 52nd year. They recognise Ali Bhutto as this leader, and to quote the present Khalifa: "The fate of Bhutto has done us no harm. The only way we are hindered is in preaching publicly."

Some of that preaching would not merely irritate Moslems. Christians would hardly find the Khalifa's claim that "we offer a better interpretation of the Christian scriptures than anyone else" very digestible, though he also sees the Australian mission – for such it is – expecting "to make inroads among Christians" much more than among "Moslem migrants".

If the trend in the United States is repeated here, the ratio would be as low as one Moslem convert to 99 Christians. But it is not conversion through fear or threat. Their ways are peaceful, and certainly their courtesy and good nature under interrogative fire seem to confirm it. "Never would we raise even an eyebrow to persecution. We are not to defend ourselves when persecuted in the name of religion."

The Ahmadis here should expect no suggestions of violence; and the preaching of sermons proposing harassment by other sects of Islam is an intolerable affront in our open society.

Some Ahmadiyya beliefs are certain to meet Christian derision – for instance, the extraordinary comment that Christ did not really die on the Cross but found his way to Kashmir where he lived to 120, and still has his tomb.

No more beautiful country could have been chosen for the climax to a legend which has had many forms over the centuries. Known as Yuz Aasif, Christ was said to have gone to Kashmir to visit some of the lost Jewish tribes.

The main purpose of the Ahmadiyya Movement's present visitation is to encourage the Australian followers of this faith. Their love of their adopted country is patent, all have become Australian citizens and their right to religious tolerance should be guaranteed.

آسٹریلیا

دی آسٹریلین THE AUSTRALIAN ۱۹۸۳ء

"مذہبی رواداری کا احمدیوں کا حق" حملوں کی زد میں

مذہب

(جیمز ایس۔ مرے)

آسٹریلیا کی مساجد میں ایک "وارننگ" دی گئی ہے۔ "تمام مسلمان علماء کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ احمدی .... کافر ہیں کیونکہ وہ ایک دھوکہ باز (نعوذ باللہ) غلام احمد کو نبی اور مصلح مانتے ہیں!"

اس میں مزید یہ بھی لکھا ہے کہ

"احمدیوں کے اجتماعات میں شامل ہونا گناہ ہے۔ کیونکہ اس سے انکی ہمارے نبی (محمدؐ) اور اسلام کے خلاف جھوٹ پھیلانے کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے"۔

مساجد کے اندر اس قسم کے انتباہی اعلانات کی سرعام نمائش کیا تفرقہ پھیلانے کی ممانعت سے متعلق ان قوانین کی خلاف ورزی نہیں جو مختلف ریاستوں میں نافذ ہیں؟ یہ ایک ایسی بات ہے جس کا فیصلہ ابھی ہونا ہے۔ تاہم جس بات میں کوئی شبہ نہیں وہ

خوف و ہراس پھیلایا جارہا ہے

آسٹریلین فیڈریشن آف اسلامک کونسلز کا اس فرقے سے عناد ہے۔ جس کے آسٹریلیا میں صرف ۵۰۰ پیروکار ہیں۔ لیکن یہ فرقہ یورپ امریکہ اور افریقہ میں دن بدن مضبوط ہوتا جارہا ہے اور اپنے مذہب سے ناخوش عیسائی مذکورہ بالا نوعیت کے متعصب مسلمانوں کی نسبت اس مذہب کو زیادہ قبول کر رہے ہیں۔

گذشتہ جمعہ سرے ہلز سڈنی کی مسجد میں ایک زور دار خطبہ احمدیوں کے خلاف دیا گیا جس میں انہیں کافر قرار دیا گیا۔ اس خطبے کا ہدف سڈنی کے باہر کے علاقے میں ایک احمدیہ مسجد کا سنگِ بنیاد رکھنے کی تقریب تھی۔ یہ سنگِ بنیاد احمدی راہنما حضرت مرزا طاہر احمد رکھیں گے جو سفید پگڑی میں ملبوس ایک پاکستانی ہیں۔

وہ اسی ملکوں میں آباد ایک کروڑ احمدیوں کے روحانی سربراہ ہیں۔ احمدی یہ عقیدہ رکھتے ہیں جو پرانے مسلمانوں، عیسائیوں اور یہودیوں کے نزدیک ایک انوکھا اور خیالی نظریہ ہے کہ مسیح حضرت مرزا غلام احمد کی ذات میں دوبارہ مبعوث ہوچکے ہیں۔

وہ ۱۸۳۵ء سے ۱۹۰۸ء تک اس علاقے میں سرگرم عمل رہے جو اب پاکستان کہلاتا ہے۔

اس بات کے پیش نظر کہ آخری دنوں میں ایک عظیم مذہبی مصلح کی آمد کی پیشگوئیاں موجود ہیں، مرزا غلام احمد نے نہ صرف یہ دعویٰ کیا کہ وہ کرشنا کا دوسرا ظہور ہیں۔ جس کی خبر ہندوؤں کی کتب میں دی گئی ہے بلکہ بدھ بھی ہیں جنہوں نے تاریکی کے اس دور میں آنا تھا۔ نیز وہ مسیح ہیں، جن کی آمد ثانی کی خبر نئے عہد نامہ میں موجود ہے اور مسیح موعود اور مہدی موعود ہیں جن کی آمد کی خبر قرآن اور نبی کریم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے مسلمانوں کو دی اور ان کی آمد کا انتظار کرنے کو کہا۔

یہ دعویٰ کرکے یقیناً انہوں نے دنیا کے قریباً ہر پرانے مذہب کے ماننے والوں کے ساتھ محاذ آرائی مول لے لی۔ یہودیوں کے نزدیک تو (جو کہ ابھی تک مسیح کی آمد کا انتظار کر رہے ہیں) یہ بات کم از کم نامعقول ہے اور جو ان کے نزدیک کفر اور دین کی بے ادبی سے ذرا ہی کم ہے۔

تاہم احمدیہ جماعت کے سربراہ کے نزدیک جو ایک منتخب خلیفہ کی حیثیت میں زبردست خود اعتمادی کے مالک ہیں، یہ بات کسی قسم کی چشم نمائی کا باعث نہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ احمدیوں کو جس قسم کے جبر و تشدد کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے اس سے ان کی مشابہت ابتدائی عیسائیوں سے ثابت ہوتی ہے اور آخر کار وہ بھی ان ہی کی طرح فتح حاصل کرکے رہیں گے۔

پاکستان میں جنرل ضیاء کی حکومت کے تحت ان کو کسی قسم کے تعزیری اقدامات کا سامنا نہیں ہے اگرچہ ان کو "ملحدانہ نظریات کا حامل" سمجھا جاتا ہے اور اسلام کا فرقہ تسلیم نہیں کیا جاتا۔ پرانے نظریات کے مسلمان علماء ان کی سرگرمیاں ممنوع قرار دینے کے مطالبات کرتے رہتے ہیں۔ احمدی جنہیں عقیدے کے ایک حصے کے طور پر اپنے وطن سے وفاداری سکھائی جاتی ہے۔ جنرل ضیاء کے لئے کوئی خطرہ نہیں ہے۔

ان کے بانی کی پیشگوئیوں میں سے ایک میں بتایا گیا تھا کہ ایک بڑا لیڈر برسر اقتدار آئے گا جو عقائد کی بناء پر احمدیوں کو ظلم و تشدد کا نشانہ بنائے گا اور اپنی عمر کے ۵۲ ویں سال میں موت کا شکار ہو جائے گا۔ یہ لوگ (ذوالفقار) علی بھٹو کو وہ لیڈر سمجھتے ہیں۔ موجودہ خلیفہ کہتے ہیں "بھٹو کے انجام نے ہمیں کوئی نقصان نہیں پہنچایا۔ ہم کو جو مشکل درپیش ہوئی وہ صرف یہ ہے کہ ہمیں سرعام تبلیغ سے روکا گیا"۔

ان کی تبلیغ صرف مسلمانوں کو ہی ناگوار نہیں گزرتی بلکہ عیسائی بھی خلیفہ کے اس دعویٰ کو کہ "ہم عیسائیوں کے پرانے نوشتوں کی کسی بھی شخص سے بہتر تشریح کرتے ہیں"۔ بمشکل ہی برداشت کر سکتے ہیں۔ اس کے باوجود وہ اپنے آسٹریلیا کے مشن کے بارے میں (جو اب باقاعدہ قائم ہوچکا ہے) یہ کہتے ہیں کہ ان کا مشن مسلمان آبادکار مہاجرین کی نسبت عیسائیوں کو زیادہ تعداد میں اپنے حلقۂ اثر میں داخل کرے گا۔

اگر امریکہ والا رجحان یہاں بھی رونما ہوا تو یہاں جماعت احمدیہ میں داخل ہونے والے مسلمانوں کی تعداد عیسائیوں کی نسبت سے ایک اور ننانوے کی ہوگی۔ لیکن احمدیت میں یہ داخلہ کسی خوف یا دھمکی کے زیر اثر نہ ہوگا۔ ان کے طریقے امن پسندانہ ہیں۔ اور اس امر کے باوجود کہ ان کے خلاف مخالفت کی آگ بھڑک رہی ہو ان کی نیک فطرت اور حسنِ اخلاق کے طریق سے اس امر کی پوری پوری تائید ہوتی ہے۔

خلیفہ کا کہنا ہے کہ:۔

"ہم کسی قسم کے جبر و تشدد کا معمولی سے تشدد سے بھی جواب نہیں دیتے۔ جب ہم پر مذہب کے نام پر ظلم کیا جاتا ہے تو ہم کبھی اپنے دفاع کی پرواہ نہیں کرتے"۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیوں کو یہاں (آسٹریلیا میں) کسی قسم کے تشدد کی دھمکیوں کی توقع نہیں رکھنی چاہیئے۔ مسلمانوں کے دوسرے فرقے یہاں پر اپنے خطبوں میں جو خوف وہراس پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں وہ ایسی برملا توہین اور گستاخی ہے جسے ہمارے آزاد معاشرے میں برداشت نہیں کیا جا سکتا۔

احمدیوں کے بعض عقائد یقیناً عیسائیوں کے نزدیک تمسخر کا نشانہ بنیں گے مثلاً، یہ غیر معمولی اور عجیب بات کہنا کہ مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے بلکہ بچ کر کشمیر چلے گئے جہاں وہ ۱۲۰ سال کی عمر تک زندہ رہے اور جہاں اب تک ان کا مزار ہے۔

اس کہانی کے کلائمکس (انجام کے آئینہ دار نقطۂ عروج) کے لئے جو صدیوں تک مختلف صورتیں اختیار کرتی رہی ہے اس سے زیادہ خوبصورت ملک کوئی اور نہیں چنا جا سکتا تھا۔ یہ کہا گیا ہے کہ یسوع مسیح جن کا نام وہاں یوز آصف تھا کشمیر گئے تا کہ وہ یہودیوں کے گمشدہ قبائل سے ملاقات کر سکیں۔

جماعت احمدیہ کی طرف سے موجودہ دورے کا ایک اہم مقصد آسٹریلیا میں موجود اس جماعت کے لوگوں کی حوصلہ افزائی ہے۔ ان لوگوں نے اس ملک کو اپنا وطن بنا لیا ہے۔ اس ملک سے انکی محبت مسلمہ ہے۔ یہ سب آسٹریلین باشندے بن چکے ہیں اور مذہبی رواداری سے متعلق ان کے حق کو تحفظ کی ضمانت ملنی چاہیئے۔

(دی آسٹریلین۔ جمعرات ۲۹ ستمبر ۱۹۸۳ء)

آسٹریلیا

روزنامہ "دی آسٹریلین" ۲۸ ستمبر ۱۹۸۳ء

"حقیقی طور پر تو دنیا کے خاتمہ کا امکان نہیں...

لیکن اس کی نوبت چنداں دور بھی نہیں"

(کوسیٹا بوسی کے قلم سے)

ہم صحیح معنوں میں دنیا کے خاتمہ کی کسی اور پیشگوئی کا ذکر نہیں کر رہے۔ ہم جو بات اپنے قارئین تک پہنچانا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ اگر آپ حضرت مرزا طاہر احمد کے ارشادات کو درست تسلیم کرلیں تو جب عالمی تباہیوں کے نتیجہ میں اسلام کو تمام دوسرے مذاہب پر چھانے اور غالب آنے کا موقع ملے گا تو دس سال کے اندر اندر عیسائی پادری بیکار ہو کر رہ جائیں گے اس لئے کہ ان کی ضرورت ہی باقی نہیں رہے گی۔

مرزا طاہر احمد اسلامی فرقہ احمدیہ کے عالمی سربراہ ہیں اس فرقہ کا مرکز (ہیڈ کوارٹر) پاکستان میں ہے اور اس کے اپنے اندازے کے مطابق اس کے اراکین کی تعداد ایک کروڑ کے لگ بھگ ہے جو دنیا کے اسی ملکوں میں پھیلے ہوئے ہیں۔ آسٹریلیا میں ان کی تعداد پانچ سو کے قریب ہے۔

بعض مسلمان ملکوں میں اس فرقہ کے لوگوں کو ان کے عقائد کی وجہ سے قانوناً اس امر سے منع کر دیا گیا ہے کہ وہ اپنے آپ کو اسلام کی طرف منسوب کریں

مرزا (طاہر احمد) جو بلیک ٹاؤن کے قریب آسٹریلیا میں پہلی احمدیہ مسجد کا سنگِ بنیاد رکھنے کی غرض سے آج کل سڈنی آئے ہوئے ہیں اس فرقہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمد کے پوتے ہیں جن کے بارہ میں احمدیوں کا اعتقاد یہ ہے کہ ان کے وجود میں مسیح کی آمد ثانی کی پیشگوئی پوری ہوئی ہے۔

نشاۃ ثانیہ

ہر چند کہ اس فرقہ کے لوگ مسیح کو خدا کا نبی تسلیم کرتے ہیں تاہم ان کا ایک عقیدہ ایسا ہے جو بقیہ اسلام اور مسیحیت سے ان کے اختلاف کو واضح کر دیتا ہے۔ وہ عقیدہ یہ ہے کہ مسیح صلیب سے زندہ اتر کر کشمیر کی طرف ہجرت کر گئے تھے جہاں انہوں نے ایک سو بیس سال کی عمر میں طبعی موت سے وفات پائی۔ ان کے متعلق یہ باور کیا جاتا ہے کہ وہاں انہوں نے شادی کی اور ان کے بچے بھی پیدا ہوئے۔

مسیح کی آمد ثانی کا تعلق اسلام کی نشاۃ ثانیہ سے ہے۔ وہ آکر اسلام کے حق میں ایک عالمی تحریک کا آغاز کریں گے۔ یہ تحریک دلائل و براہین کی رو سے اسلام کو تمام دوسرے مذاہب پر غالب کر دکھائے گی۔

مسٹر احمد نے کل فرمایا کہ مذہب ہی نہیں بلکہ دنیا میں ہر چھوٹی بڑی چیز اور منظر یہ جو بھی ہے اسے ایک مشترکہ انجام سے دوچار ہونا پڑتا ہے اور وہ یہ ہے کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ تنزل اور انحطاط اپنا اثر ضرور دکھاتا ہے۔

مسٹر احمد (مرزا طاہر احمد) کے کہنے کے مطابق جب بانیٔ اسلام (حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) نے یہ خبر دی کہ (آخری زمانہ میں) مسیح مبعوث ہوگا تو اس سے دراصل اس طرف توجہ دلانا مقصود تھا کہ ابتدائی زمانہ میں عیسائیت کو پھیلانے میں کس قسم کے حالات سے دوچار ہونا پڑا تھا۔ اس سے آپ کی مراد یہ تھی کہ آخری زمانہ میں مسیح کے نام پر جو اسلامی تحریک شروع ہوگی اسے انہی حالات کا سامنا کرنا پڑے گا جن کا یسوع مسیح کے ابتدائی پیروکاروں کو سامنا کرنا پڑا تھا۔

یسوع مسیح کے ماننے والوں کو تین سو سال پر تشدد مخالفت اور اذیتوں کو صبر و استقلال سے برداشت کرنا پڑا تھا تب کہیں جا کر وہ بالآخر عیسائیت کو پھیلانے میں کامیاب ہوئے تھے

مسٹر احمد (مرزا طاہر احمد) نے کہا کہ انہیں یقین ہے کہ ایک عالمگیر تباہی آئے گی جو مغربی تہذیب اور اس کے غرور کو خاک میں ملا دے گی۔ اس وقت ہی لوگ صحیح جذبہ اور لگن سے خدا کو تلاش کرنے اور اسے پانے کی طرف متوجہ ہوں گے۔

انہوں نے اس امر سے اتفاق کیا کہ اس تباہی سے جس کا وہ ذکر کر رہے ہیں ایٹمی جنگ بھی مراد ہو سکتی ہے۔ اور یہ دس سال کے اندر اندر چھڑ سکتی ہے۔

8 — THE AUSTRALIAN Wednesday September 28 1983

HAZRAT Mirza Tahir Ahmad . . . 'Every religion must ultimately decay'

Not exactly the end of the world . . . but it's nigh

By COSETTA BOSI

IT IS not exactly another prediction of the end of the world.

But if you believe Hazrat Mirza Tahir Ahmad, Christian ministers could find themselves out of a job in about 10 years when world calamities give Islam the opportunity to establish itself over other religions.

Mr Ahmad is the world leader of the Islamic Ahmadiya sect, based in Pakistan, which claims about 10 million members in 80 countries including 500 in Australia.

In some Moslem countries members of the sect are forbidden by law to proclaim affiliation to Islam because of the sect's beliefs.

Mr Ahmad, who is in Sydney to lay the foundation stone for the first Australian Ahmadiya mosque near Blacktown, is a grandson of the founder of the movement, Hazrat (The Respected) Mirza Ghulam Ahmad, whom Ahmadies believe was the returned Messiah.

Revival

While accepting Jesus Christ to have been a prophet of God, one belief that differentiates the sect from the rest of Islam and Christianity is that Christ survived the crucifixion and migrated to Kashmir where he died a natural death at the age of 120. During that time he was supposed to have married and had children.

The second coming was related to the revival of Islam and represented the launching of a worldwide movement in favor of Islam which would conquer the other religions through reasoning and argument.

"It is a common fate, not only of religion but every phenomenon on earth, that by the passage of time decay takes hold," Mr Ahmad said yesterday.

According to Mr Ahmad, when the founder of Islam claimed that a Messiah would appear he also meant to draw attention to what happened to the spread of Christianity in the early days.

"By that he meant that the Islamic movement that would start in the name of the Messiah in the latter days would follow almost the same course which was followed by the early followers of the Messiah . . .

"It took 300 years of persecution and tolerance and patience on the part of the followers of the Messiah (Christians) who led ultimately to victory."

Mr Ahmad said he believed there would be a worldwide calamity that would break the Western civilisation and its pride. Only then would people be in the right frame of mind to seek out God.

He agreed that nuclear war could be the calamity he was speaking of and that it may happen in about 10 years.

On the question of the troubles in the Middle East he said: "What is happening in the Middle East . . . is a battle of the two giants who are playing a game of chess while the Middle Eastern people are only like pawns . . . in their hands and they have no choice.

"These two giants, the Eastern bloc and the Western bloc — America and Russia in particular — they have their interests and as long as they are clashing with each other, the struggle in the Middle East is going (to go) on and on.

"It cannot stop, it's impossible. Because peace to one is war together.

"And their concept of peace is only conceived according to their own particular interests."

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مشرق وسطیٰ آج کل جن مصائب سے دوچار ہے ان کے بارہ میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے فرمایا۔ مشرق وسطیٰ میں جو کچھ ہو رہا ہے اس کی حیثیت دو دیووں کے درمیان جنگ کی سی ہے۔ انہوں نے شطرنج کی بازی لگا رکھی ہے مشرق وسطیٰ کے لوگ ان کے ہاتھوں میں مُہروں کی طرح ہیں۔ ان بے چاروں کا اپنا کوئی اختیار نہیں ہے۔

مشرقی بلاک اور مغربی بلاک اور ان میں سے بھی بالخصوص امریکہ روس دو دیو ہیں۔ ان کے اپنے اپنے مفادات ہیں۔ جب تک یہ ایک دوسرے سے ٹکراتے رہیں گے مشرق وسطیٰ میں جنگ چلتی چلی جائے گی۔ یہ کبھی رک ہی نہیں سکتی۔ اس کا رُکنا ناممکنات میں سے ہے کیونکہ جو امر ایک کے لئے امن کا موجب ہو سکتا ہے وہ دوسرے کے لئے پیغام جنگ کی حیثیت رکھتا ہے۔ اور ان کا امن کا تصور ان کے اپنے مخصوص مفادات کی رو سے ہی متشکل ہوتا ہے۔

(دی آسٹریلین بابت ۲۸ ستمبر ۱۹۸۳ء)

---

4 BLACKTOWN ADVOCATE, Wed, October 5, 1983

MOSLEMS TO BUILD MOSQUE IN CITY

CEREMONY ON FRIDAY

TAHIR Ahmad at the foundation stone of the new mosque in Blacktown.

THE world leader of a religious sect, who believe that Christ survived the crucifixion and migrated to Kashmir, laid a foundation stone in Blacktown last week.

He is Hazrat Mirza Tahir Ahmad, of Pakistan, whose grandfather Hazrat Mirza Ghulam Ahmad (1835-1908) founded the Ahmadiya movement in 1889.

A spokesman said the movement had 10 million followers in 80 countries, about 300 of them living in Australia.

The members in Australia were mainly from Pakistan, though there were some from Kenya.

The sect's headquarters are in Rabwah, in the East Punjab region of Pakistan.

Mirza Ghulam Ahmad declared that he was appointed a prophet of God, to demonstrate the true teachings of Islam, which he said had been misinterpreted over the centuries.

In many Moslem countries, the sect is persecuted, with members forbidden by law to proclaim affiliation with Islam or to hold responsible Government positions.

From time to time they are the victims of violence – assassination, arson, rioting and looting.

The Ahmadiya community believes that Jesus Christ was a true prophet of God, but that he survived the crucifixion and migrated to Kashmir, where he died a natural death many years later. They claim to know where he was buried.

They believe that Christ's prophesies about a second coming were fulfilled through the founder of the Ahmadiya movement being the promised Messiah.

The spokesman claimed that the movement did not collect money from outsiders, all donations being made by members of the sect.

The spokesman said the members of the sect believed that love was the strongest force in the world, and loved even their enemies.

The Ahmadiya did not believe even in harsh words.

On Friday, Hazrat Mirza Tahir Ahmad laid the foundation stone of the first Australian Ahmadiya mosque, at Richmond Rd, Blacktown.

The mosque will be part of a complex which will include the association's Australian headquarters and community centre.

آسٹریلیا

روزنامہ بلیک ٹاؤن ایڈووکیٹ ۵ اکتوبر ۱۹۸۳ء

مسلمان شہر میں مسجد تعمیر کر رہے ہیں

ایک مذہبی جماعت کے عالمی لیڈر نے بلیک ٹاؤن میں (ایک مسجد کا) گزشتہ ہفتہ سنگ بنیاد رکھا۔ اس جماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ مسیحؑ صلیب سے زندہ اترے تھے اور وہ ہجرت کر کے کشمیر چلے گئے تھے۔

وہ عالمی لیڈر ہیں پاکستان کے حضرت مرزا طاہر احمد۔ آپ کے جدامجد (دادا) حضرت مرزا غلام احمد (۱۸۳۵ تا ۱۹۰۸ء) نے ۱۸۸۹ء میں جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی۔

ایک ترجمان نے بتایا کہ اس جماعت کے پیروکاروں کی تعداد ایک کروڑ ہے اور یہ دنیا کے اسّی ملکوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان میں سے تین صد کے قریب آسٹریلیا میں آباد ہیں۔ آسٹریلیا میں جو احمدی ہیں وہ زیادہ تر پاکستان سے آکر یہاں آباد ہوئے ہیں ان میں سے کچھ کینیا سے بھی آئے ہیں

اس جماعت کا مرکز ربوہ میں ہے جو پاکستان کے صوبے پنجاب کے مشرقی حصہ میں واقع ہے۔

مرزا غلام احمد نے یہ دعوٰی کیا تھا کہ خدا نے انھیں نبی بنا کر بھیجا ہے تاکہ آپ اسلام کی اصل اور حقیقی تعلیم کو دنیا میں پیش کریں۔ آپ کا کہنا یہ تھا کہ اسلام کی اصل اور حقیقی تعلیم کی صدیوں سے غلط توجیہات پیش کی جا رہی تھیں

بہت سے اسلامی ملکوں میں اس فرقہ کو مذہبی تعصب کی وجہ سے تشدد کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ حتّٰی کہ اس کے ممبران کو قانوناً اس بات سے بھی منع کیا گیا ہے کہ وہ اپنے آپ کو اسلام کی طرف منسوب کریں۔ یا ذمہ دار سرکاری عہدوں پر فائز رہ سکیں۔

وقتاً بعد وقتٍ انہیں تشدد، فساد، لوٹ مار اور قتل و غارت کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔

جماعت احمدیہ یہ عقیدہ رکھتی ہے کہ یسوع مسیحؑ اللہ کے ایک سچے نبی تھے لیکن صلیب پر سے وہ زندہ بچ نکلنے کے بعد کشمیر کی طرف ہجرت کر گئے تھے جہاں برس ہا برس زندہ رہنے کے بعد انہوں نے طبعی موت سے وفات پائی

ان لوگوں کا یہ عقیدہ ہے کہ مسیحؑ نے اپنی آمد ثانی کے بارہ میں جو پیشگوئیاں کی تھیں وہ بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے وجود میں پوری ہوئی ہیں۔ اور اس بناء پر آپ ہی مسیح موعودؑ ہیں۔

ترجمان نے یہ دعوٰی بھی کیا کہ یہ جماعت دوسرے لوگوں سے کسی قسم کی مالی اعانت قبول نہیں کرتی بلکہ تمام چندے اس کے اپنے ممبر خود اپنے پاس سے ادا کرتے ہیں۔

ترجمان نے یہ بھی بتایا کہ اس جماعت کے افراد کے نزدیک محبت دنیا میں سب سے بڑی قوت ہے وہ اپنے دشمنوں کے لئے بھی اپنے دل میں محبت کے جذبات رکھتے ہیں۔

احمدی تو سخت الفاظ استعمال کرنے کے بھی روادار نہیں ہیں اور ایسے الفاظ استعمال کرنے کو جائز نہیں سمجھتے۔

گزشتہ جمعہ کے روز حضرت مرزا طاہر احمد نے بلیک ٹاؤن میں رچمنڈ روڈ پہ آسٹریلیا کی پہلی احمدیہ مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔

یہ مسجد ایک بڑے تعمیراتی منصوبہ کا حصّہ ہوگی۔ اس منصوبہ میں جماعت کے آسٹریلین ہیڈ کوارٹر اور کمیونٹی سنٹر کی تعمیر بھی شامل ہے۔

(بلیک ٹاؤن ایڈووکیٹ بابت ۵ اکتوبر ۱۹۸۳ء)

حیرت انگیز ایجاد
فوری علاج
دھبے
داغ
چھائیاں
کیل
دور کرنے اور چہرہ کی صفائی کیلئے
قیمت ۱۹/۵۰
کوئیک بیوٹی کریم
قیمتی اجزاء سے تیار شدہ فوراً اثر کرنیوالی
بذریعہ ڈاک آپ تک پہنچانے کا انتظام
گفٹ سنٹر باجوہ مارکیٹ ربوہ

مرکز سلسلہ میں آپکے قدیمی جیولرز
محمود
گولڈ سمتھ
محمود احمد [illegible] راجپوت
نزد مسلم کمرشل بنک گولبازار ربوہ
فون ۶۸۱ ۰ ۶۸۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فجی

دی فجی ٹائمز ۸ ستمبر ۱۹۸۳ء

مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعودؑ و مہدی معہود ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔

MIRZA GHULAM AHMAD OF QADIAN CLAIMS TO BE THE PROMISED MESSIAH AND MEHDI.

In 1889 he claimed that he was the reformer of the fourteenth century of Islamic era and was the Mahdi and the Promised Messiah, whose advent in the latter days had been predicted by the Holy Prophet of Islam, *peace be on him*. He also claimed under divine direction that in his advent were fulfilled the prophecies handed down in all the great faiths of the appearance of a great teacher in the latter days. In March, 1889, he laid the foundation of the Ahmadiyya Movement. His claims aroused bitter opposition in the part of the religious leaders of all principal faiths.

KHALAFAT (*Successors of the Promised Messiah*)

Hazrat Mirza Ghulam Ahmad breathed his last at Lahore on 26 May, 1908, after his death, *Alhaj Hazrat Hafiz Maulana Hakim Noor-ud-Din*, a saint of encyclopaedic learnings was elected the first *Khalifa* (the successor) of the movement and after his death in March, 1914, *Alhaj Hazrat Mirza Bashir-ud-Din Mahmud Ahmad*, was elected the second Khalifa. During his life time, the Community expanded ten-fold. He thoroughly organised the Community and an extensive missionary programme was launched for the propagation of Islam, under which the followers dedicated their lives for this purpose and soon the Ahmadiyya Mission spread in Africa, Europe, America, etc. A well knit body of devoted Ahmadiyya Missionaries penetrated to the nooks and corners of the globe, fulfilling the prophecy of the Holy Founder of the Movement, "I shall carry thy Message to the corners of the globe". This successful dissemination was done during the period of the second Khalifa about whom it was foretold that his fame would spread in all parts of the world. The growing popularity of the Community infuriated bigotted *Mullahs* who launched vociferous anti-Ahmadiyya campaign to crush it. But by the grace of God, the Movement continued to progress.

In the wake of the partition of India in 1947, the Ahmadies in Punjab, had also to migrate, much against their wishes and for organisation purposes, a new Headquarters of the Community was established at Rabwah, Distt. Jhang (Pakistan). Qadian continued to be the spiritual Headquarters of the Ahmadies.

After the death of the second Khalifa on 8 November, 1965: *Hazrat Hafiz Mirza Nasir Ahmad, M.A. (Oxon)*, was elected the third Khalifa of the Community. He had well augmented the Community's activities and programmes. He declared in 1967 that the coming 25-30 years would be the most crucial years for the *Jamaat* as nations would embrace Ahmadiyyat and their Governments would be run by the Ahmadies of those nations.

۱۸۸۹ء میں آپ نے دعویٰ کیا کہ آپ چودھویں صدی اسلامی کے وہ مجدد ہیں اور مہدی اور مسیح ہیں جس کی آخری دنوں میں آمد کی پیشگوئی نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے کی تھی انہوں نے الہام الٰہی پاکر یہ دعویٰ بھی کیا کہ ان کے وجود میں تمام مذاہب کی وہ پیشگوئیاں پوری ہوگئی ہیں جو آخری زمانے میں ایک عظیم مصلح کی آمد کے بارے میں تھیں۔ مارچ ۱۸۸۹ء میں انہوں نے جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی۔ ان کے دعاوی کا تمام مذاہب کے ماننے والوں میں سخت ردّ عمل ہوا

خلافت (مسیح موعودؑ کی جانشینی)

حضرت مرزا غلام احمد لاہور میں ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو فوت ہوئے۔ آپ کی وفات کے بعد الحاج حضرت حافظ مولانا حکیم نورالدین جو ایک زبردست عالم اور بزرگ تھے پہلے خلیفہ (جانشین) منتخب ہوئے۔ مارچ ۱۹۱۴ء میں ان کی وفات کے بعد الحاج حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد دوسرے خلیفہ منتخب ہوئے ان کی زندگی میں جماعت کی تعداد کئی گنا بڑھ گئی۔ انہوں نے جماعت کو منظم کیا اور تبلیغ اسلام کے لئے ایک وسیع پروگرام شروع کیا۔ جس کے تحت ان کے پیروکاروں نے اپنی زندگیاں اسلام کی خاطر وقف کیں اور جلد احمدیہ مشن افریقہ یورپ اور امریکہ وغیرہ میں قائم ہوگئے۔ واقفِ زندگی احمدی مبلغین کی منظم و مربوط سرگرمیاں دنیا بھر کے ممالک میں پھیل گئیں اور اس طرح سے جماعت کے مقدس بانی کی وہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"۔ جماعت کو یہ کامیابی دوسرے خلیفہ کے دور میں ملی جس کے بارے میں بتایا گیا تھا کہ "وہ دنیا کے کناروں تک شہرت پائے گا"۔

جماعت کی بڑھتی ہوئی مقبولیت نے علماء کو سخت برہم کردیا جنہوں نے جماعت احمدیہ کو ختم کرنے کے لئے متعدد بار تحاریک چلائیں۔ لیکن اللہ کے فضل سے یہ سلسلہ بڑھتا ہی چلا گیا۔

۱۹۴۷ء میں ہندوستان کی تقسیم کے وقت پنجاب میں بسنے والے احمدیوں کو بھی ہجرت کرنا پڑی۔ جماعت کا ایک نیا مرکز جماعت کو منظم کرنے کے لئے ربوہ ضلع جھنگ پاکستان میں قائم کرنا پڑا۔ جبکہ دائمی روحانی مرکز کے طور پر قادیان کی حیثیت قائم ہے۔

دوسرے خلیفہ کی وفات کے بعد ۸ نومبر ۱۹۶۵ء کو حضرت حافظ مرزا ناصر احمد ایم اے (آکسن) جماعت کے تیسرے خلیفہ منتخب ہوئے انہوں نے جماعت کی سرگرمیوں کو اور بڑھایا اور ترقی دی۔ انہوں نے ۱۹۶۷ء میں اعلان کیا کہ آنے والے ۳۰/۲۵ سال جماعت کے لئے انتہائی اہم سال ہونگے۔ قومیں احمدیت میں داخل ہونگی۔ اور ان کی حکومتیں ان ممالک کے احمدیوں کے ہاتھ میں ہوں گی۔

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ فون نمبر ۶۳۴
حبوب مفید اٹھرا ۳۰/-، اکسیر اولاد نرینہ ۳۵/-، زد جام عشق ۶۰/-، تریاق بواسیر ۱۵/-، اکسیر پائیوریا ۶/-
تریاق معدہ ۱۰/-، تریاق دمہ ۲۰/-، روشن کاجل ۵/۲، سرمہ جواہر ۳/-، پیام نور ۱۴/-

افغان ٹمبر ورکس
فیکٹری ایریا
لکڑی کا عمارتی کام مثلاً
دروازے کھڑکیاں اور فلش دروازے، وارڈ روب انگلش طرز کا اور سادہ الماریاں
ہر قسم کا لکڑی کا کام تسلی بخش دیانتداری سے کیا جاتا ہے
اچھے کاریگر، بہترین دیار کیلئے اعلیٰ قسم
اچھے کام کی ضمانت
حبیب اللہ خان پسر خانمیر خان مرحوم

فوٹو ٹائم سٹوڈیو
پروپرائٹر عطاء المنان
○ معیاری فوٹوگرافی
○ سستی فوٹوگرافی
○ رنگین فلموں کی ڈویلپنگ پرنٹنگ
فوٹو ٹائم (نزد پوسٹ آفس) ربوہ
تشریف لائیں

جنرل آرڈر سپلائرز
خدمت کا اعلیٰ معیار
ہوم ڈلیوری سروس
ہر قسم کا عمارتی اور گھریلو سامان ہول سیل ریٹ پر مہیا کیا جاتا ہے۔ نیز آپ صوبی واشنگ مشین۔ سنگرز کی مصنوعات۔ ماسٹر کا مولٹی فوم اور اپنی ہر ضرورت کی اشیاء ہم سے نہایت مناسب قیمت پر آرڈر دے کر حاصل کر سکتے ہیں۔
معرفت: شیراز پلائی ووڈ اینڈ ہارڈ ویئر سٹور ریلوے روڈ ربوہ

سیکسوٹین کیپسول
جنرل ٹانک
مزید تفصیل کے لئے
منیجر: الیاس دواخانہ
اقصیٰ روڈ ربوہ
سے لٹریچر مفت حاصل کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فجی

دی فجی ٹائمز

۱۳ ستمبر ۱۹۸۳ء

THE FIJI TIMES

"موجودہ سربراہِ جماعت کی سوانح"

تیسرے خلیفہ کی وفات ۹ رجون ۱۹۸۲ء کے بعد حضرت مرزا طاہر احمد جماعت کے چوتھے خلیفہ منتخب ہوئے۔

حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ۱۸ دسمبر ۱۹۲۸ء کو قادیان بھارت میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے ۱۹۴۴ء میں میٹرک کا امتحان اس حالت میں پاس کیا کہ ان کی والدہ محترمہ حضرت سیدہ مریم بیگم صاحبہ امتحان کے دنوں میں وفات پاگئیں تھیں۔ انٹرمیڈیٹ پاس کرنے کے بعد آپ گورنمنٹ کالج لاہور میں بی ایس سی میں داخل ہوئے انہوں نے ۵ سال کا عرصہ جامعۃ المبشرین میں بھی تعلیم حاصل کی۔ جہاں انہوں نے قرآن کریم کی تعلیم کی گہری بصیرت حاصل کی۔ انہوں نے اپنی عالمانہ صلاحیتوں کو پروان چڑھایا۔ اور یونیورسٹی آف لندن میں بھی زیر تعلیم رہے۔

خلیفہ منتخب ہونے سے پہلے وہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے بھی صدر رہے اور بڑی محنت و کاوش سے پاکستان کی تقریباً ہر جماعت کا دورہ کیا۔ وہ انصاراللہ مرکزیہ کے بھی صدر رہے اور ناظم وقف جدید بھی رہے

حضرت مرزا طاہر احمد ہومیوپیتھی کے ماہر معالج ہیں اور احمدی اور غیر احمدی احباب کی بڑی تعداد علاج کے لئے ان سے رجوع کرتی ہے۔ وہ اپنی سادگی اور خوبصورت عادات کی وجہ سے ہمیشہ تعریف اور احترام کے جذبات سے پہچانے جاتے ہیں۔ میاں صاحب ایک اچھے سپورٹس مین ہیں اور تقریباً سبھی کھیلیں کھیل چکے ہیں۔ ملک میں دور دور تک پھرنے اور شکار کی خواہش کی وجہ سے شہروں کے باہر کی زندگی کو بہت پسند فرماتے ہیں۔

حضرت مرزا طاہر احمد کی ذات بہترین صلاحیتوں اور استعدادوں کا ایک مجموعہ ہے۔ ہر وہ شخص جو اس غیر معمولی شخصیت سے ایک بار ملتا ہے وہ ان کی نرم اور مہربان طبیعت پرشفقت رویئے اور ان کی غیر معمولی مہمان نوازی کے بارے میں بے تکان گفتگو کرتا چلا جاتا ہے۔

حضور کی صلاحیتوں کے بارے میں بہت سے واقعات بیان کئے جاتے ہیں۔ مختصر یہ ہے کہ ہمارے نئے خلیفہ مختلف النوع صلاحیتوں کا مجموعہ ہیں۔ وہ عالم دین ہیں اور اس کے علاوہ سائنسی باریکیوں اور عالمی حالات پر بھی گہری نظر رکھتے ہیں وہ شکاری، کھلاڑی، منتظم، شاعر اور مقرر ہیں۔ وہ انگریزی اور عربی میں روانی سے گفتگو کر سکتے ہیں۔ ان کی گفتگو اور بحث و مباحثے وسیع طور پر پسند کئے جاتے ہیں اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جماعت کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے انتہائی صلاحیتوں کا حامل ایک رہنما عطا کیا ہے جو روحانی اور دنیاوی علوم کے خزانوں سے مالا مال ہے۔ اس کے ساتھ ایک متحرک ذہین دماغ اور زبردست قوت تقریر کا مالک ہے۔ ایسی صلاحیتوں کی حامل شخصیت کا انتخاب یقیناً اسلام اور احمدیت کے روشن مستقبل کا ضامن ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمارے نئے خلیفہ پر اپنے افضال نازل کرے اور ان کو توفیق دے کہ وہ اپنی نازک اور اہم ذمہ داریاں اپنی پوری صلاحیتوں کے ساتھ ادا کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو کامیابیوں سے نوازے اور انسانیت کی خدمت کرنے والی طویل عمر عطا کرے۔ آمین۔

LIFE HISTORY OF THE PRESENT HEAD

After the death of third Khalifa on 9th January, 1982 Hazrat Mirza Tahir Ahmad was elected the fourth Khalifa of the Community.

Hazrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV, was born on 18th December, 1928 at Qadian, India. He passed his matriculation examination in 1944 even though his mother, Hazrat Sayyeda Maryam Begum passed away during the course of the examination. After completing his intermediate examination, he studied at the Government College in Lahore for his B.Sc. He also spent a period of about five years at the Jamia-tul-Mubashireen where he acquired a deep insight into the Holy Quran. He developed scholarly qualities and attended the University of London.

Before he was elected Khalifa, he held the offices of the President of the Central Khuddamul Association and made great efforts in visiting nearly every Jamaat in Pakistan. He was the President of the Central Ansarullah and as Nazim Waqfe Jadid.

Hazrat Mirza Tahir Ahmad is a specialist in homeopathy and many people including Ahmadies and non-Ahmadies flock to him in order to secure treatment for their ailments. He has always been admired and respected for his simplicity in habits. Mian Sahib is a keen sportsman and participated in all types of games. Being keen in long country walks and hunting, he has a great love for the outdoor life. The character of Hazrat Mirza Tahir Ahmad Sahib is studded with superb qualities. Everyone who has contact with this remarkable man speaks volumes of his kind nature, sympathetic attitude and his high degree of hospitality.

There are countless incidents that one can relate about Huzur's qualities. In essence, our new Khalifa is a man of many parts. He is a scholar, being well acquainted with scientific matters and foreign affairs. He is hunter, sportsman, administrator, poet and orator. He is proficient in English and Arabic.
His talks and debates are widely acclaimed. There can be no doubt that the Jamaat has been blessed with an extremely able leader who commands a wealth of spiritual and secular knowledge coupled with an agile mind and superb oratory that is second to none. The election of such a unique individual can only herald a great future for Islam and Ahmadiyyat.

May Allah bless our new Khalifa and enable him to carry out his onerous duties to the best of his abilities and may He further bless him with success and long life in the service of mankind.

بہتر خدمت کے لئے

اِنعام ٹریڈرز

ڈسٹری بیوٹرز برائے:

- احمد فوڈ انڈسٹریز لمیٹڈ
- سپارکل ٹوتھ پیسٹ، سیزن سوپ
- گولڈ فش پنسل
- فیملی ٹرانسپیرنٹ سوپ - وغیرہ

○ رحمت بازار ○ ربوہ

ہمارے نمائندہ کو خدمت کا موقع دیں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جب آپ یونانی طریقِ علاج کو پسند کرتے ہیں تو آپ مندرجہ ذیل ادویات سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں

حضرت حکیم نظام جانؒ کا چشمۂ فیض

۱۹۱۱ء سے مصروفِ خدمت

حب اٹھرا
مکمل کورس (چار سو گولی) ۔/۴۰ روپے

نرینہ اولاد گولیاں
مکمل کورس ۔/۱۵۰ روپے

دوائی خاص
دس رات کے لئے
۔/۱۵ روپے

چندن اور سہانی
۔/۱۰ روپے

سہیلی
۔/۱۵ روپے

حبوبِ عنبری
ایک ماہ ۔ ۔/۸۰ روپے

زرجامِ عشق
ایک ماہ ۔ ۔/۶۰ روپے

حکیم عبدالحمید اعوان
(جانشین و فرزند حضرت حکیم نظام جانؒ)

رجسٹرڈ

مشہور دواخانہ

چوک گھنٹہ گھر
گوجرانوالہ ۱۹۰

فون ربوہ
۶۳۸

فون گوجرانوالہ
۴۴۸۴۷، ۷۶۴۹۷

بہترین منجن
۔/۵ روپے

شگفتہ
۔/۱۰ روپے

مقوی دماغ
ایک ماہ ۔ ۔/۱۵ روپے

سیکولین و سلگن
۲۰ دن کے لئے
۔/۳۰ روپے

حبِ بواسیر
۔/۲۰ روپے

ازمل
ایک ماہ ۔ ۔/۲۰ روپے

مشورہ کیلئے جوابی لفافہ ضرور بھیجیں

بذریعہ خط و کتابت بھی مشورہ اور علاج ہو سکتا ہے

تنفیت
ایک ماہ ۔ ۔/۱۰ روپے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

GHANAIAN TIMES

Tuesday, October 4, 1983

FOUNDATION STONE OF AHMEDIA MOSQUE LAID

ISLAMABAD, Oct. 1: Mirza Tahir Ahmad, Imam of Jamaat Ahmediah, Sydney, Australia, laid the foundation stone of Baitul Huda Mosque, according to press release here today.

To be completed at a cost of Rs. 50 Lakh, this is the first mosque of the Mission House of the Jamaat in Australia. The ceremony was attended among others by Dr. Ejazul Haq, President Jamaat Ahmedia, Australia, Moulvi Mohammad Hussain and delegates from the Fiji islands and Indonesia.

غانا

گھانین ٹائمز

GHANIAN TIMES.

۱۴ اکتوبر ۱۹۸۳ء

سنگِ بنیاد رکھ دیا گیا

سڈنی - بین الاقوامی مسلمان جماعت احمدیہ کے سربراہ حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع نے سڈنی میں جماعت احمدیہ کی آسٹریلیا میں تعمیر ہونے والی پہلی احمدیہ مسجد کا سنگِ بنیاد رکھ دیا ہے۔

ایک سادہ لیکن باوقار تقریب میں مسلمان روحانی سربراہ نے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ سنگِ بنیاد کی یہ تقریب آسٹریلیا کی پہلی روحانی اور مذہبی دریافت کی نشاندہی کرتی ہے۔

اس دن کا اس دن سے موازنہ کرتے ہوئے جب کیپٹن جیمز کک نے آسٹریلیا کو از سرِ نو دریافت کیا تھا خلیفہ نے یہ بتایا کہ جماعت احمدیہ کا مقصد کسی سیاسی غلبہ کا حصول نہیں اور نہ ہی یہ مقصد ہے کہ جبراً کسی سے اطاعت کروائی جائے بلکہ احمدیت تو دلوں کے جیتنے کا ایک عظیم الشان منصوبہ ہے۔

آپ نے کہا کہ اسلام کا پیغام تو امن کا پیغام ہے اور جو جنگ لڑی جانے والی تھی وہ دلائل و براہین سے لڑی جائے گی نہ کہ کسی قدیم و جدید مادی ہتھیار سے۔

(روزنامہ گھانین ٹائمز مورخہ ۱۴ اکتوبر ۱۹۸۳ء)

جلسہ سالانہ مبارک

منجانب

ملٹی کلر لمیٹڈ

۱۲۹ - سی رحمان پورہ، فیروز پور روڈ لاہور - ۱۶

فون : ۴۱۸۷۷۷

جدید ترین آٹومیٹک پلانٹ پر بہترین کارکردگی

ڈیزائننگ - اینوڈائزڈ ایچنگ نیم پلیٹس - سکرین پرنٹنگ سٹکرز - مونوگرام - کلاک ڈائلز اور ایڈورٹائزنگ آئٹمز

سالِ نو کی آمد پر

ملٹی کلر لمیٹڈ کی طرف سے کلاک سازی کے میدان میں ایک خوبصورت اضافہ

ملٹی کلر کوارٹز کلاک

Foundation Stone Of Sydney's Ahamadiyya Mosque Laid

(By A Staff Reporter)

The Foundation Stone of first Ahmadiyya Muslim Mosque and Mission has being formally laid at Sydney, Australia, yesterday by the Head of the Ahmadiyya Community, Hazrat Meerza Taher Ahmed, Khalifatual Messiah IV at a simple but impressive ceremony. This mosque and Mission House will be the neucilius of a net-work of Islamic missionary works throughout the continent of Australia.

With the establishment of this Mission, all the five continents of the world including the far-flung islands, have come under the focus of Islamic preaching.

The voice of one and only God the voice of th greatest Prophet (Sm) who is the conscience-keeper of mankind, the glorious, lasting and replendent teachings of the Holy Quran and the Sunnah which ultimately seek to unite the peoples of the world, by a common band of love, justice and equality, under a single baner of peace in the name of Islam, will Insha-Allah bs heard and accepted by tee discerning people of Australia, from one and to the other, says a press release.

بنگلہ دیش

دی پیپلز ویو

چٹاگانگ

"THE PEOPLES VIEW"

CHITTAGONG

سڈنی کی مسجد احمدیہ کا سنگِ بنیاد رکھ دیا گیا

(نمائندہ خصوصی کے قلم سے)

آسٹریلیا کے شہر سڈنی میں جماعت احمدیہ کے سربراہ حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع نے کل ایک نہایت ہی سادہ مگر باوقار تقریب میں پہلی احمدیہ مسجد اور مشن ہاؤس کا سنگ بنیاد رکھا۔

یہ مسجد اور مشن ہاؤس پورے براعظم آسٹریلیا میں تبلیغ اسلام کے کام کے لئے ایک مرکز ثابت ہوگا۔

اس مشن کے قیام کے ساتھ اب پانچوں براعظم اور دور دراز کے جزائر تبلیغ اسلام کے دائرے میں شامل ہو گئے ہیں۔

خدائے واحد و یگانہ اور عظیم الشان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو انسانی ضمیر کے محافظ ہیں کی آواز اسی طرح قرآن پاک کی روشن و تابندہ تعلیمات اور سنتِ رسول کی آواز جو بالآخر دنیا کو محبت اور عدل و انصاف کے ذریعہ صرف اسلام کے پرامن جھنڈے تلے جمع کرنے کا موجب بنے گی انشاء اللہ آسٹریلیا کے پریشان حال اور غیر مطمئن لوگوں میں ایک دوسرے کے ذریعہ سنی جائے گی۔ اور قبول کی جائے گی۔ یہ تفاصیل ایک پریس ریلیز میں بیان کی گئی ہیں۔

(دی پیپلز ویو چٹاگانگ)

بھارت

روزنامہ آفتاب

سری نگر ۷ اکتوبر ۱۹۸۳ء

براعظم آسٹریلیا میں پہلی مسجد کا سنگِ بنیاد

سڈنی آسٹریلیا میں امام جماعت احمدیہ نے ۳۰ ستمبر بروز جمعہ مسجد احمدیہ کا سنگ بنیاد رکھا ہے۔ یاد رہے کہ براعظم آسٹریلیا میں یہ خدائے واحد کا پہلا گھر ہے جس کی تعمیر کی سعادت جماعت احمدیہ کو ملی ہے۔ اور جہاں پہ ہر روز پانچ وقت توحید اور رسالت مآب رسول کریم صلعم کا اعلان ہوا کرے گا۔

(روزنامہ آفتاب سرینگر مورخہ ۷ اکتوبر ۱۹۸۳ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۶ر ستمبر ۱۹۸۳ء (FIJI SUN) روزنامہ "فجی سن"

فجی

مسیح موعودؑ کے چوتھے جانشین

امام جماعت احمدیہ فجی تشریف لا رہے ہیں

18 FIJI SUN — FRIDAY, SEPTEMBER 16, 1983

FOURTH SUCCESSOR OF PROMISED MESSIAH — *Ahmadiyya feature*

Ahmadiyya leader visits Fiji

THE head of the world-wide Ahmadiyya movement will arrive in Fiji today for an eight-day visit. He is the Khalifatul Masih IV, Hazrat Mirza Tahir Ahmad of Pakistan.

Hazrat Mirza Tahir Ahmad, 55, will tour Fiji to meet members of the Ahmadiyya community as part of his journey to the Eastern countries.

The national president of the Ahmadiyya Muslim Association, Mr Abdul Lateef Maqbool, said members of the Ahmadiyya community are very pleased with Hazrat Mirza Tahir Ahmad's trip to Fiji.

Hazrat Mirza Ahmad who is expected to arrive this afternoon, will hold a press conference in the VIP lounge at Nadi Airport as soon as he gets here.

Tomorrow morning, he will lead Ied prayers at the Nadi mosque and will later meet members of the Ahmadiyya community living in the area.

In the afternoon, he will attend a mayoral function at Nadi Civic Centre and hold a public lecture shortly afterwards.

He arrives at the Samabula mosque for a welcome ceremony by the Ahmadiyya community at 9am on Sunday.

Hazrat Mirza Ahmad will officially open the Samabula mosque between 11.00am and 1.30pm.

Towards the later part of the afternoon, he will visit Pacific Harbour.

On Monday morning, he meets Government ministers and members of the diplomatic corp before going on to a radio interview.

The next day, he will hold a press conference in the morning and pay a visit to the Leader of the Opposition in the afternoon.

He will spend Wednesday at Labasa where the Ahmadiyya community have planned a colourful welcome ceremony at the Labasa mosque in the morning.

On Thursday, Hazrat Mirza Tahir will visit Matei, Taveuni where he will meet members of the Ahmadiyya community before holding a public lecture.

Next Friday, he will hold a public lecture on Islam and Human Salvation at the University of the South Pacific.

A full-day meeting with executives of the Ahmadiyya Muslim Association takes place on Saturday, September 24.

Hazrat Mirza Tahir Ahmad leaves Fiji the following day for Sydney where he will lay the foundation of the first Ahmadiyya mosque.

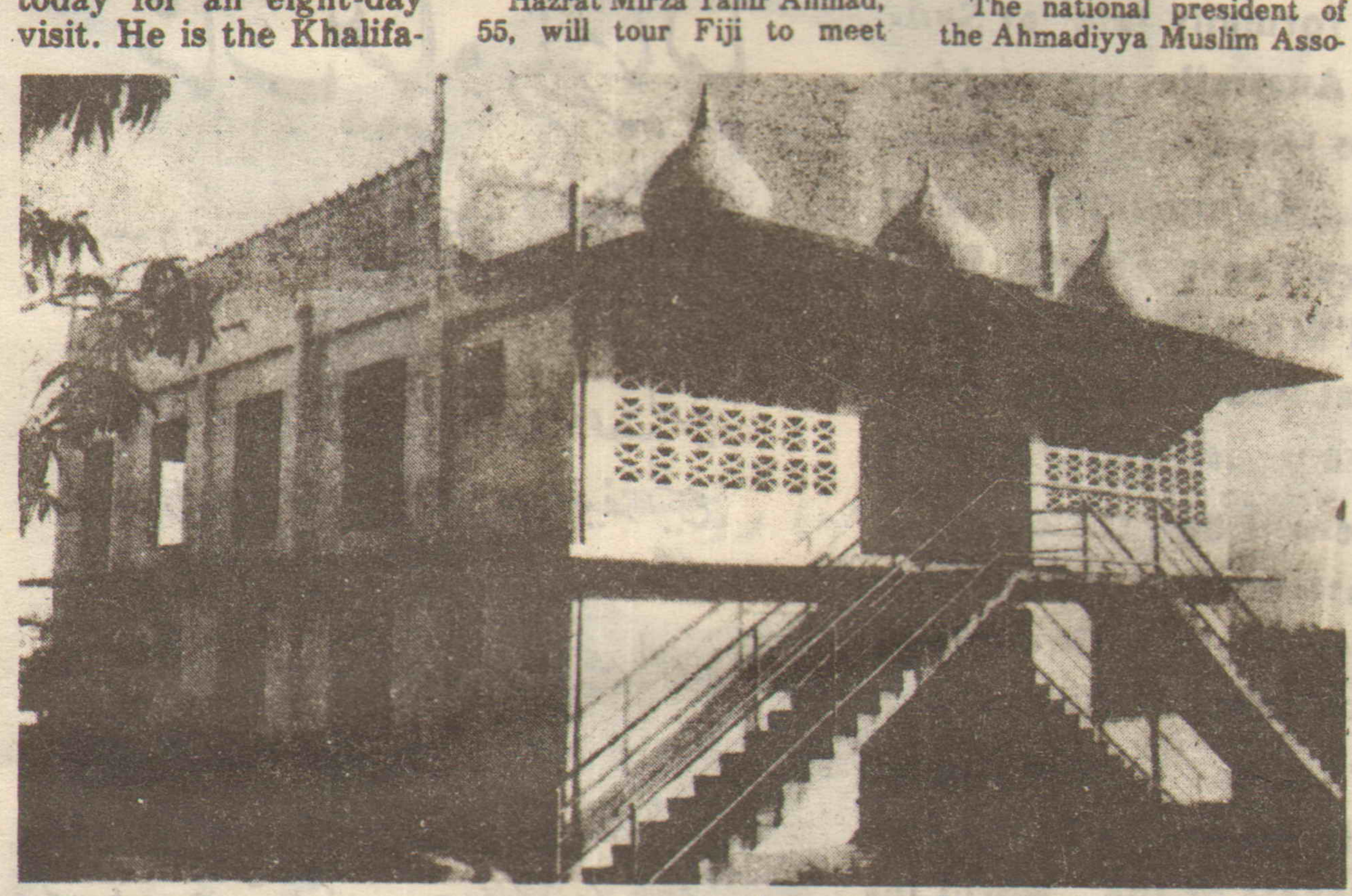

THE Aqsa Mosque at Nadi will be the venue for Ied prayers tomorrow when Hazrat Mirza Tahir Ahmad, the Khalifatul Masih IV, visits the mosque.

Hazrat Mirza Tahir Ahmad is on a tour of Eastern countries and will spend a week in different parts of Fiji visiting the Ahmadiyya communities.

THE fourth successor of the Promised Messiah, Hazrat Mirza Tahir Ahmad, arrives in Fiji today. He is the supreme leader of more than 13,000,000 Ahmadi Muslims throughout the world.

ساری دنیا میں پھیلی ہوئی جماعت احمدیہ کے سربراہ آٹھ روزہ دورہ پر آج فجی تشریف لا رہے ہیں۔ آپ ہیں پاکستان کے حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

حضرت مرزا طاہر احمد مشرقی ممالک کے دورہ پر ہیں۔ اسی سلسلہ میں آپ جماعت احمدیہ کے افراد سے ملاقات کرنے کی غرض سے فجی کا دورہ بھی فرمائیں گے۔

احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کے نیشنل پریذیڈنٹ جناب عبداللطیف مقبول نے بتایا کہ حضرت مرزا طاہر احمد کے متوقع دورہ فجی پر یہاں کی جماعت احمدیہ کے افراد بے حد مسرور ہیں۔

حضرت مرزا طاہر احمد جو حسب توقع آج سہ پہر فجی میں وارد فرما ہونگے یہاں پہنچنے کے فوراً ہی بعد نادی ایئرپورٹ کے وی آئی پی لاؤنج میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب فرمائیں گے۔

کل صبح آپ مسجد نادی میں عید کی نماز پڑھائیں گے۔ بعد ازاں آپ مقامی احمدیوں سے ملاقات فرمائیں گے۔ سہ پہر کو آپ نادی سِوِک سنٹر میں میئر کی طرف سے منعقد کی جانے والی استقبالیہ تقریب میں شرکت فرمائیں گے اور اس کے معاً بعد ایک پبلک لیکچر دیں گے۔

اتوار کو نو بجے صبح آپ ساما بولا کی مسجد میں جماعت احمدیہ کی طرف سے دی جانے والی استقبالیہ تقریب میں شرکت فرمائیں گے آپ گیارہ بجے قبل دوپہر سے ڈیڑھ بجے بعد دوپہر کے عرصہ میں مسجد ساما بولا کا باضابطہ افتتاح فرمائیں گے۔ سہ پہر کے آخری حصہ میں آپ بحر الکاہل کی بندرگاہ (PACIFIC HARBOUR) تشریف لے جائیں گے۔

پیر کے روز آپ انٹرویو کے لئے ریڈیو فجی جانے سے قبل صبح وزراءِ مملکت اور غیر ملکی سفراء سے ملاقات فرمائیں گے۔

اگلے روز صبح آپ ایک پریس کانفرنس سے خطاب فرمائیں گے اور سہ پہر کو آپ پارلیمنٹ کے قائد حزب اختلاف سے ملاقات کرنے تشریف لے جائیں گے۔

بدھ کا دن آپ لاباسہ میں گزاریں گے جہاں مسجد لاباسہ میں وہاں کی جماعت احمدیہ نے آپ کے اعزاز میں صبح ایک شاندار استقبالیہ تقریب کا اہتمام کر رکھا ہے۔

جمعرات کے روز حضرت مرزا طاہر احمد ماتیئی، تاوے یونی (وہ جزیرہ جس میں سے انٹرنیشنل ڈیٹ لائن گزرتی ہے) تشریف لے جائیں گے جہاں آپ ایک پبلک لیکچر دینے سے قبل وہاں کی جماعت احمدیہ کے افراد کو ملاقات کا شرف بخشیں گے۔

اگلے روز یعنی جمعہ کے دن آپ یونیورسٹی آف ساؤتھ پیسفک میں "اسلام اور انسانی نجات" کے موضوع پر تقریر فرمائیں گے۔

۲۴ ستمبر یعنی اتوار کا دن احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کی مجلس عاملہ کے اراکین اور دیگر عہدہ داروں کے ساتھ ملاقات اور اجلاس کے لئے وقف ہے۔

اگلے روز حضرت مرزا طاہر احمد فجی سے سڈنی کے لئے روانہ ہوں گے۔ جہاں آپ آسٹریلیا کی پہلی احمدیہ مسجد کا سنگ بنیاد رکھیں گے

(روزنامہ فجی سن مورخہ ۱۶ ستمبر ۱۹۸۳ء بروز جمعہ)

خدمت کی راہوں پر رواں دواں: مدینہ خادم
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
۷۶۴۹۷
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون: ۷۴۸۴۴
بالمقابل ایوانِ محمود ربوہ فون: ۶۳۸
۷۱۔ سویٹ ہوم لینڈ ماڈل کالونی کراچی ۲۷ [illegible] ضلع سیالکوٹ

آپ کو معلوم ہو کہ
ہمارے دواخانہ
میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز
کا نام اب
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
زیرِ نگرانی حکیم عبدالحمید جانشین و فرزند حضرت حکیم نظام جان
ہو چکا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سپین

روزنامہ ایلاڈیلنٹو ڈی سیگوویا

ELADELANTO DE SEGOVIA ۱۰ ستمبر ۱۹۸۳ء

آسٹریلیا میں پہلی اسلامی احمدیہ مسجد تعمیر کی جائیگی

Se construirá la primera mezquita islámica en Australia

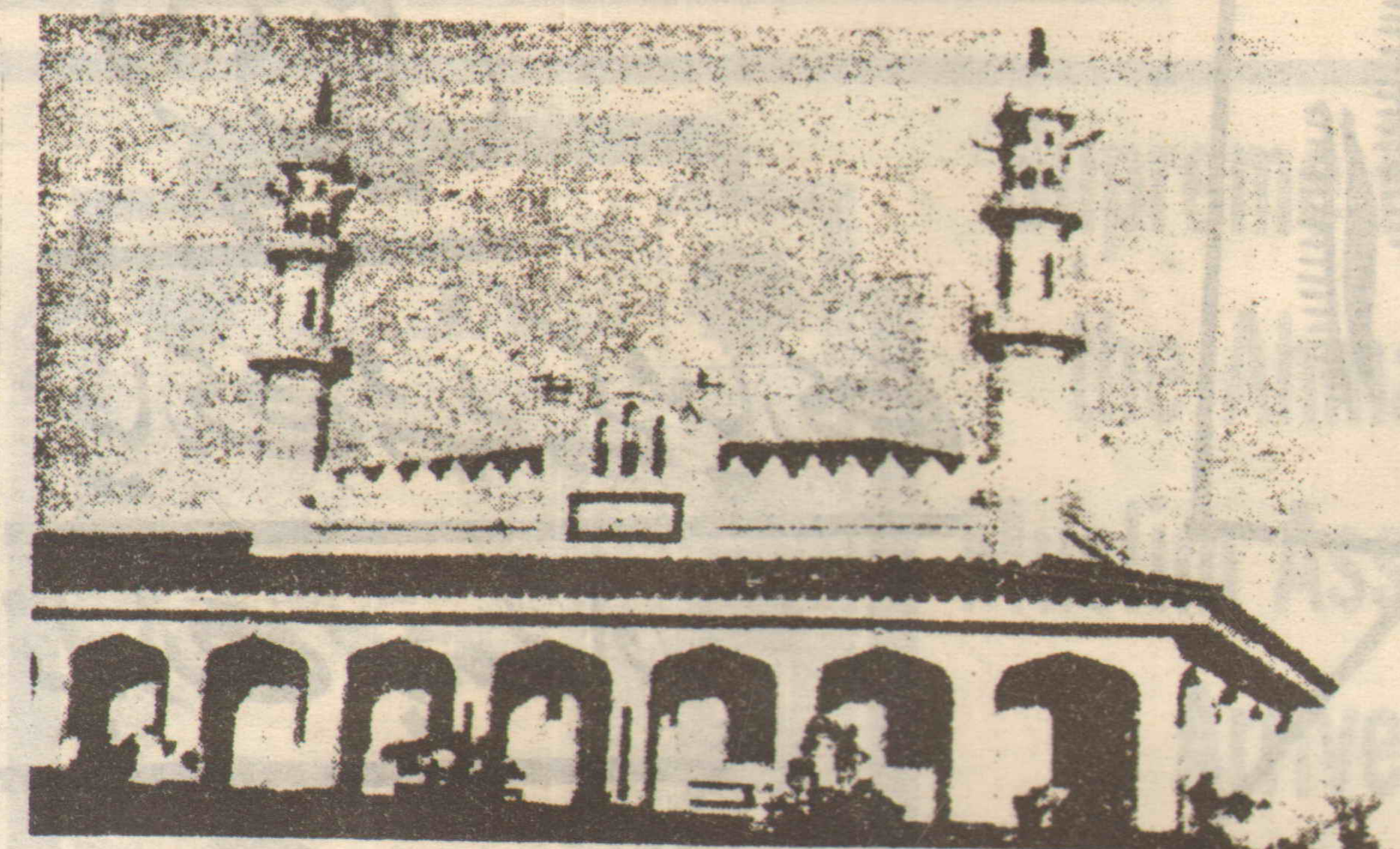

Hazrat Mirza Tahir Ahmad, jefe supremo espiritual de la Comunidad Internacional Ahmadia del Islam, colocará la primera piedra de la primera mezquita en la ciudad de Sydney del continente australiano el día 30 de septiembre de 1983.

Según nuestra información, ésta es la primera mezquita islámica que, en la historia, se construye en el continente de Australia.

Esta comunidad inauguró el año pasado una mezquita en España en la localidad cordobesa de Pedro Abad, la cual aparece en la fotografía.

La Comunidad Internacional Ahmadia del Islam es sólo una comunidad religiosa y espiritual. No participa en ningún tipo de política y sus miembros según la enseñanza islámica y bajo la guía de su fundador, obedecen la ley del país en que se hallen establecidos.

حضرت مرزا طاہر احمد جو بین الاقوامی اسلام کی احمدیہ جماعت کے روحانی سربراہ ہیں۔ سڈنی میں براعظم کی پہلی اسلامی احمدیہ مسجد کا سنگ بنیاد ۳۰ ستمبر ۱۹۸۳ء کو رکھیں گے۔ ہماری اطلاع کے مطابق یہ تاریخ میں پہلی اسلامی احمدیہ مسجد ہے جو آسٹریلیا کے براعظم میں بنائی جائے گی۔ اس جماعت نے گذشتہ سال سپین میں قرطبہ کے نواح پیدرو آباد میں ایک مسجد کا افتتاح کیا تھا جو اس فوٹو میں نظر آرہی ہے۔

بین الاقوامی احمدیہ اسلامی جماعت صرف ایک مذہبی اور روحانی کمیونٹی ہے۔ یہ کسی قسم کی سیاست میں حصہ نہیں لیتی اور اس کے ممبر اسلام کی تعلیم اور اپنے بانی کی ہدایات کے مطابق جس ملک میں رہتے ہیں وہاں کے قانون کی پابندی کرتے ہیں۔

(ELADELANTO DE SEGOVIA مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۸۳ء)

ہر قسم کا کاغذ، بکس بورڈ، گتہ

بارعایت خرید نے کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں اور دعا فرمائیں

اب ہمارے ہاں سے قرآن مجید بطرز قاعدہ یسرنا القرآن، تحدیث نعمت، انسان کامل سنگم، اور کشتی نوح بھی مل سکتی ہے۔

فون: ۶۳۸۴۹ گھر ۶۷۴۴۸ ملک عبد اللطیف ستکوہی

مقبول پیپر مارٹ گنپت روڈ لاہور

کوئٹہ ایجنسی

سلسلہ احمدیہ کی سنہ ۱۹۴۹ء سے خدمت کر رہی ہے۔ اس ایجنسی سے آپکو اخبارات اور رسالہ جات کے علاوہ جماعت احمدیہ کی ہر قسم کی کتب اور ربوہ کی ہر چیز مل سکتی ہے نیز جنرل سٹور، سامان سٹیشنری کے علاوہ سپورٹس کا سامان بھی مل سکتا ہے

ایجنٹ :- عبد الرحمان خان احمدی

باسط برادرز فاطمہ جناح روڈ کوئٹہ

فجی

FIJI TIMES دی فجی ٹائمز

۱۴ ستمبر ۱۹۸۳ء

احمدیت حقیقی اسلام کا احیاء ہے

In the name of Allah, Most Gracious, Most Merciful

Ahmadiyyat is the divinely promised revival of Islam prophesied in the Holy Quran (9:33, 62:4) and by the Holy Prophet of Islam, *peace be on him.*

AHMADIYYAT IS REVIVAL OF TRUE ISLAM

It sets forth the essence of Islam, shorn of all encrustations that have through the centuries been gradually patched upon the body of Islam and have defaced and defigured it, and debased Muslim society. It does not depart from Islam in the least nor does it add one iota to the doctrines or teachings of Islam. Yet it is a fresh presentation of Islam, and more particularly of the wisdom and philosophy that underlie its doctrines and teachings, based upon and deriving entirely from the Holy Quran and the pronouncements and practice of the Holy Prophet of Islam. It is not a new religion nor is it an innovation. It sets forth only that which has been inherent in Islam from the very beginning, but which had been overlaid in the last few centuries or the need of which had not yet arisen.

THE LIGHT RETURNS AFTER 700 YEARS

Hazrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV and head of the world-wide Ahmadiyya Movement in Islam, while inaugurating the Basharat Mosque at Padrobad, Cordoba, Spain, said:

"Islam believes in winning the hearts of the people through love and human brotherhood". He continued: "The founder of the Ahmadiyya Movement in Islam, Hazrat Mirza Ghulam Ahmad adopted this principle so that the hearts of everyone could be won towards Islam". He also thanked the government and the people of Spain for their very kind gesture and cooperation through which the Ahmadiyya Muslim community succeeded in establishing a mosque in Cordoba, for the worship of Allah.

Hazrat Mirza Tahir Ahmad prayed that the Basharat Mosque may become a source of light which would illuminate the whole country with its brilliance.

احمدیت اسلام کی نشأۃ ثانیہ کی وہ آسمانی تحریک ہے جس کی پیشگوئی قرآن کریم (۹، ۳۳، ۶۲، ۴) اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کی ہے۔

احمدیت حقیقی اسلام کا احیاء ہے

یہ حقیقی اسلام کی تصویر پیش کرتی ہے۔ یہ اسلام پر پڑے ہوئے ان تمام داغ دھبوں کو دور کرنے کے لئے آئی ہے جو صدیوں سے اسلام کے حسین چہرے پر ڈالے گئے تھے اور جنہوں نے حقیقی اسلام کا چہرہ بدنما کر کے رکھ دیا تھا اور مسلمان معاشرے کو بے عزت کر دیا تھا۔ یہ اسلام سے معمولی سا ذرہ بھی کم نہیں کرتی اور نہ ہی اسلام کی تعلیمات اور عقائد میں شمہ بھر کوئی اضافہ کرتی ہے۔ یہ اسلام کی ایک جدید تصویر ہے اور اسلام کی تعلیمات کی حکمت اور فلسفہ کاملاً قرآن کریم اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور سنت کی روشنی میں بیان کرتی ہے۔ یہ نہ کوئی نیا مذہب ہے اور نہ کوئی نیا نظریہ۔ یہ وہ تمام باتیں کھول کر بیان کرتی ہے جو شروع سے اسلام میں مخفی طور پر موجود چلی آرہی ہیں ایسی باتیں گزشتہ چند سو سالوں سے جن باتوں کو پیچھے پھینک دیا گیا تھا ایسے علمی معارف بیان کرتی ہے۔ جن کی ضرورت ابھی پیدا نہیں ہوئی تھی۔

۷۰۰ سال کے بعد نور کی واپسی

حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع جو عالمی اسلامی جماعت احمدیہ کے سربراہ ہیں۔ انہوں نے مسجد بشارت پیدرو آباد۔ قرطبہ سپین کا افتتاح کرتے ہوئے فرمایا:-

"اسلام محبت اور انسانی بھائی چارے کے ذریعہ لوگوں کے دل جیتنے پر یقین رکھتا ہے"۔

انہوں نے مزید کہا۔

"جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمد نے اس اصول کو اختیار کیا تا کہ ہر کسی کا دل اسلام کی خاطر جیتا جا سکے"۔

انہوں نے سپین کی حکومت اور عوام کی مہربانی اور تعاون کا بھی شکریہ ادا کیا جس کے نتیجے میں جماعت احمدیہ اللہ کی عبادت کے لئے قرطبہ کے علاقے میں ایک مسجد بنانے میں کامیاب ہوئی ہے۔

حضرت مرزا طاہر احمد نے دعا کی کہ یہ مسجد بشارت نور کا وہ مرکز بنے جو اپنی چکا چوند سے سارے ملک کو منور کر دے۔

مشہور کاجل

مشہور دواخانہ گوجرانوالہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

هُوَ النَّاصِرُ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

کراچی میں

معیاری سونے کے معیاری

زیورات خریدنے اور

بنوانے کے لئے

تشریف لائیں!

الرؤوف جیولرز

۱۶ خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری -

شمالی ناظم آباد کراچی - فون نمبر: ۶۱۷۰۶۹

انجینئرز اینڈ کنٹریکٹرز

سپیشلسٹ

ڈمپر ٹرک

اینڈ

فائیرو مکسرز

محمد اسماعیل اینڈ سنز

۱۱۶ کشمیر روڈ

راولپنڈی صدر

فون
۶۴۳۵۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فجی | دی فجی ٹائمز | "THE FIJI TIMES." | ۱۶ر ستمبر ۱۹۸۳ء

"امام جماعت احمدیہ تشریف لا رہے ہیں" • رُوحانی اور مادّی اقدار کے درمیان تصادم

Supreme Head of the Ahmadiyya Muslim Association Arrives.....

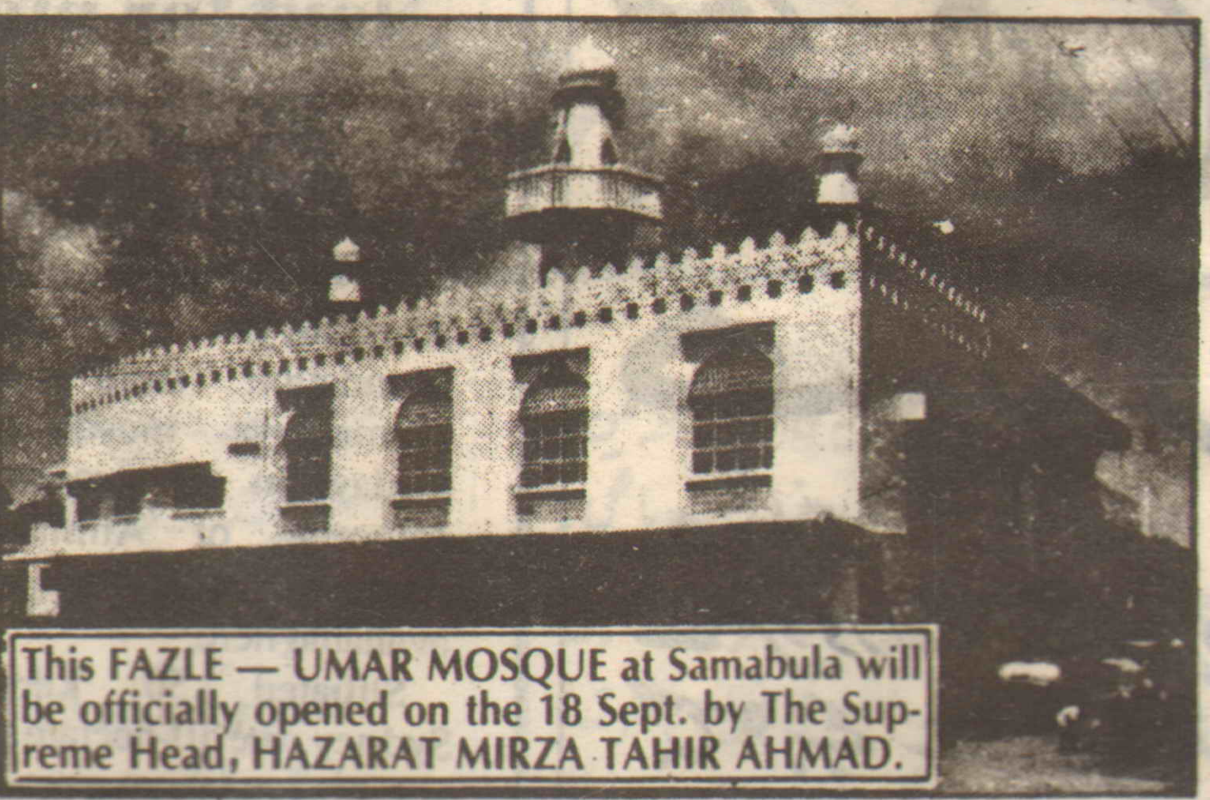

This FAZLE — UMAR MOSQUE at Samabula will be officially opened on the 18 Sept. by The Supreme Head, HAZARAT MIRZA TAHIR AHMAD.

CONFLICT BETWEEN SPIRITUAL AND MATERIAL VALUES

The world today presents an ironic spectacle of the highest progress in science and technology, beyond man's wildest dreams of even half a century ago, on the one side; and the rapid deterioration of moral and spiritual values on the other. This rift is widening daily, particularly in the West, and if it is not drastically narrowed and then eliminated at an early date, it would bring about universal disaster which might involve the end of civilization as it is conceived today. At the root of the trouble is the utter lack of moral and spiritual leadership among the so-called advanced sections of humanity which have, in many cases, become completely alienated from God. Belief in the possibility of communion with God, which is the very essence of spiritual life, has disappeared. Such halting and sporadic effort as is put forth towards the stimulation of moral and spiritual values, is based on human speculation and is not derived from divine direction. This tendency is patent even among Muslim divines. There is a failure to recognise that the only way of deliverance is through the establishment of man's relationship with God. Today the only claimant of such a possibility is the Ahmadiyya Movement which furnishes practical illustration of the truth of its claim. It is only through experience of such relationship that a person can arrive at absolute certainty of faith in the divine which can work the needed moral and spiritual revolution in the life of man. This is the challenge that the Ahmadiyya Movement presents to an incredulous world. It is the challenge of a revived, or resurgent and invigorated Islam.

آج دنیا ایک عجیب طنزیہ صورت حال پیش کر رہی ہے۔ ایک طرف سائنس اور ٹیکنالوجی کے میدان میں انسان نے ایسی حیرت انگیز ترقی کی ہے جو نصف صدی قبل تک انسان کے خواب میں بھی نہ آئی تھی اور دوسری طرف اخلاقی اور روحانی اقدار میں تیزی کے ساتھ انحطاط ہوا ہے دونوں (یعنی ایک طرف انتہائی مادی ترقی اور دوسری طرف روحانی اقدار) کے مابین خلیج علی الخصوص مغرب میں اور ہر روز وسیع سے وسیع تر ہوتی چلی جا رہی ہے۔ اگر اس خلیج کو تیزی سے تنگ اور پھر جلد از جلد ختم نہ کیا گیا تو یہ صورت حال عالمگیر تباہی پر منتج ہو گی۔ جس کے نتیجے میں عین ممکن ہے کہ تہذیب کا خاتمہ ہو جائے جس کا آج کل خدشہ محسوس کیا جا رہا ہے۔ اس مشکل کی اصل وجہ یہ ہے کہ نوع انسانی کے نام نہاد ترقی یافتہ طبقات میں اخلاقی اور روحانی قیادت کا یکسر فقدان ہے اور یہ طبقات بعض علاقوں میں تو خدا تعالیٰ سے بکلی مونہہ موڑ چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے رابطے کا بنیادی نظریہ جو روحانیت کی جان ہے سرے سے ختم ہو چکا ہے۔ اس وقت دنیا میں اخلاقی اور روحانی معیار کو بلند کرنے کی جتنی کوششیں ہو رہی ہیں وہ سب کی سب انسان کی اپنی اختراع ہیں اور ان میں سے کوئی بھی الٰہی ہدایت کے تابع نہیں۔ اور یہ رجحان خود مسلمانوں کے دینی طبقوں میں بھی پیدا ہو چکا ہے۔

دنیا اس حقیقت کو سمجھ نہیں پا رہی کہ اس مسئلے کا اصل حل بندے کے اللہ کے ساتھ زندہ تعلق کے قیام میں مضمر ہے۔ آج کے دور میں اس تعلق کے قیام کا دعویٰ کرنے والی صرف اور صرف جماعت احمدیہ ہے اور یہ جماعت اپنے اس دعوے کا عملی ثبوت بھی مہیا کرتی ہے۔ تعلق باللہ کے تجربے میں سے گذرنے کے بعد ہی کوئی شخص ایمان باللہ کے سلسلہ میں حقیقی طور پر یقین کامل کی منزل تک پہنچ سکتا ہے اور اسی کے نتیجے میں انسان کی اخلاقی اور روحانی اقدار میں انقلاب برپا ہوتا ہے۔ یہ وہ چیلنج ہے جسے جماعت احمدیہ شکوک وشبہات کی دلدل میں پھنسی ہوئی دنیا کے سامنے پیش کر رہی ہے اور فی الاصل یہ ہے چیلنج جسے احیاء نو سے مالا مال اور قوت و شوکت سے بھرپور دمعمور اسلام نے دنیا کے سامنے پیش کر رکھا ہے۔

بھارت:

روزنامہ "ہند سماچار" جالندھر - ۲ر اکتوبر ۱۹۸۳ء

آسٹریلیا میں پہلی مسجد

حضرت مرزا طاہر نے سنگ بنیاد رکھا

نئی دہلی یکم اکتوبر۔ حضرت مرزا طاہر احمد جو کہ عالمی احمدیہ تحریک کے بانی ہیں نے آسٹریلیا میں پہلی (اسلامی احمدیہ) مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا۔ اس موقعہ پر بہت سے احمدی اور غیر احمدی لوگ جمع تھے۔ مسجد سڈنی سے ۵۰ کلومیٹر دور ۱۰ ایکڑ میں بنائی جا رہی ہے۔

(روزنامہ ہند سماچار۔ جالندھر مورخہ ۲ر اکتوبر ۱۹۸۳ء)

جلسہ سالانہ پر آنیوالوں کو خوش آمدید

نعیم وُوڈ اینڈ جنرل سٹور

سامان معیاری | اعلیٰ قسم کی اُون
سپورٹس | اے بی سی اون
کھلونے | ہوزری

مین بازار شیخوپورہ

پروپرائیٹر:- نعیم احمد قاضی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

EMIRATES NEWS

Editor-in-Chief: Khalid Mohamed Ahmed

12 No. 303 ABU DHABI, SUNDAY, ZUL HIJJA 25, 1403, OCTOBER 2, 1983 Price: 1 Dirham

آنکھوں کا کلینک
ہسپتال
۵ ڈیوس روڈ لاہور
کے سردیوں کے اوقات یہ ہوں گے
صبح ۹ بجے سے ۱۲ بجے تک
شام ۴ بجے سے ۶ بجے تک
جمعہ کو چھٹی ہوگی
غرباء کو اتوار کے روز بغیر فیس کے دیکھا
جاتا ہے۔ عینک کا نمبر شامل نہیں ہے
ڈاکٹر بریگیڈیر مرزا مبشر احمد
فون ۵۳۶۹۴ ، ۳۷۲۰۵۷

Foundation stone laid for mosque in Australia

NEW DELHI (UNI): Hazrat Mirza Tahir Ahmed, head of the worldwide Ahmadiyya movement laid the foundation stone of the first Ahmadiyya mosque in Australia Friday, in the presence of a huge gathering of Ahmadis and non-Ahmadis according to information available here.

Situated 50 kilometres from Sydney, the 10-hectare plot will have a spacious mosque, a mission house and a library. Australia has a sizeable Ahmadi population and the mission centre will provide adequate facilities for the annual gathering of the community.

The head (Khalifa) of the movement had inauguarated the first Ahmadiyya mosque to be build in Spain at Pedrobad in September last year. Significantly it has been called Basharat mosque, or mosque of glad tidings.

The Ahmadiyya mission has built mosques all over the world and has translated the Holy Koran in all major languages of the world. The Gurumukhi language translation of the Holy Koran was released in Delhi recently.

متحدہ عرب امارات: ایمریٹس نیوز ۲ ؍ اکتوبر ۱۹۸۳ء

آسٹریلیا میں مسجد کا سنگِ بنیاد رکھ دیا گیا

نئی دہلی - یہاں موصول ہونیوالی اطلاعات کیمطابق ساری دنیا میں پھیلی ہوئی جماعت احمدیہ کے امام حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے جمعہ کے روز احمدیوں اور غیر احمدیوں کی ایک کثیر تعداد کی موجودگی میں آسٹریلیا میں جماعت احمدیہ کی پہلی مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔

سڈنی سے ۵۰ کلو میٹر کے فاصلہ پر واقع ۱۰ ہیکٹر کے پلاٹ میں ایک وسیع و عریض مسجد کے علاوہ ایک مشن ہاؤس اور ایک لائبریری بھی تعمیر کی جائے گی۔ آسٹریلیا میں احمدیوں کی ایک اچھی خاصی تعداد آباد ہے اور مجوزہ مشن کا مرکزی مقام جماعت آسٹریلیا کے سالانہ جلسہ کے لئے کافی سہولتیں مہیا کر سکیگا۔

امام جماعت احمدیہ نے گذشتہ سال ستمبر میں پیڈرو آباد سپین میں بنائی جانیوالی احمدیہ جماعت کی پہلی مسجد کا افتتاح کیا تھا۔ اس مسجد کو "مسجد بشارت" یا خوشخبریوں کی مسجد کہا جاتا ہے۔

احمدیہ مشن نے ساری دنیا میں مسجدیں تعمیر کی ہیں اور دنیا کی اہم زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم بھی شائع کئے ہیں قرآن مجید کا گورمکھی زبان میں ترجمہ حال ہی میں دہلی سے شائع کیا گیا ہے۔

حبوب اکسیر اٹھرا
قیمت ۱۰۰ گولی ۱۲ روپے
دواخانہ حکیم محمد طفیل سابق صدر طبیہ کمیٹی تحصیل چنیوٹ گولبازار ربوہ

NIEUWSBLAD NU* EDITIE 4

AHMADIYYA-MISSIE BREIDT ZICH UIT

BENOORDENHOUT – De in onze wijk gevestigde ahmadiyya-missie, Oostduinlaan 79, heeft op 30 september jl. een persconferentie belegd in Nieuwspoort. Aanleiding was het leggen van de eerste steen van de moskee in Sydney, Australië. Voor de verbreiding van de wereldwijd werkende Ahmaddiyya Beweging in de Islam is dit een zeer belangrijk moment, want Australië was het enige werelddeel waartoe men nog geen toegang had verkregen. De reden was dat men daar geen enkele kleurling wil toelaten, zelfs niet de missionarissen, die maar voor enkele jaren komen. Anders dan over Zuid-Afrika wordt over de Australische discriminatie nooit gesproken. De huidige Labour-regering heeft nu echter een uitzondering gemaakt voor de verbreiders van een godsdienstige boodschap. Dit is een groot succes voor de Ahmadiyya-missie, die met de recent voltooide Russische vertaling van de Koran nog altijd voor een IJzeren Gordijn staat. Nochtans is men bezig met een Chinese vertaling van de Koran, waarbij men rekent op de tegenwoordig wat liberalere houding van de autoriteiten in China.

ہالینڈ

NIEUWS BLADNU

۱۲ ؍ اکتوبر ۱۹۸۳ء

احمدیہ مشن پھیل رہا ہے

احمدیہ مشن ہالینڈ نے مورخہ ۳۰/۹/۸۳ کو مشہور پریس سنٹر NIEUWS POORT میں ایک کانفرنس منعقد کی۔ اس کانفرنس کا مقصد یہ تھا کہ اہلِ ہالینڈ کو ساری دنیا میں پھیلی ہوئی جماعت احمدیہ اسلامیہ کی طرف سے آسٹریلیا کے شہر سڈنی میں ایک نئی مسجد کے سنگِ بنیاد رکھنے کی تقریب سے آگاہ کیا جائے۔ یہ ایک ایسی جگہ تھی کہ جہاں اس جماعت کو قدم رکھنے کا موقع ابھی تک نہ ملا تھا ...... لیکن موجودہ لیبر حکومت نے مذہبی مرکز قائم کرنے کے لئے خصوصی اجازت دی ہے۔ یہ بات جماعت احمدیہ کے لئے بہت بڑی کامیابی کا باعث ہوئی ہے۔ یہ جماعت روسی (RUSSIAN) زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ تیار کر کے آہنی پردہ کے دروازہ پر کھڑی ہے۔ نیز اس امید پر کہ چین کی موجودہ حکومت کچھ آزاد خیالی کا مظاہرہ کر رہی ہے۔ یہ جماعت چینی زبان میں بھی قرآن کریم کا ترجمہ تیار کر رہی ہے۔"

(روزنامہ نو ۱۲ ؍ اکتوبر ۱۹۸۳ء)

احمد موٹرز
آٹو موبائیل انجنیئرز
فون نمبر :- ۷۰۴۴۵ گھر ۷۵۱۴۳
٭ جرمن اور جاپانی گاڑیوں کی مرمت کا خصوصاً اعلیٰ انتظام ٭ گاڑیوں کی اطمینان بخش اور ہمنگ ڈینٹنگ ٭ پینٹنگ الیکٹریکل ٭ ویل بیلنسنگ ٭ ویل الائنمنٹ کیلئے رجوع فرمائیں
غنایت بازار اوجڑی کیمپ مری روڈ
راولپنڈی

چمپا کریم
مشہور دواخانہ گوجرانوالہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Uganda Times

VOL. II NO. 24 KAMPALA, SATURDAY, OCTOBER 1, 1983 SHS. 50/-

Ahmaddiya Community spreads to Australia

A foundation stone for the first-ever Ahmaddiya Community mosque in Sydney, Australia, was laid this week.

Ahmaddiya, an Islamic sect with headquarters in Pakistan, was founded by Hazrat Mirza Ghulam Ahmad Qadiani to promote a world-wide peaceful spiritual Jehad.

The movement is after the ultimate and decisive triumph of Islam all over the world.

In that vein, the community works towards the goal of bringing about a moral revolution in which religious and parochial hatred will be overcome.

In a speech, punctuated with allusions to the Quran the Holy Bible and references to some of the historical events, the Ahmaddiya leader, Ahmad Qadiani said at the laying of the foundation ceremony.

"The House whose stone we lay today is higher in status than the highest of man-made structures.

"The highest tower built for worldly purposes cannot reach as high as even the floor of this House of God."

He added that the Ahmaddiya Community had not been accorded the due recognition from other moslem sects. But wherever this — community will set its foot for the first time, be it a continent, country or small island, that day will be great in the history of that area.

"It will constitute a unique milestone which, despite being invisible to the contemporary eye will look large, clear and bold to the man of the future", he said.

In particular reference to Australia's history when Captain James Cook anchored there, he drew a correlation with the foundation of Ahmaddiya Muslim Community.

"Like Captain James Cook re-discovered you, we too have done the same. We have done so to impart higher religious and spiritual values to you".

..."The Ahmaddiya struggle was that of spiritual victories, but not geo-political domination".

The community has waged a war of reason and argume[illegible]hich will never be [illegible] with weapons. It p[illegible] a message of peace.

The leader said that they sought to introduce a new civilisation, devoid of hatred and many other vices.

Here, in Uganda, the Ahmaddiya Muslim sect has been working in various places since 1935. Since then it opened schools, mosques, among which is the Bashir High School and Ahmaddiya Mosque at Wandegeya, near Kampala.

یوگنڈا

یوگنڈا ٹائمز: یکم اکتوبر ۱۹۸۳ء

جماعتِ احمدیہ آسٹریلیا تک پھیل گئی

اس ہفتے جماعت احمدیہ کی آسٹریلیا میں سب سے پہلی مسجد کا سنگِ بنیاد رکھ دیا گیا۔

جماعت احمدیہ ایک اسلامی فرقہ ہے جس کا مرکز پاکستان میں ہے۔ اس کی بنیاد حضرت مرزا غلام احمد قادیانی نے ایک عالمی پرامن روحانی جہاد کے لئے رکھی۔ اس جماعت کا مقصد یہ ہے کہ دنیا بھر میں آخر کار اسلام کو غالب کیا جائے۔

اس مقصد کے لئے جماعت ایک ایسا اخلاقی انقلاب لانے میں کوشاں ہے جس میں مذہبی منافرتیں اور علاقائی تعصبات ختم کر دیئے جائیں۔

اس مسجد کا سنگِ بنیاد رکھنے کی تقریب میں حضرت احمد نے جو خطاب کیا اس میں آیات قرآنی، بائیبل اور بعض تاریخی کتب کے حوالہ جات دیئے ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ:

"آج جس گھر کی ہم بنیاد رکھ رہے ہیں یہ انسان کی بنائی ہوئی تمام عمارات میں سب سے زیادہ بلند مرتبہ ہے۔ دنیا کے مقاصد کے لئے جو بلند ترین ٹاور بھی بنایا جائے وہ اپنی بلندی اور عظمت میں خدا کے اس گھر کے فرش تک بھی نہیں پہنچ سکتا۔"

انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ کو دیگر مسلمان فرقے مسلمان خیال نہیں کرتے۔ لیکن جہاں کہیں بھی یہ جماعت پہلی دفعہ اپنے قدم جماتی ہے چاہے وہ براعظم ہو، ملک ہو یا کوئی چھوٹا جزیرہ ہو وہ دن اس علاقے کی تاریخ میں ایک عظیم دن ہوتا ہے......

یہاں یوگنڈا میں جماعت احمدیہ ۱۹۳۵ء سے مختلف جگہوں پر کام کر رہی ہے۔ جب سے اب تک انہوں نے سکول کھولے ہیں۔ مساجد بنائی ہیں جن میں بشیر ہائی سکول اور احمدیہ مسجد وانڈیگیوا (WANDEGEVA) نزد کمپالا شامل ہے۔

(یوگنڈا ٹائمز: یکم اکتوبر ۱۹۸۳ء)

آسٹریلیا

دی ویسٹرن گارڈین ۵ اکتوبر ۱۹۸۳ء

مسلمان رہنما

"THE WESTERN GUARDIAN"

MUSLIM LEADER

Yesterday morning, Olafo Auzins, His Holiness Khalifa of Pakistan, visited Riverstone High School to address the assembly.

His Holiness Khalifa is head of the Muslim Church.

Students found the lecture most interesting.

At left, His Holiness at Riverstone.

(The WESTERN DIST GUARDIAN 5 Th OCT 83)

اولافو آزنس: کل صبح پاکستان سے آئے ہوئے خلیفہ نے طلباء سے خطاب کرنے کے لئے ریورسٹون ہائی سکول کا دورہ فرمایا۔

تقدس مآب خلیفہ مسلمانوں کے ایک فرقہ کے سربراہ ہیں۔ طلباء نے آپ کے خطاب کو بہت پسند کیا۔ بعدازاں آپ ریورسٹون سے واپس تشریف لے گئے۔

(دی ویسٹرن ڈسٹرکٹ گارجین۔ ۵ اکتوبر ۱۹۸۳ء)

ساجد دواخانہ ربوہ کے مشہور مرکبات

سفوف اعظم ● سرمہ شفاء العین ● لیکورین

فی ڈبیہ ۶/- قیمت ۱۲/- قیمت ۱۲/-

نوٹ:۔ دیگر ادویات کی فہرست دواخانہ سے مفت حاصل کریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قائم شدہ : ۱۹۱۱ء

دواخانہ حکیم نظام جان

نرینہ اولاد سے محروم بے اولاد، اٹھرا کی شکار دُکھی عورتوں کے لئے

حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان

چوک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ فون: ۳۹۹۷، پوسٹ بکس: ۲۲۲

ایجنسز:
دواخانہ حکیم نظام جان، اقصیٰ چوک ربوہ
جلیل دواخانہ، شیخوپورہ
محبوب یونانی دواخانہ مین بازار کبیر والا
فون ۵۵۸

جرمن اور امریکن ہومیوپیتھک و بایوکیمک

ادویات سیلڈ بند اور کھلی - جرمن بایوکیمک مرکبات نمبر ۱ تا ۲۸ ڈ/ایا کارڈ
جرمن الفلفا ٹانک - کرٹیگس Q - الفلفا Q - ایسٹرفاس Q - کیلنڈولا Q - ایونیاسٹائیوا Q
اشوکا Q - بربیرس Q جرمن سربمہر شیشی قیمتیں -/۲۰ روپے سینر میریا کھلی -/۱۵
اشوکا بند -/۴۰ کھلی -/۲۰ نیز ملکی وغیر ملکی پیٹنٹ ادویات اور کتب کیلئے

پتہ یاد رکھیے

شاہ ہومیوپیتھک اسٹورز، ہسپتال رحمت بازار ربوہ

ہمیں بھی خدمت کا موقعہ دیں

یہاں پر ہر قسم کی گرل، کھڑکیاں، گیٹ، چارپائیاں، شیڈ، دروازے اور شٹر کے تسلی بخش کام کیلئے ہم سے رجوع فرمائیں

انصاف سٹیل ڈیکوریڈ ورکس

پروپرائٹر اعجاز احمد
اقصیٰ چوک ربوہ

جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے

با اعتماد ادارہ

[illegible]

پراپرٹی ڈیلرز

521- دفتر
431- گھر

رحمت بازار ربوہ کو یاد رکھیں

قدرتی نعمت
قدرتی مٹھاس
قدرتی توانائی

پاکستان میں

تازہ پھلوں کے باغات کے وسیع ترین سلسلہ سے

شیزان قدرت کی پیدا کردہ نعمتیں یکجا کر کے آپ کی توانائی و تازگی کے لئے فوڈ پراڈکٹس کا ایک وسیع انتخاب پیش کرتا ہے۔

- اسکواش
- شربت
- جوس
- کارڈنیل
- جام
- جیلی
- مارملیڈ
- پکلز
- اچار
- چٹنی
- مربہ جات
- مٹر

شیزان

آپ کی زندگی کے لذیز لمحے

شیزان انٹرنیشنل لمیٹڈ - لاہور - کراچی

adcom 397-44-82

Digitized by Khilafat Library Rabwah

المسجد - بیت الھدیٰ سڈنی (آسٹریلیا) کے سنگِ بنیاد کے مبارک موقع پر

فجی کے معروف اخبار "دی فجی ٹائمز" کے خصوصی شمارہ کی وسیع پیمانہ پر اشاعت

بین الاقوامی شہرت کے حامل تجارتی اداروں کی طرف سے جماعت احمدیہ اور حضور کی خدمت میں مبارکباد

یہ امر بھی قابلِ ذکر ہے کہ المسجد - بیت الھدیٰ سڈنی (آسٹریلیا) کے سنگ بنیاد کے مبارک موقع پر جزائر فجی کے معروف اخبار "دی فجی ٹائمز" نے ۳۰ ستمبر ۱۹۸۳ء کو ایک خصوصی شمارہ کی اشاعت کا اہتمام کیا۔ یہ شمارہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس معرکہ آراء خطاب کے مکمل متن پر مشتمل تھا جو حضور نے سنگ بنیاد رکھنے کے موقع پر فرمایا۔ مزید برآں اس شمارہ میں بین الاقوامی شہرت کے حامل بعض تجارتی اداروں نے مسجد احمدیہ آسٹریلیا کی تاسیس پر جماعت احمدیہ اور حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں مبارکباد پیش کی۔ ذیل میں نمونۂ "برجر پینٹس" کے مبارکباد پر مشتمل اشتہار کا عکس شائع کیا جا رہا ہے:

BERGER PAINTS

Congratulate Ahmadiyya
Muslim Association and their spiritual leader
HAZART MIRZA TAHIR AHMAD on laying the
foundation of their first Mosque in Sydney,
Australia.

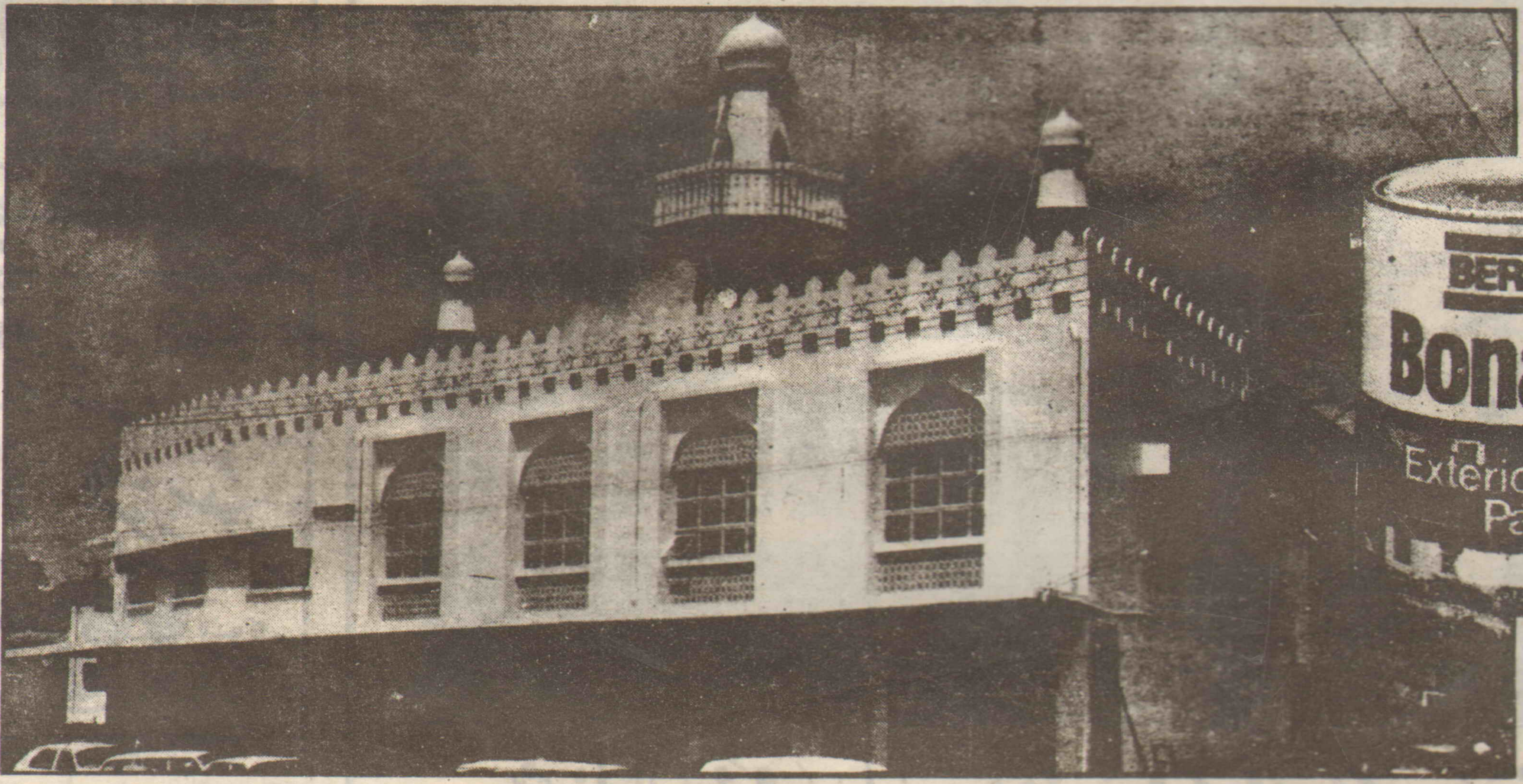

BERGER

Bonanza the 100pc Acrylic Plastic Paint — used and proven throughout Fiji's Ahmadiyya Muslim Mosque.

BERGER PAINTS "Keep On Keeping On"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاکستان - روزنامہ دی "مسلم" اسلام آباد
THE MUSLIM ISLAMABAD. ۲ اکتوبر ۱۹۸۳ء

احمدیہ مسجد کا سنگِ بنیاد رکھ دیا گیا

اسلام آباد یکم اکتوبر: پریس ریلیز کے مطابق جماعت احمدیہ کے امام مرزا طاہر احمد نے سڈنی (آسٹریلیا) میں المسجد بیت الہدیٰ کا سنگِ بنیاد رکھ دیا۔

۵۰ لاکھ روپے سے تعمیر کی جانے والی یہ مسجد آسٹریلیا میں جماعت احمدیہ کی پہلی مسجد ہوگی۔ اس تقریب میں دیگر احباب کے علاوہ جماعت احمدیہ آسٹریلیا کے صدر ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب، مولوی محمد حسین صاحب نے شرکت کی نیز جزائر فجی اور انڈونیشیا سے آنے والے وفود نے بھی اس تقریب میں شرکت فرمائی۔

(دی مسلم - اسلام آباد - ۲ اکتوبر ۱۹۸۳ء)

بھارت:

روزنامہ "پرتاپ" جالندھر۔ ۲۸ ستمبر ۱۹۸۳ء

آسٹریلیا میں پہلی مسجد

سنگِ بنیاد جماعت احمدیہ کے امام رکھیں گے!

قادیان ۲۷ ستمبر۔ جماعت احمدیہ کے امام (چوتھے خلیفہ) حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ۸ ستمبر ۱۹۸۳ء کو سنگاپور، فجی، آسٹریلیا اور سری لنکا کے دورہ پر تشریف لے گئے ہیں۔ آپ کا یہ دورہ ماہ اکتوبر کے وسط تک جاری رہے گا۔ اسی دوران آپ ۳۰ ستمبر بروز جمعۃ المبارک براعظم آسٹریلیا میں (سڈنی کے قریب) ۲۷ ایکڑ رقبہ میں ایک مسجد اور مشن ہاؤس کا سنگِ بنیاد بھی رکھیں گے۔ گو اس سے پہلے جماعت احمدیہ پانچ براعظموں میں مساجد اور مشن ہاؤس تعمیر کروا چکی ہے۔ اب چھٹے براعظم آسٹریلیا میں جماعت احمدیہ کی طرف سے یہ پہلی مسجد تعمیر ہوگی جس کا سنگِ بنیاد حضرت امام جماعت احمدیہ رکھیں گے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اس مسجد کے دروازے ان تمام قوموں اور افراد کے لئے ہر وقت کھلے ہوں گے۔ جو خدائے واحد کی عبادت کرنا چاہیں گے۔

(روزنامہ پرتاپ جالندھر ۲۸ ستمبر ۱۹۸۳ء)

مشہور منجن

مشہور دواخانہ ۰ گوجرانوالہ

پیور بے بی ٹانک

جرمن ادویہ سے تیار کردہ قیمت ۱۲/-
ڈاک خرچ ۶/-

تیار کردہ:-
شاہ ہومیو پیتھک اسٹورز اینڈ ہسپتال - رحمت بازار ربوہ

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات

ہر قسم

کنٹرول ریٹ پر اور با رعایت

بہتر تشخیص ۰ مناسب علاج

کریم میڈیکل ہال

گول امین پور بازار - فیصل آباد

زنینہ اولاد سے محروم، بے اولاد اور مرضِ اٹھرا کی شکار دکھی عورتوں کیلئے

سنہ ۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام ہوالشافی دواخانہ حکیم نظام جان

حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان، چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ ۔ فون ۳۹۹۷

اقصیٰ چوک فون نمبر ۵۵۸ ربوہ

ماڈرن سٹائل اینڈ بیسٹ کوالٹی
میں ہر قسم کے سینڈل اینڈ شوز

قرطبہ شوز سٹور

ریلوے روڈ ربوہ

سے خرید فرمائیں

ہر برانڈ کی کلر فلموں کی ڈویلپنگ، پرنٹنگ نیز شادی بیاہ و دیگر تقریبات پر کلر فوٹوز کیلئے ہماری خدمات حاضر ہیں

میموریل فوٹو سروس

گولبازار ربوہ فون ۵۳۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام میں رتبۂ شہادت اور اس کا فلسفہ

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب جامعہ احمدیہ

رسول اللہ کی شہادت پانے کی خواہش

"قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میری تو دلی تمنا اور خواہش ہے کہ میں خدا کی راہ میں قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر اس کی راہ میں مارا جاؤں۔ پھر زندہ کیا جاؤں، پھر اس کی راہ میں جان دوں اور پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر اس کی راہ میں شہید ہو جاؤں۔" (بخاری)

شہادت کی یہ بے قرار تمنا نبیوں کے سردار حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے۔ باوجودیکہ آپ نے نبوت کا انتہائی مقام حاصل کیا۔ آپ کی دلی تڑپ یہ تھی کہ ظاہری رنگ میں بھی خدا کی راہ میں مارے جائیں۔ حالانکہ آپ قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ کہہ کر پہلے دن سے اپنی جان اپنے مولیٰ کے حضور قربان کر چکے تھے۔ اور آپ کا اپنا کچھ نہ تھا۔ سب کچھ خدا کا ہو چکا تھا۔ اگرچہ الٰہی مصالح اور حکمتوں کی بنا پر آپ نے ظاہری شہادت نہیں پائی۔ اور آپ کی صداقت کے نشان کے طور پر حسب وعدہ وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ آپ کی حفاظت کی گئی۔ لیکن فی الحقیقت آپ سب سے بڑے شہید ہیں کیونکہ آپ نے زندہ رہ کر موت قبول کر لی اور اپنے وجود کا ذرہ ذرہ اپنے مولیٰ کی راہ میں قربان کر دیا۔ اور زندہ رہ کر موت قبول کرنا شہادت سے بھی بڑا اور مشکل مقام ہے۔

شہادت کی تعریف

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مقام شہادت کی بہت خوبصورت تعریف کی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"جس نے خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنی جان کو وقف کر دیا وہ شہید ہو چکا اس صورت میں ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اوّل الشہداء ہیں۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۲۱۴)

در اصل شہادت بڑا وسیع المعنی لفظ ہے۔ اس کے لفظی معنے دیکھنے، حاضر ہونے اور گواہی دینے کے ہیں ظاہری آنکھوں سے دیکھنے یا بصیرت سے کسی چیز کا ادراک پا لینے پر بھی شہادت کا اطلاق ہوتا ہے۔ اور غیب کے مقابل پر حاضر کے معنوں میں بھی شہادت کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ خدا کی راہ میں مارے جانے والے کے لئے "شہید" کا لفظ استعمال کرنے کی علماء نے کئی توجیہات کی ہیں۔ بعض نے کہا فرشتوں کی مرنے والے کے حق میں جنت کی گواہی کی وجہ سے وہ شہید کہلاتا ہے۔ بعض نے کہا اس کی موت کے وقت رحمت کے فرشتے آتے ہیں اس لئے وہ شہید ہے۔ بعض کے نزدیک خدا کی خاطر حق کی گواہی دینے میں استقامت دکھاتے ہوئے جان دینے کی وجہ سے شہید کہلاتا ہے۔ عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ صرف خدا کی راہ میں جان کی بازی لگا دینے والا ہی شہید ہے حالانکہ ایسا خیال اس عظیم الشان روحانی انعام اور مقام کو محدود کرنے والا ہے جس کی وسعت کا ذکر قرآن شریف اور احادیث میں موجود ہے۔ وسیع معنوں میں قرآن شریف میں سب انبیاء کو بھی شہید کہا گیا ہے ان معنوں میں کہ وہ اپنی اپنی امتوں کے ایمان کے گواہ ہوں گے۔

سب سے بڑے شہید

خدا سے علم پا کر تمام نبیوں کی سچائی کی گواہی چونکہ خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم دیں گے اس لئے وہ سب سے بڑے شہید ہیں۔ قرآن کریم میں اس شہادت کا ذکر اس طرح ہے۔

فَکَیْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ کُلِّ اُمَّۃٍ بِشَہِیْدٍ وَّ جِئْنَا بِکَ عَلٰی ھٰٓؤُلَآءِ شَہِیْدًا ۝ (نساء ۴۲)

اور ان کا کیا حال ہوگا جب ہم ہر ایک جماعت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور تجھے ان لوگوں کے متعلق بطور گواہ لائیں گے۔

اس سے پتہ چلتا ہے کہ شہید اعظم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات ہے کہ آپ دنیا میں خدا کی ذات کے بھی سب سے بڑے گواہ تھے۔ اور توحید الٰہی کی گواہی دینے والوں کے بھی آپ گواہ ہوں گے۔

اس آیت میں بیان کردہ اس عظیم الشان مقام کے خیال سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ ان آیات کی تلاوت سنکر رو پڑے تھے۔ آپ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے تھے اور آپ نے تلاوت کرنے والے کو اس آیت پر روک کر فرمایا تھا کہ بس کرو۔

(بخاری کتاب التفسیر)

مقام شہادت کی وسعت

یہ تو قرآن شریف سے مقام شہادت کی وسعت کا بیان تھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی مختلف مواقع پر یہ مسئلہ اپنے صحابہ کو سمجھایا ایک دفعہ آپ نے صحابہؓ سے پوچھا کہ تمہارے نزدیک شہادت سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے کہا خدا کی راہ میں قتل ہونا۔ آپ نے فرمایا اگر شہادت ایسا عظیم روحانی مقام اتنا محدود ہے تو پھر میری امت کے شہید تو بہت تھوڑے سے ہوئے۔ لیکن فی الحقیقت ایسا نہیں ہے۔ بے شک خدا کی راہ میں قتل ہونا بھی شہادت ہے لیکن طاعون سے وفات بھی شہادت ہے، پیٹ کی بیماری سے موت بھی شہادت ہے۔ عورت کا بوقت ولادت فوت ہو جانا بھی شہادت ہے اور جل کر مرنا اور سیلاب سے مر جانا بھی شہادت ہے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد ۳ صفحہ ۴۸۹)

بعض دوسری احادیث میں ذات الجنب کی بیماری سے مرنے والے اور کسی چیز کے گرنے سے اس کے نیچے دب کر ہلاک ہونے والے کو بھی شہید کہا ہے۔

(ابوداؤد۔ نسائی)

ایک اور حدیث میں ہے کہ جو مال اور عزت اور اہل خانہ کی حفاظت کرتا ہوا مارا جائے وہ بھی شہید ہے (ترمذی)

ایک حدیث میں ہے جو بیمار ہو کر مر جائے وہ شہادت کی موت مرا۔ (ابن ماجہ)

شہادت کی اوّلین شرط

لیکن یاد رکھنا چاہیئے کہ محض ان بیماریوں یا موتوں کا جمع ہو جانا مقام شہادت پر نہیں پہنچاتا ورنہ تو ہر بیمار شہید ماننا پڑے گا بلکہ اصل چیز اخلاص اور ایمان اور نیت و ارادہ ہے۔ اگر یہ نہ ہو تو بعض دفعہ میدان جہاد میں مرنے والا بھی مقام شہادت سے محروم ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص فخر اور بڑائی یا اظہار شجاعت کے لئے شامل جہاد ہوتا ہے وہ خدا کی راہ میں نہیں لڑ رہا۔ خدا کی راہ میں وہ لڑتا ہے جو اس لئے لڑے کہ اللہ کا نام بلند ہو۔

(بخاری و مسلم)

اب ظاہر ہے کہ ایسا شخص میدان جہاد میں مارا بھی جائے تو بھی رتبۂ شہادت سے محروم اور بدنصیب رہے گا۔ اور ایسا واقعہ ہوا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جنگ میں شامل ایک زبردست جنگجو کے بارہ میں فرمایا کہ یہ جہنمی ہے اور بعد میں زخموں کی تاب نہ لا کر اس نے خودکشی کر لی اور جہنم رسید ہوا۔ (بخاری)

اسی طرح منافق کے بارہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ جہاد میں مارا بھی جائے تو وہ آگ میں ڈالا جائے گا کیونکہ تلوار تو نفاق کو نہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

خدا کے فضل اور رحم کیساتھ

ھُوَ النَّاصِرُ

فضلِ خدا کا سایہ ہم پر ہے ہمیشہ ہر دن چڑھے مبارک ہر شب بخیر گذرے (آمین)

کراچی میں

آپ کے ذوق کے عین مطابق معیاری سونے کے دیدہ زیب

اور پرکشش زیورات کا مرکز آپکی اپنی دکان

الکریم جیولرز

(ائیر کنڈیشنڈ)

فون ۶۸۵۵۱۱

بازار فیصل (بالمقابل مینا بازار) کریم آباد چورنگی کراچی

نیز جدید دور کے ڈیزائن اور جڑاؤ حسب پسند زیورات

آرڈر پر بھی تیار کئے جاتے ہیں

پروپرائیٹرز میاں عبداللطیف شاہ کوٹی اینڈ سنز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مثانی ۔ اور نفاق اور مقام شہادت جمع نہیں ہو سکتے۔

مقام شہادت تو نام ہے اللہ کی ذات پر (جو غیب الغیب ہے) کامل ایمان لانے اور صدق دل سے اس کی گواہی دینے اور اخلاص سے اس کی خاطر ہر قربانی کے لئے تیار رہنے کا۔ جان دینا تو اس کی ایک ظاہری علامت اور نشان ہے لیکن یہ لازمی علامت نہیں۔

چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صدق دل سے خدا سے مقام شہادت طلب کرے۔ اللہ تعالیٰ اسے شہداء کے مقام پر پہنچا دیتا ہے۔ خواہ وہ اپنے بستر پر ہی مرے" (مسلم)

اسی طرح فرمایا جو شخص خدا کی خاطر کسی کام پر نکل کھڑا ہو (خواہ تبلیغ کے لئے خواہ جہاد کے لئے یا کسی اور کام کے لئے) پھر اسے موت آجائے یا قتل کیا جائے یا گھوڑے اونٹ وغیرہ سے گر جائے یا کوئی سانپ بچھو اسے ڈس لے یا وہ ارادہ الٰہی سے بستر پر طبعی موت مر جائے تو وہ شہید ہے اسے مقام شہادت حاصل ہے۔ اور وہ جنتی ہے (ابو داؤد)

لیکن یہ بھی فرمایا کہ جو شخص جہاد نہیں کرتا اور نہ ہی دل میں اس خدمت کا جذبہ رکھتا ہے۔ تو وہ نفاق کی حالت میں مرتا ہے۔ (اسے مقام شہادت حاصل نہیں ہو سکتا) (مسلم)

ان احادیث کے یکجائی مطالعہ سے صاف ظاہر ہے کہ شہادت ہرگز خدا کی راہ میں صرف مرنے کا نام نہیں بلکہ کامل الایمان اور صحیح النیت ہو کر خدا کی راہ میں ہر قربانی کے لئے تیار رہنا شہادت کا مقام ہے۔

بیماری سے مرنے والے کی شہادت

طاعون زدہ اور دیگر بیماریوں سے مرنے والوں کو جو شہید کہا ہے تو ان کے ساتھ بھی کامل الایمان ہونے کی شرط لازم ہے ورنہ محض طاعون کسی کو شہید یا جنتی نہیں بنا سکتا۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ طاعون تو ایک عذاب ہے۔ جو اللہ تعالےٰ جس پر چاہے بھیجتا ہے لیکن مومنوں کے لئے وہ اسے رحمت بنا دیتا ہے۔ اسی طرح فرمایا کہ طاعون تو ایک ایسا عذاب ہے جو بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر بھیجا گیا تھا۔ اگر کسی جگہ طاعون کی وبا ہو تو وہاں مت جاؤ۔ (بخاری۔ مسلم)

اب اگر ہر طاعون شہادت ہوتی تو اول تو اسے عذاب نہ کہا جاتا۔ دوسرے یہ نہ کہا جاتا کہ طاعون کی جگہ سے بچو اور وہاں نہ جاؤ۔

ہاں ایمان اور عمل صالح کی حالت میں اگر کسی موذی اور تکلیف دہ مرض سے ایک مومن انسان کو اچانک موت کا حادثہ پیش آتا ہے تو وہ اپنے ایمان کی وجہ سے شہادت کا رتبہ پائے گا۔ اور اس کی ایسی اچانک اور صدمہ والی موت اس کے لئے باعث برکت و رحمت بن کر شہادت کے درجہ کو اور بلند کر دے گی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ انسان کو جب اچانک کسی آفت یا مصیبت میں مبتلا کرتا ہے۔ تو وہ رحیم و کریم خدا اس کے بدلے انعام بھی بہت عطا فرماتا ہے اس کا فلسفہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے بیٹے مبارک احمد کی وفات پر خوب کھول کر بیان فرمایا۔

آپ نے حضرت خلیفہ اول کو مخاطب کر کے فرمایا۔ مولوی صاحب ایسے خوشی کے دن انسان کو بہت کم میسر آتے ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رستے میں انسان کی ترقی کے لئے ایک قانون شریعت رکھا ہوا ہے اور ایک قانون قضا و قدر قانون شریعت کے نفاذ کو خدا نے بندے کے ہاتھ میں دے دیا ہے۔ پس بندہ اس میں اپنے لئے کئی قسم کے آرام اور سہولتیں پیدا کر لیتا ہے وضو سے تکلیف نظر آتی ہے تو تیمم کر لیتا ہے۔ نماز کھڑے ہو کر پڑھنے میں تکلیف محسوس کرتا ہے تو بیٹھ کر یا اگر بیٹھنے میں بھی تکلیف ہو تو لیٹ کر پڑھ لیتا ہے۔ روزہ میں کوئی بیماری محسوس کرتا ہے تو کسی دوسرے وقت پر ٹال دیتا ہے اسی طرح چونکہ قانون شریعت کا نفاذ خود بندے کے ہاتھ میں ہے۔ وہ اپنے لئے بہت سی سہولتیں پیدا کر لیتا ہے۔ اور اس طرح اس کی ظاہری تکلیف سے بچ جاتا ہے۔ لیکن قضاء و قدر کا قانون خدا

اے خدا! ہمیں مرکز سلسلہ میں بسنے والے بھائیوں کی بہترین خدمت کرنے کی توفیق دے۔ آمین
شاہ جی ٹینٹ سروس اینڈ ٹریڈرز
اقصیٰ چوک کالج روڈ ربوہ
پروپرائٹرز: ظہور احمد شاہ، امتیاز حسین شاہ
سوزوکی کرایہ پر دستیاب ہے
ایمرجنسی کی صورت میں خدمت کیلئے 24 گھنٹے حاضر

جاپان میں کاروبار کے متمنی حضرات
متوجہ ہوں
جاپان سے دنیا کے ہر ملک میں اشیاء اور ری کنڈیشنڈ کاروں کی امپورٹ ایکسپورٹ کیلئے
ہماری خدمات حاضر ہیں
Minochan Corporation
3-12-2-101 SHIMOMEGURO MEGURO KU TOKYO -153
Japan CABLE:- MINOCHAN TOKYO

لطیف موٹرز
نئی و پرانی کاروں کی خرید و فروخت کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں
لطیف موٹرز ۲۴ میکلوڈ روڈ لاہور
فون دفتر ۔ ۵۵۹۴۴ میاں عبداللطیف گھر ۔ ۳۲۳۶۹۳

نرینہ اولاد سے محروم بے اولاد دکھی عورتوں کیلئے
پُر امید و احد علاجگاہ
حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان

۱۹۱۱ سنہ سے ایک ہی نام
ھو الشافی
دواخانہ حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
دکھی مخلوق کی خدمت میں مصروف

فون ربوہ ۵۵۸
اقصیٰ چوک ربوہ پوسٹ بکس ۲۲۲ فون ۳۹۹۷

خوبصورت اور مضبوط دانت

- حدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں
- ٹیڑھے اور بدصورت دانت خوبصورت کئے جاتے ہیں
- دانتوں کو ٹھنڈا پانی لگنا یا درد ہونے کا فوری علاج کیا جاتا ہے

شریف ڈینٹل کلینک نزد مسجد اقصیٰ ربوہ فون ۵۴۳

نظر اور دھوپ کی عینکوں کیلئے **شبیر آپٹیکل سروس**

اعلیٰ کارکردگی میں ایک قابل اعتماد نام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مٹسوبشی Mitsuishi ELETRIC

پیکجڈ ائیر/واٹر کولڈ ائیر کنڈیشنرز

PACKAGED AIR & WATERCOOLED Air-Conditionors

مٹسوبشی AIRCOOLED / WATERCOOLED ائیر کنڈیشنرز کا شمار دنیا کے اعلیٰ ترین ائیر کنڈیشنرز میں ہوتا ہے، کم خرچ مستحکم ڈیزائن، قوت استعمال اور تنصیب میں آسانی، ہر پہلو سے یہ ائیر کنڈیشنرز انفرادیت کے حامل ہیں۔ یعنی وہ تمام خوبیاں ہیں جنکی وجہ سے مٹسوبشی ائیر کنڈیشنرز کو دنیا بھر میں شہرت اور اعتماد حاصل ہے۔ ائیر کنڈیشننگ کی ہر ضرورت کے لئے مٹسوبشی ائیر کنڈیشننگ یونٹ (UNIT) پسند فرمائیے۔ علاوہ ازیں کولڈ سٹوریج، آئس پلانٹ کی ڈیزائیننگ (مشینری) اور اسکی تنصیب کیلئے ہماری خدمات حاضر ہیں

ایم آر سی انجینئرز

:- صدر دفتر :-
۴۳/۱-اے بلاک نمبر ۶ فون نمبر ۴۳۴۲۶۷
پی - ای - سی - ایچ - ایس کراچی - ۲۹

:- شاخ :-
جے - ۱۹۵ - آدم جی روڈ
راولپنڈی کینٹ فون نمبر ۶۵۶۸۶

رجسٹرڈ

HERCULES ®

ٹریڈ مارک

ہرکولیس

مضبوطی میں بے مثال

کارکردگی میں لاجواب

۳۰۵۴۰۴
۳۰۵۳۹۶

ہر قسم کی گاڑیوں کے سلنسر پائپ، سلنسر بکس اور پٹہ کمانی سپیشلسٹ

امپورٹڈ میٹریل سے تیار شدہ

میاں بھائی

۱۰ - منٹگمری روڈ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہے۔ اور بندے کا اس میں کچھ اختیار نہیں رکھا۔ پس جب قضاو قدر کے قانون کی چوٹ بندے کو آکر لگتی ہے اور وہ اس کو خدا کے لئے برداشت کرتا ہے۔ اور صبر سے کام لیتا ہے اور خدا کی قضا پر راضی ہوتا ہے تو پھر وہ اس ایک آن میں اتنی ترقی کر جاتا ہے۔ جتنی کہ چالیس سال کے نماز روزے سے بھی نہیں کر سکتا تھا۔ پس مومن کے لئے ایسے دن درحقیقت ایک لحاظ سے بڑی خوشی کے دن ہیں۔"

(سیرت المہدی جلد اول صفحہ ۱۶۷)

شہید کا بلند رتبہ

جہاں تک شہید کے مقام اور مرتبہ کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ

(البقرہ: ۱۵۵)

کہ جو اللہ کی راہ میں مارے جائیں ان کو مردہ نہ کہو بلکہ وہ تو زندہ ہیں لیکن تم سمجھتے نہیں۔

دوسری جگہ فرماتا ہے:۔

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ۙ فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۙ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ ۙ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۘ

(آل عمران ۱۷۰-۱۷۲)

اور جو اللہ کی راہ میں مارے گئے تم انہیں ہرگز مردہ نہ سمجھو وہ تو اپنے رب کے حضور زندہ ہیں اور انہیں رزق دیا جاتا ہے وہ اس پر جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا ہے خوش ہیں اور ان لوگوں کے متعلق (بھی) جو ابھی ان کے پیچھے سے (آکر) ان سے ملے نہیں خوش ہیں (کیوں کہ) انہیں کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

شہید کے زندہ ہونے سے مراد

پس شہداء کو خدا تعالیٰ کے پاس ایسی زندگی عطا ہوتی ہے جس کا شعور دنیا کی زندگی پر قیاس کر کے حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ بعض لوگ غلط فہمی سے شہید کو ظاہری اور مادی جسم کے ساتھ زندہ سمجھتے ہیں حالانکہ یہ وَلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ کے خلاف ہے۔ اس زندگی کا شعور تو ہر انسان کو حاصل ہے صرف روحانی زندگی کو دنیا میں رہ کر انسان سمجھ نہیں سکتا۔

اس آیت سے ظاہری معنے کی طرف صحابہ کا خیال بھی گیا تو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کے صحیح معنے پوچھے حضور نے فرمایا کہ شہداء کی زندگی سے مراد یہ ہے کہ **ان کی روحیں خدا کے حضور عزت و احترام سے رکھی جاتی ہیں** اور وہ روحیں جہاں چاہتی ہیں جنت میں فائدہ اٹھاتی پھرتی ہیں ان کا خدا کے ساتھ ایک خاص تعلق ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا رہتا ہے کہ کسی چیز کی خواہش ہے؟ وہ کہتے ہیں ہم ہر آن نعمائے جنت کے حظ اٹھاتے ہیں ہمیں اور کیا چاہیئے ــــ لیکن جب بار بار انہیں یہ سوال ہوتا ہے کہ اور کیا چاہتے ہو؟ تو وہ کہیں گے اے اللہ! ہماری روحیں ہمارے جسموں میں داخل کر دے تا ہم دنیا میں جاکر پھر تیری راہ میں شہید ہوں۔ جب اللہ تعالیٰ دیکھے گا کہ ان کو اس کے علاوہ اور کسی چیز کی خواہش نہیں تو ان کو انکے حال پر چھوڑ دے گا

(مسلم)

ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ جنت میں داخل ہونے کے بعد کوئی بھی واپس آنے کی خواہش نہیں کرتا سوائے شہید کے کہ جو شہادت کے رتبہ کا اعزاز و اکرام دیکھ کر خواہش کرتا ہے کہ بار بار خدا کی راہ میں مارا اور قتل کیا جائے۔

(بخاری و مسلم)

ان احادیث سے صاف ظاہر ہے کہ شہید مرنے کے بعد ظاہری طور پر زندہ نہیں ہو جاتا بلکہ اس کی روح کو جنت میں ایک نیا جسم عطا کر کے ایک نئی زندگی دی جاتی

"مجید ٹاؤن" ہاؤسنگ سکیم
باقاعدہ اور باضابطہ منظور شدہ ✖ ہر نقص سے پاک
حقِ شفع سے مبرّا
اندرون حدود کمیٹی ربوہ ✖ مسجد اقصیٰ کے نزدیک
ایک طرف ساہی وال روڈ، دوسری طرف ڈگری کالج روڈ سے ملحق کالونی۔ جس میں کشادہ سڑکیں مساجد، سکول، ڈسپنسری۔ کھیل کے میدان، میٹھا پانی۔ بجلی اور دیگر سہولیات میسر ہیں۔ سیم اور کلر سے پاک زمین۔ ترقیاتی سکیم کی تکمیل کی ضمانت۔ اونچی جگہ پُر فضا ماحول
فوری رجسٹری اور فوری قبضہ
المشتہر
چوہدری عبدالمجید ڈرافٹ ایڈووکیٹ فیکٹری ایریا ربوہ

تعلیم کے میدان میں روشنی کا مینار
والدین کی تمناؤں اور امنگوں کا ترجمان
کرِسینٹ ماڈل اسکول
۶۹۷ اے سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا
۳۸۵۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے۔ اور وہ جنت کی نعمتوں سے لطف اندوز ہوتا ہے۔
حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:
"آیت وادخلی جنتی صاف بتلا رہی ہے کہ مومن کو مرنے کے بعد ایک جسم ملتا ہے اسی وجہ سے تمام آئمہ اکابر متصوّفین اس بات کے قائل ہیں کہ مومن جو طیّب اور مطہّر ہوتے ہیں وہ بمجرد فوت ہونے کے ایک پاک اور نورانی جسم پاتے ہیں جس کے ذریعہ سے وہ نعماء جنت سے لذت اٹھاتے ہیں اور بہشت کو صرف شہیدوں کے لئے مخصوص کرنا ایک ظلم ہے بلکہ ایک کفر ہے کیا کوئی سچا مومن یہ گستاخی کا کلمہ زبان پر لا سکتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو ابھی تک بہشت سے باہر ہیں جن کے روضہ کے نیچے بہشت ہے مگر وہ لوگ جنہوں نے آپکے ذریعہ سے ایمان اور تقویٰ کا مرتبہ حاصل کیا وہ شہید ہونے کی وجہ سے بہشت میں داخل ہیں اور بہشتی میوے کھا رہے ہیں بلکہ حق یہ ہے کہ جس نے خدا تعالےٰ کی راہ میں اپنی جان کو وقف کر دیا وہ شہید ہو چکا۔ اس صورت میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اوّل الشہداء ہیں۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صـ۲۱۴)

شہید کے پچھلے سارے گناہ معاف کئے جاتے ہیں البتہ بندوں کے حقوق کا غصب اللہ تعالےٰ کو پسند نہیں اس لئے ان کی ادائیگی لازم ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک صحابی نے پوچھا کہ اگر میں خدا کی راہ میں مارا جاؤں تو کیا میرے گناہ معاف ہوں گے فرمایا ہاں اگر تو ثواب کی خاطر صبر و استقامت کا مظاہرہ کرتے ہوئے شہید ہو گا تو سب گناہ سوائے قرض کے معاف ہو جائیں گے (مسلم)

شہید کی تعریف میں اور بھی بہت احادیث ہیں جن کا تذکرہ یہاں موجب طوالت ہو گا۔ البتہ ایک حدیث میں مقام شہادت کے درجات و مراتب کی زیادہ وضاحت ہے وہ پیش کر دیتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
"شہداء کے موٹے طور پر چار درجے ہیں۔ ایک وہ کامل الایمان مومن جو اپنے ایمان کی تصدیق خدا کی راہ میں شہید ہو کر کر دیتا ہے۔ یہ ایسا عظیم الشان شہید ہے کہ قیامت کے دن لوگ سر اٹھا اٹھا کر اس کی طرف دیکھیں گے۔ اس کا سب سے بلند پہلا درجہ ہے۔ دوسرے وہ کامل الایمان شخص جس سے میدانِ جہاد میں کچھ بزدلی ظاہر ہوئی لیکن اچانک کسی طرف سے تیر آیا اور وہ مارا گیا۔ اس کا دوسرا درجہ ہے۔ تیسرے وہ کامل الایمان شخص جس سے اچھے اور بُرے اعمال ملے جلے سرزد ہوئے لیکن اس نے اپنے ایمان کی تصدیق جان دے کر کر دی اس کا تیسرا درجہ ہے۔ چوتھے وہ شخص جس نے اپنے نفس پر بہت زیادتیاں کیں (یعنی گناہ کئے) لیکن خدا کی راہ میں جان دے کر ایمان کی تصدیق کر دی وہ چوتھے درجے میں ہو گا۔" (ترمذی)

بلاشبہ شہادت ایک ایسی چھلانگ ہے جس سے انسان ایک دم میں کتنے روحانی فاصلے طے کر جاتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت شہزادہ عبداللطیف شہید کے بارے میں کیا خوب فرمایا

بنگر ایں شوخی ازاں شیخ عجم
ایں بیاباں کرد طے از یک قدم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ تو جہاد بالسیف کا زمانہ تھا اس میں ایسی مثالیں بہت نظر آتی ہیں۔ فتح مکہ کے موقع پر جب صدق دل سے عکرمہ بن ابی جہل مسلمان ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے ــــ صحابہ نے پوچھا حضور آپ کے مسکرانے کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا کہ
عکرمہ نے ایک مسلمان کو ایک جنگ میں شہید کیا تھا اور میں خدا کی قدرت پر حیران ہو کر ہنستا ہوں کہ عکرمہ اور اس کا مقتول جنت میں ایک ہی درجے میں ہوں گے۔ چنانچہ بعد میں عکرمہ نے بھی جامِ شہادت نوش کیا اور مسلمان شہیدوں سے جا ملا۔

(سیرت الحلبیہ جلد سوم)

لیکن جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے اصل شہادت خدا کی ذات کے ساتھ کامل ایمان لانا اور اس کے رسول محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ

آپ کو معلوم ہو کہ سب سے قدیمی پرفیومری
دلکشاء پرفیومری کمپنی (رجسٹرڈ) آف قادیان
کی بنیاد ۱۹۲۷ء میں
حضرت مصلح موعود نے ڈالی تھی۔ اور یہ نصف صدی سے زائد عرصہ سے آپکی خدمت میں پیش پیش ہے۔ ہمیشہ کی طرح ان کی یاد کو پھولوں کی طرح دلوں میں تازہ رکھنے کیلئے روزِ اوّل کی طرح آپکی خدمت میں جلسہ سالانہ کے مبارک موقعہ پر بہترین تیل "دلکشا ہیئر آئل" اور خالص دیسی عطریات حنا خس گلاب چنبیلی۔ عنبر کا مجموعہ پیش کرتی ہے۔ آج ہی افضل برادرز گولبازار۔ ربوہ کے ہاں تشریف لائیں اور سلسلہ کے لوگوں کی مصنوعات خرید کر حوصلہ افزائی فرمائیں۔
المشتہر:۔ دلکشاء پرفیومری کمپنی رجسٹرڈ
مزید معلومات کیلئے:۔ مکان نمبر ۵ گلی نمبر ۹۲ نسبت روڈ لاہور

جدید فیشن اور پائدار لیڈیز اینڈ جینٹس جوتوں کیلئے آپکی اپنی دکان
شیخ بوٹ ہاؤس
انار کلی فیصل آباد
کی خدمات حاصل کریں
پروپرائیٹرز:۔ شیخ حشمت اللہ، ضیاء اللہ
SHEIKH BOOT HOUSE ANARKALI FAISALABAD
Prop. SH. HASHMAT ULLAH ZIAULLAH

فضل الٰہی مارکیٹ کالج روڈ ربوہ میں
آپکی ضروریات کا حل
- اگر آپ مکان خریدنا چاہتے ہوں
- اگر آپ مکان فروخت کرنا چاہتے ہوں
- اگر آپ پلاٹ کی خرید و فروخت کرنا چاہتے ہوں
- اگر آپ مکان یا دکان کرایہ پر دینا یا حاصل کرنا چاہتے ہوں
- اگر آپ مکان وغیرہ تعمیر کرنا چاہتے ہوں
- اگر آپ گھریلو سامان کی خرید و فروخت کرنا چاہتے ہوں
تو درج ذیل پتہ پر تشریف لائیں۔ امید ہے آپ ہمیں بہتر خدمت کا موقعہ عطا فرمائیں گے
آپ کے خادم:۔ شیخ ممتاز رسول
ممتاز اینڈ سنز ۱۴ فضل الٰہی مارکیٹ دارالبرکات ربوہ

رعایتی کرایہ پر
ہر قسم کے دعوتی سامان کے لئے
ٹینٹ
نیا سامان
بہتر خدمت
شامیانے
قناتیں
کرسیاں
کراکری
ٹینٹ سروس اینڈ ٹریڈرز
سراج مارکیٹ اقصیٰ روڈ۔ ربوہ
پروپرائٹر: چوہدری بدر منیر احمد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وسلم کی شہادت دینا ہے جس کی ایک ظاہری اور بڑی واضح اور قابلِ تعریف علامت خدا کی راہ میں قتل ہونا بھی ہے۔ لیکن اصل چیز ایمان ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے کہ

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖٓ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الصِّدِّیْقُوْنَ وَالشُّھَدَآءُ عِنْدَ رَبِّھِمْ لَھُمْ اَجْرُھُمْ وَنُوْرُھُمْ

(الحدید: ۲۰)

جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائیں گے وہ صدیقیت اور شہادت کے درجے حاصل کریں گے اور ان کے لئے ان کا اجر اور نور ہوگا۔

دوسری جگہ فرمایا:

وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ ج

(النساء: ۷۰)

کہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرنے والے اس منعم علیہ گروہ میں شامل ہو کر ان انعامات سے حصہ پائیں گے جو نبوت، شہادت اور صالحیت کے انعامات ہیں۔

احادیث سے پہلے بھی اس کی وضاحت کی جا چکی ہے ایک اور واضح حدیث مقامِ شہادت کی خوب تشریح کرتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح کے وقت تین مرتبہ اعوذ باللّٰہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم پڑھ کر سورۃ حشر کی آخری تین آیات پڑھتا ہے (جن میں خدا کی توحید اور صفاتِ حسنہ کا ذکر ہے) اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے اس پر مقرر کرتا ہے جو اس کے لئے شام تک دعا کرتے رہتے ہیں اور اگر وہ اس روز مر جائے تو مقامِ شہادت کو پا کر مرتا ہے اور جو شخص رات کو یہ تین آیات پڑھ کر سوئے تو وہ بھی اس مقام کو پا لیتا ہے جو شہادت کا مقام ہے۔

(ترمذی۔ دارمی)

پس شہادت ایک بلند ایمانی اور روحانی مقام ہے۔ یہ ایک عظیم الشان قربانی ہے۔ بے شک شہادت سے شہید کے ورثاء کو وقتی تکلیف ہوتی ہے لیکن خود شہید اللہ کے پاس بہت خوش ہوتا ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ احد کے شہداء نے اللہ کے پاس اس کی خوشنودی پا کر عرض کی کہ خدایا! ہمارے پچھلوں کو یہ خبر دے دے کہ ہم راضی خوشی ہیں تا وہ غمگین نہ ہوں اور وہ بھی اس مقام کو پانے کی سعی کریں تو اس موقع پر شہداء کے زندہ ہونے اور اللہ تعالیٰ سے رزق پانے کی آیات اتریں۔

(ابو داؤد)

قومی قربانی اور ترقی

شہادت صرف انفرادی قربانی نہیں بلکہ ایک عظیم قومی قربانی بھی ہے۔ اور جو قوم ایسی عظیم قربانیاں پیش کرتی ہے اس کے نتیجہ میں وہ شاندار ترقیات بھی حاصل کرتی ہے۔ کیونکہ قربانی اور ترقی لازم و ملزوم ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے قربانی سے انکار کیا تو فتح چالیس سال تک ان سے روک دی گئی۔

(مائدہ ۲۵ تا ۲۷)

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صحابہ نے جانوں کی قربانیوں سے کوئی دریغ نہ کیا اور کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے پیچھے اور دائیں بائیں لڑیں گے۔ (بخاری)

تو اللہ تعالیٰ نے آٹھ سال میں مکہ فتح کروا دیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں حواریوں نے قربانی پیش کرنے کی بجائے مسیح کو تنہا چھوڑ دیا اور اپنی اپنی جان بچائی تو وہاں غلبہ تین سو سال بعد آیا۔

جماعت احمدیہ کی قربانیاں

لیکن مسیح محمدی کی جماعت خدا کے فضل سے جانوں کی قربانیوں سے صحابہ کی طرح کوئی دریغ نہیں کر رہی اور جس طرح رسول اللہ کی شہید ہونے کی تمنا تھی اور جس طرح صحابہؓ رسول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دعا کی درخواستیں کرتے تھے کہ حضور ہمارے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں شہید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ حضرت عمر خود دعا کرتے تھے کہ خدایا مجھے شہادت نصیب کر۔

اسی طرح آج وہ تاریخ دہرائی جا رہی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع یہ ذکر فرما چکے ہیں کہ جب امریکہ کے مظفر احمد شہید ہوئے تو کس طرح امریکہ، انگلستان، پاکستان اور دوسرے ممالک کے احمدی نوجوانوں نے حضور کی خدمت میں خط لکھے کہ ہمارے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ ہمیں جوانی میں اپنی راہ میں شہید ہونے کی توفیق دے۔ احمدی شہادت کی صرف دعائیں ہی نہیں کرتے۔ جماعت کی ترانوے سالہ تاریخ سینکڑوں شہداء کے خون سے لالہ رنگ ہے۔

سنہ ۵۳ء اور سنہ ۷۴ء کے سال ان شہادتوں پر گواہ ہیں۔ اور خود ۸۳ء کا سال اس پر گواہ ہے۔ جس میں پہلی دفعہ امریکہ کی سرزمین ایک احمدی شہید کے خون سے سیراب ہوئی۔

سندھ کی سرزمین نے ماسٹر عبدالحکیم ابڑو کی شہادت پر گواہی دی۔ اور پنجاب میں اوکاڑہ کے ناصر احمد شہید نے عید قربان کے دن بکرے کی طرح ذبح ہو کر احمدیوں کی شہادت کی تمنا پر گواہی دی۔ پس

شہیدِ حق کی نعش پر نہ سر جھکا کے رویئے
وہ آنسوؤں کو کیا کرے لہو سے منہ جو دھو چکا

پس جماعت احمدیہ شہادتوں سے خوفزدہ کیوں کر ہو سکتی ہے یہاں تو ایک شہید جاتا ہے تو سینکڑوں اس کی جگہ لینے کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں

قربانیوں کا پھل

یہ شہادتیں تو احمدیت کی ترقی کے سنگِ میل ہیں یہ تو غلبۂ اسلام کے لئے نشانِ منزل ہیں۔ جو ہمیں منزل کے قرب کا پتہ دیتے ہیں۔ پس ان شہیدوں کا لہو رنگ لائے گا اور یہی لہو ملت کے مقدر کا غازہ بنے گا۔ کسی نے سچ کہا ہے؎

شہید کی جو موت ہے وہ قوم کی حیات ہے

یہ وہ فدیہ ہے جو اسلام کی زندگی کے لئے ہم پیش کرنے کی سعادت پا رہے ہیں۔ یہ فدیہ یقیناً قبول ہوگا۔ اور اسلام پر پھر روشنی اور تازگی کے دن آئیں گے۔

یہی وجہ ہے کہ ہمارے امام نے ان شہادتوں کے بعد کے خطبات میں فتوحات کے عظیم الشان وعدے دہرا کر تازہ کئے ہیں۔ وہ دراصل الٰہی قومی قربانیوں کا ہی صدقہ ہے جن کے نتیجے میں احمدیت کو فتوحات نصیب ہوں گی۔

حضور نے سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ کے اختتامی خطاب میں فرمایا:۔

"میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ مجھے نظر آ رہا ہے کہ احمدیت کی فتح کے دن قریب سے قریب تر آ رہے ہیں اور میں اس کی چاپ سن رہا ہوں خدا کی قسم خدا کی تقدیر فیصلہ کر چکی ہے کہ آپ کو غالب کرے۔"

اور مشرق بعید ... کے دورہ سے واپس تشریف لا کر لاہور کے خطبہ جمعہ میں فرمایا:۔

"مجھے ایسے آثار نظر آ رہے ہیں کہ انشاء اللہ بہت جلد لوگ فوج در فوج احمدیت میں داخل ہوں گے۔"

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری قربانیاں قبول فرمائے۔ آمین۔

MEDICAL WRITERS!
We need medical writers, for preparing detailed literature on Curative System of Medicine, on different topics e.g ;
Eyes & Eyesight
Mind & Memory
Respiratory System
Circulatory System
Nervous System
Digestion & Urology etc.
good terms for good hands.
Curative Med. Co.
Regd. RABWAH Ph : 606-607

جدید فیشن کے مطابق سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات وغیرہ کے لئے
نیو یارک جیولرز
فون ۴۱-۹۷۴ ، ۴۱۸۶۴۶
رہائش ۴۱۸۶۴۵
• ۱۱۱ فیروزپور روڈ نزد گلیکسی سینما اچھرہ لاہور
• ۱۲ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور
• ۱۰ شادمان کالونی لاہور
پروپرائیٹر:۔ میاں عظیم قادر اینڈ سنز

قادیان کا قدیمی
محبوب کاجل
جو حضرت خلیفۃ المسیح اوّل کے نسخہ کے مطابق تیار کیا جاتا ہے۔
عبدالقادر ابن ماسٹر مامون خان صاحب
گولبازار ربوہ
سٹاکسٹ:۔ شاہد شاپنگ سنٹر
بالمقابل ایوان بلدیہ اقصیٰ روڈ
گولبازار ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا اپنا قابل اعتماد ادارہ:

مومن اسٹیٹس پراپرٹی ڈیلر ربوہ

ہر قسم کی سکنی جائیداد پلاٹس و مکانات کی خرید و فروخت کے لئے ہم سے رجوع فرمائیں!

پروپرائیٹر: خواجہ عبد المومن

○ مومن کلاتھ ہاؤس

○ مومن اسٹیٹس پراپرٹی ڈیلر

گول بازار ربوہ ۔ فون ۔ 517

میڈیکل بزنس

کے لیئے کیورٹیو سسٹم کی پیش کش

200 - کیورز Cures یا ئلز کیور وغیرہ

41 - روزمرہ استعمال کی ادویات ڈائجسٹین وغیرہ

12 ٹانکس TONICS برین ٹانک وغیرہ

6 - بچوں کی ادویات ، بے بی ٹانک وغیرہ

17 - آنکھوں کی ادویات آئی سائٹ کورس وغیرہ

13 - پولٹری کی ادویات ۔ اکسیر رانی کھیت وغیرہ

41 - حیوانات کی ادویات ۔ اکسیر گلٹی پستان وغیرہ

16 - نظام تنفس کی ادویات ۔ استھما کورس وغیرہ

6 - بالوں کی ادویات ۔ فالنگ ہیئر کورس وغیرہ

24 جلدی ادویات ۔ کیورٹیو آئنٹمنٹ وغیرہ

دوسروں سے زیادہ کمیشن اور مراعات کیساتھ پیش کرتا ہے۔ مکمل فہرست ادویات ۔ نرخنامہ و شرائط کاروبار کے لئے میڈیکل پارٹیاں رجوع فرمائیں۔

کیورٹیو میڈیسن کمپنی (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ فون 607-606

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے مجرب نسخہ جات

قادیان کا قدیمی مشہور تحفہ

سرمہ نور (رجسٹرڈ)

سرمہ نور والوں کا

نورانی کاجل

شفاخانہ رفیق حیات (رجسٹرڈ)

گول بازار ربوہ ٹرنک بازار سیالکوٹ

ہر قسم کی عمارتی لکڑی

دیودار ۔ کیل ۔ چیل ۔ پڑتل کے لئے ہمارے ہاں رجوع فرمائیں

فون ۴۱۰۶۱۷

سٹار ٹمبر سٹور

۵۳ ۔ فیروز پور روڈ

بالمقابل تھانہ اچھرہ

لاہور

خدا تعالیٰ کے فضل سے بہترین رہائشی منصوبہ ٹاؤن کمیٹی سے منظور شدہ

شکور پارک ہاؤسنگ سکیم

ربوہ میں

میٹھے پانی کی سہولت پہنچا دی گئی ہے ۔ پختہ سڑکیں ۔ پلیاں ۔ مین نالیاں پہلے ہی مکمل ہو چکی ہیں ۔ ٹیلیفون و بجلی کی سہولت جلد مہیا ہو رہی ہے سوئی گیس جون ۱۹۸۴ء تک بفضل تعالیٰ پہنچا دی جائے گی ۔ شکور پارک میں رہائشی مکانات تعمیر ہو رہے ہیں ۔ اچھی رہائش پرسکون ماحول نزد مسجد اقصیٰ و محلہ دارالرحمت شرقی ب کی ۴۰ فٹ سٹرک پر واقع چنیوٹ ساہیوال روڈ کے اندر بطرف ربوہ ۔ احباب اس بہترین رہائشی منصوبہ سے فائدہ اٹھائیں۔

نوٹ :- الباسط کالونی میں جن احباب نے خاکسار سے پلاٹ خرید کئے ہوئے ہیں وہ اپنا اپنا نشان ۳۱ دسمبر تک لے لیں ۔

(فون: 416)

پروپرائیٹر:- حاجی عبد السمیع ۱۶/۵ باسط منزل دارالرحمت شرقی ب ربوہ

اِطلاعِ عام

عوام کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ کمیٹی ہذا نے سائیٹ ڈویلپمنٹ سکیم (کہکشاں ہاؤسنگ سکیم) زیر خسرہ نمبر 1328-1327 موضع چھنی کھچی اندرون حدود کمیٹی ربوہ مشتمل 221 کنال 17 مرلہ تصدیق شدہ ڈائریکٹر ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ ڈیپارٹمنٹ لاہور بحوالہ ــــــ

NoDG/H&P.P./TPS/SP-65/81/18 مورخہ 28/8/83 زیر دفعہ 75 (ج) منجانب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 1979 منظور کی ہے ۔ لہٰذا مطلع رہیں

المشتہر

چیئرمین بلدیہ ربوہ

اچھی صحت راز ہے زندگی کا

تریاق سلیمانی ۳/- ۶/۵۰ ۱۴/۵۰ ۳۰/-

سرمہ حمید خورد ۵/- کلاں ۸/-

سرمہ اکسیر موتیا ۱۵/-

حب اکسیر اٹھرا مکمل کورس ۴۰/-

حب نور چشم و قفل کیپسول ۹۰/-

ثنانتی کیپسول ۶۰ کیپسول ۴۰/-

منسوپین کیپسول ۲۵/-

سیلانی کیپسول ۳۰/-

حب معین حمل ۲۰/-

منسوم کارڈیل ۴۵۰ ملی لٹر ۶۰/-

مینسو بے بی ٹانک ٹکیاں ۶/-

گولڈن بے بی ٹانک شربت ۶/- کلاں ۱۵/-

ماء الحیات ۴۵۰ ملی لٹر ۲۰/-

حب اکسیر ہرنیا ۳۰/- معجون اکسیر ہرنیا ۳۰/-

حب اکسیر مفاصل ۱۵/-

حب مومیائی عنبری ۳۰ گولیاں ۱۵/-

حب تریاق بواسیر ۱۵/- مرہم بواسیر ۶/-

معجون بواسیر ۲۰/-

حب فولاد جواہر والی ۱۰۰ گولیاں ۴۰/-

زود جام عشق ۶۰ گولیاں ۶۰/-

معجون فلاسفہ شہد میں بنا ہوا ۲۵۰ گرام ۳۰/-

معجون بیضہ مرغ " " " ۴۵/-

معجون موصلی خاص ۲۵۰ گرام ۴۵/-

معجون مقوی دماغ جواہر والا ۲۵۰ گرام ۴۶/-

سفوف مقوی دماغ ۲۵/-

حب مقوی دماغ ۵۰ گولیاں ۲۴/-

حب مقوی خاص ۶۰ گولیاں ۶۰/-

حب اکسیر البدن جواہر والی ۳۰ گولیاں ۱۵/-

حب شوگرون ۶۰ گولیاں ۳۰/-

موٹاپون ۳۰ گولیاں ۱۵/-

پمپول انٹی پمپل ۱۰/- ایم انٹی پمپل گولیاں ۵۰ ۱۰/-

گیسٹوپین ۶۰ گولیاں ۱۰/-

نور امرت دھارا ۳/- منجن سلطانی ۵/-

فاسفورون ۱۵/-

کونیکس شربت ۴/- کفنی ٹکیاں ۵/-

شربت مولدخون ۴۵۰ ملی لٹر ۲۰/-

منجن سلطانی ۵/-

اس کے علاوہ اپنی طبی ضروریات اور مخلصانہ مشورہ کیلئے تشریف لائیں ۔ باہر کے احباب حالات بیماری لکھ کر دوا اور مشورہ حاصل کر سکتے ہیں

حکیم حمید احمد اختر رجسٹرڈ

طبیب درجہ اول

المنار دواخانہ

چوک مسجد مہدی گولبازار ۔ ربوہ

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے علم کلام کی برتری کا اعتراف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیر از جماعت منصفین کا بے لاگ تجزیہ

مکرم مرزا خلیل احمد صاحب قمر
وقف جدید - ربوہ

انیسویں صدی کے آغاز میں ہی غیر مذاہب والے اپنے پرانے اور فرسودہ اعتراضات سے مسلح ہو کر اسلام پر نئے سرے سے حملہ آور ہوئے وہ اس زمانہ کے مسلمان مذہبی عالموں کی تصنیف کردہ قرآن کریم کی تفاسیر اور روحانیت سے یکسر خالی اسلام کی دور از کار تشریحات کو مسلمانوں کے سامنے پیش کر کے کہتے کہ یہ ہے تمہارا اسلام اس کے نتیجے میں اہل اسلام کو غیر مذاہب کے سامنے شرمندگی اٹھانی پڑتی یہ غیر مذاہب والے اپنے ان حربوں سے مسلمانوں کو اپنے اپنے مذہب میں سمیٹنے میں مصروف تھے۔ ایک طرف تو یہ حالات تھے۔ دوسری طرف مسلمانوں کے مذہبی لیڈروں کی یہ حالت تھی کہ وہ مسلمانوں کی دینی اخلاقی اور روحانی اصلاح کا فریضہ سرانجام دینے سے غافل تھے۔ کسی سے ذرا سا اختلاف برداشت نہیں کر سکتے تھے اور وہ باہم دست و گریباں رہتے تھے۔ مسلمانوں میں کوئی ایسا شخص موجود نہیں تھا جو ان غیر مذاہب کے اعتراضات کے مدلل و مسکت جواب دے سکے۔

۱۸۵۷ء کی جنگ کے بعد مسلمانوں کی پسماندگی اپنی انتہا پر پہنچ گئی تھی۔ مسلمانوں کے ہاتھوں سے صرف عنانِ اقتدار ہی نہیں گئی تھی بلکہ اقتصادی سیاسی اخلاقی تعلیمی اور روحانی قدریں بھی ایک ایک کر کے چلی گئی تھیں۔ اور مسلمانانِ ہند قعر مذلت کی طرف رواں دواں تھے۔

بعض علماء کو ان حالات نے بہت متأثر کیا وہ اسلام کی اس پسماندگی کو دیکھ کر کڑھتے تھے مگر بے دست و پا تھے کیونکہ وہ زمانہ کے اعتراضات کو نہ سمجھنے کی وجہ سے ان کے اصولی جواب دینے سے قاصر تھے۔ جس سے غیر مذاہب کے حوصلے کچھ اور بڑھے۔ اس وقت کے حالات کے متعلق ایک مشہور صحافی جناب عبداللہ ملک لکھتے ہیں۔

"جس زمانے میں مرزا غلام احمد اسلامی علوم کے حصول اور عبادت و ریاضت میں مصروف تھے وہ زمانہ ذہنی طور پر مسلمانوں اور اسلام کے لیے بڑے کرب کا زمانہ تھا۔ ہندوستان میں مسلمانوں کی حکومت ختم ہوئی تو اس صورت حال نے اُس طبقے کو پریشان کیا جو مغل اور دیگر حکومتوں سے وابستہ تھے ....

اب نئی حکومت میں وہ پریشان حال ہو رہے تھے ایک طرف مادی زندگی کا کرب ان کو ستا رہا تھا تو دوسری طرف انگریز اپنی حکومت کی توسیع کے ساتھ ساتھ اپنے مذہب کی تبلیغ پر بھی بہت مُصر تھے۔ ایسی دستاویزی شہادتیں لاتعداد مصنفین نے جمع کی ہیں جن سے یہ امر ثابت ہوتا ہے کہ اُس دور میں عیسائی پادریوں اور انکی تبلیغ میں زبردست قسم کی جارحیت تھی۔ اور انگریزی سرکار کے اہلکار کھلم کھلا ان پادریوں اور ان کے تبلیغی کارناموں کی سرپرستی فرماتے تھے۔ پنجاب میں اس امر کا شدت سے احساس انگریزی عملداری کے بعد ہونا شروع ہوا .....

اسی کرب کے دور میں مرزا غلام احمد کی تحریک احمدیت نے جنم لیا لطف یہ ہے کہ سرسید اور غلام احمد دونوں عیسائیت کی یلغار سے بہت بڑی طرح متأثر ہوئے اور اس کے خلاف مزاحمت کے طریقے ڈھونڈنے شروع کیے"

(پنجاب کی سیاسی تحریکات صفحہ ۲۲۸)

ان حالات کے نتیجہ میں ایک ایسا طبقہ منظرِ عام پر آیا جو جدید علم کے ساتھ ساتھ دینِ اسلام کا بھی دعوے دار تھا۔ وہ جدید فلسفہ کو اپنانے اور ہر چیز پر اس فلسفہ کو لاگو کرنے میں اس قدر آگے بڑھ گئے کہ غیر مذاہب والے اسلام کے جس عقیدہ پر اعتراض کرتے تو جدید علوم کا دلدادہ یہ طبقہ سرے سے ہی ان عقائد کا انکار کر دیتا یا یہ لوگ ان کی ایسی دور از کار تاویلات کرتے کہ وہ اسلامی عقیدہ اپنی حقیقت اور افادیت کھو بیٹھتا۔ دوسری صورت یہ ہوتی کہ جب غیر مذاہب والے اسلام پر اعتراض کرتے تو یہ گروہ ایسا معذرت خواہانہ رویہ اختیار کرتا کہ دینِ اسلام کا سارا حُسن ختم ہو کر رہ جاتا۔ اس تاریک زمانہ میں جب تمام مذاہب عالم اسلام کو ایک کمزور اور مردہ مذہب تصور کر کے اس پر حملہ آور تھے اور عیسائیت خانہ کعبہ پر یسوع مسیح کا جھنڈا گاڑنے کا دعویٰ کر رہی تھی خدا تعالیٰ نے اپنی قدیم سُنّت اور گزشتہ انبیاء کی پیشگوئیوں کے مطابق اس زمانہ میں اسلام کی صداقت اور دینِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے باغ کی آبیاری کے لیے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو مبعوث فرمایا اور آپ کو مسیح موعود امام مہدی اور حکم و عدل کے مقام پر فائز فرمایا۔ آپ نے جہاں مسلمانوں کے عقائد کی اصلاح فرمائی وہاں غیر مذاہب کے گندے اور باطل اعتراضات کے مدلل جوابات دے کے اس طرح پرخچے اڑا دیئے کہ مخالفین اسلام کو سامنے آنے کی جرأت نہ رہی۔ بلکہ آپ نے ایسا جارحانہ انداز اختیار فرمایا کہ ان کو اپنے مذاہب کی صداقت ثابت کرنا مشکل ہو گیا۔ اسلام کا یہ بطلِ جلیل ہر ایسے موقعہ پر جہاں اسلام پر اعتراضات ہوئے فوراً کمر ہمت کس کر میدان کارزار میں پہنچا اور اپنے خداداد دلائل سے اسلام کے دشمنوں کو شکست فاش دی اور فتح و ظفر کا پرچم لہراتا ہوا اس میدان سے لوٹا۔ پھر یہی نہیں آپ نے غیر مذاہب کے اعتراضات کے جواب میں ایسا لٹریچر پیدا کیا اور ایک ایسا جدید علم الکلام دنیا کے سامنے پیش کیا جس میں دنیا کے تمام مذاہب کے اسلام پر کیے گئے اعتراضات کا جواب موجود ہے۔ جہاں آپ نے غیر مذاہب والوں کے اعتراضات کا جواب دیا وہاں آپ نے ان کی اپنی مذہبی کتب کی رو سے ان کے عقائد کے خلاف اعتراضات کیے جو ان مذاہب کی تعلیمات کے خلاف تھے۔

غرضیکہ آپ نے ایسا عظیم الشان علم الکلام دنیا کے سامنے رکھا جسے اسلام کے تمام مکتبہ ہائے فکر کے لوگوں نے سراہا اور آپ کی وفات کے وقت اخبارات نے غیر مذاہب کے اعتراضات کے جواب دینے اور آپ کی دیگر اسلامی خدمات کی وجہ سے آپ کو اسلام کا ایک فتح نصیب جرنیل قرار دیا۔

اس زمانہ میں مسلمانوں کی پسماندگی کو دور کرنے کے لیے مسلمانانِ ہند کے مشہور لیڈر سرسید احمد خان صاحب اٹھے۔ انہوں نے دو قومی نظریے کی بنیاد رکھی اور مسلمانانِ ہند کی سیاسی اقتصادی اور تعلیمی ترقی کے لیے نمایاں خدمات سرانجام دیں۔ نیز غیر مذاہب کے حملوں کا اپنے رنگ میں اسلام کا دفاع کرنے کی بھی کوشش کی لیکن ان کا انداز فکر اور طریق کار کیا تھا اس کا ذکر کرتے ہوئے عبداللہ ملک صاحب لکھتے ہیں۔

"سرسید نے جدید علم الکلام کی بنیاد ڈالی جس کے متعلق انہوں نے ایک مفصل تقریر میں کہا ہے اُس زمانے میں ... . ایک جدید علم کلام کی حاجت ہے جس سے یا تو ہم علوم جدیدہ کے مسائل کو باطل کر دیں یا مشتبہ ٹھہرا دیں۔ یا اسلامی مسائل کو ان کے مطابق کر کے دکھائیں"

یہ تفسیر اب چھ ساتھ جلدوں میں ملتی ہے اور اس کے مضامین کا ایک نہایت جامع خلاصہ حالی نے حیاتِ جاوید میں درج کیا ہے۔ اس تفسیر میں سرسید نے قرآن کے تمام اندراجات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کارکردگی کے لحاظ سے قابلِ اعتماد اور بے مثال ادارہ:

کانٹی نینٹل کارگو سروسز کراچی

CONTINENTAL CARGO SERVICES KARACHI.

CUSTOMS CLEARING FORWARDING AND SHIPPING AGENTS.

12-D, 3RD FLOOR MOTANDAS BLDG. M.A. JINNAH ROAD KARACHI-2.

بیرون ممالک سے سامان درآمد و برآمد کرنے والوں کے لئے ہماری خدمات حاضر ہیں۔ احمدی احباب اپنے اس ادارہ کی اعلیٰ خدمات سے فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔

خصوصیات:

- مال کی بروقت کلیئرنس (CLEARANCE) اور ترسیل (FORWARDING) کا خاص انتظام۔
- پرسنل بیگیج (UN-ACCOMPANIED BAGGAGE) کلیئر کروانے کی خاص سہولت۔
- کار اور ٹریکٹرز کلیئر (CLEAR) کروانے اور اس کے خرید اور فروخت کرنے کا خاص بندوبست۔
- کراچی سے لاہور ڈرائی پورٹ (DRY-PORT.) پر مال منتقل کروانے کا خاص اہتمام کیا جاتا ہے۔

اور

امپورٹس و ایکسپورٹس کے متعلق ہر قسم کی مزید معلومات کے لئے:

(۱) شیخ بشیر احمد (۲) شیخ طارق احمد انور سے رابطہ قائم کریں اور

درج ذیل پتہ پر رجوع فرمائیں!

کانٹی نینٹل کارگو سروسز

۱۲۔ڈی (تیسری منزل) موتن داس بلڈنگ ایم اے جناح روڈ کراچی ۲ فون نمبر ۲۲۰۴۶۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو عقل اور سائنس کے مطابق ثابت کیا ہے۔ اور جہاں کہیں سائنس کی معلومات اور کلام مجید کے درمیان اختلاف معلوم ہوتا ہے وہاں معتزلہ طریقے کے مطابق آیات کی نئی تاویل اور تشریح کر کے اس اختلاف کو دور کیا ہے سرسید نے معراج، شق صدر کو رؤیا کا عمل مانا ہے حساب کتاب، میزان، جنت، دوزخ کے متعلق تمام قرآنی ارشادات کو بطریق مجاز واستعارہ وتمثیل قرار دیا ہے۔ ابلیس اور ملائکہ سے کوئی خارجی وجود مراد نہیں لیا۔ حضرت عیسیٰ کے متعلق کہا ہے کہ قرآن مجید کی کسی آیت سے ثابت نہیں ہوتا کہ وہ بن باپ کے پیدا ہوئے۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔ دوسری طرف انہوں نے عیسائی مشنریوں کے اعتراضات کو رد کرنے کے لیے اسلام کی ایسی توجیہہ کی جس پر عمل کے لیے عقل اور جدید فلسفے کی رو سے کوئی اعتراض نہ ہو سکے جس کے مطابق مسلمانوں کو موجودہ زمانے میں بالخصوص اپنے عیسائی حاکموں سے ربط ضبط رکھنے اور بڑھانے میں کوئی امر مانع نہ ہو۔ رسالہ "طعام اہل کتاب" میں انہوں نے ثابت کیا ہے کہ عیسائی یا دوسرے اہل کتاب کا پکا ہوا کھانا مسلمان شرعاً کھا سکتے ہیں۔ یہ تمام کوششیں بنیادی طور پر انگریزی حکومت اور مسلمان امراء کے درمیان خوشگوار تعلقات پیدا کرنے پر منتج ہوئی تھیں۔ مذہب کی توجیہہ اور تاویل کی ضرورت اس لیے تھی کہ مذہب کی بنیاد پر علماء کے ایک مقتدر گروہ نے تعلقات کی خوشگواری میں جو روک کھڑی کی تھی اسے دور کیا جا سکے۔ چنانچہ یہی کام مرزا غلام احمد نے پنجاب میں کیا لیکن دونوں کے طریق کار میں بنیادی فرق تھا۔ اس فرق کا ذکر بعد میں کیا جائے گا۔ لیکن یہ واقعہ ہے کہ سرسید کی تعلیمات ہوں یا مرزا غلام احمد کی ان دونوں کی تعلیمات کا اثر عامتہ المسلمین سے کہیں زیادہ تعلیم یافتہ افراد پر ہوا۔ کیونکہ یہی وہ تعلیم یافتہ طبقہ تھا جو عیسائی پادریوں کے پراپیگنڈے اور تبلیغ کی وجہ سے اسلام کے بعض عقائد کے متعلق شک کی زد میں تھا۔"

(پنجاب کی سیاسی تحریکات صفحہ ۶۳ تا ۶۴)

سرسید کے ایجاد کردہ علم کلام کی کمزوری

سرسید نے اپنی تعلیمات کے لیے علم الکلام کا سہارا لیا اور عقل و دلیل کو اپنا ہتھیار بنایا اور جس بات کو وہ عقل اور دلیل کی کسوٹی پر پرکھنے میں کامیاب نہ ہو سکے اس کو سرے سے رد کر دیا۔ اس کے لیے ان کو بعض آیات کی دور از قیاس تاویلیں بھی کرنا پڑیں اور ان ہی کوششوں کی وجہ سے ان کے حامیوں کے دل میں خلش پیدا ہوئی کیونکہ اسلام کی بعض بنیادی صداقتیں ان تاویلات کی زد میں آئے بغیر نہ رہیں اور حقیقت تو یہ ہے کہ سرسید نے اس کوشش نا تمام میں جو معذرت خواہانہ علم کلام ایجاد کیا وہ اسلام میں خود ان کے ہاتھوں ہونے والی توڑ پھوڑ کے ملبہ تلے دب گیا۔

چنانچہ سرسید کے اس علم الکلام کی ناکامی کے بارے میں معروف سکالر شیخ محمد اکرام اپنی کتاب "موج کوثر" میں لکھتے ہیں:

"جدید علم الکلام کی ناکامی کی ایک اصولی وجہ ہے کہ متکلمین عقل کو ہر چیز پر مقدم رکھ کر دلائل اور قیاسات کے ذریعے سے اسلام کی حقیقت واضح کرتے ہیں بظاہر تو یہ

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ فون ۶۳۴

حبوب مفید اٹھرا -/۳۰ زدجام عشق -/۶۰ اکسیر پائیوریا -/۶ تریاق دمہ -/۲۰ سرمہ جواہر -/۳

اکسیر ولادِ نرینہ -/۳۵ تریاق بواسیر -/۱۵ تریاق معدہ -/۱۰ روشن کاجل -/۵ پیام نور -/۱۴

دانتوں کی ادویات

اینٹی پائیوریا ANTI PYORRHEA قیمت -/15

اینٹی کیریز ANTI CARIES قیمت -/15

پائیوریا منجن PYORRHEA POWDER قیمت -/6

ٹوتھ کیور TOOTH CURE قیمت -/5

لٹریچر مفت

کیورٹو میڈیسن ہومیوپیتھی (ڈاکٹر راجہ کیمیکل رجسٹرڈ) ربوہ فون ۶۰۶ / ۶۰۷

جدید فیشن کے مطابق

سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات اور چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ کیلئے

فرحت علی جیولرز

کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائداعظم لاہور

فون ۵۲۶۲۳ / ۶۳۸۵۱

ٹیلکس SI. LPK 4341 OD

آفس ۲۲۴۸۳ / ۲۷۶۶۶ ملز ۲۷۹۴۶ / ۴۱۵۵۰

سفینہ انڈسٹریز لمیٹڈ مقبول روڈ فیصل آباد

امپورٹرز ـــ ایکسپورٹرز

سفینہ بوسکی پرنٹ۔ فلیٹ رنگدار۔ ڈبل جارجٹ پرنٹ۔ فیروز روٹری پرنٹ پردہ کلاتھ۔ پاپلین، لون، وائل۔

جاذب نظر ۔ دیدہ زیب ۔ ہر گھر کی پسند

آفس:۔ مندر گلی ریل بازار فیصل آباد

جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے معزز مہمانوں کو

ہم خوش آمدید کہتے ہیں

سامان مکرامہ۔ گلاس فلاور ـــ کا واحد مرکز

لکی جنرل سٹور رحمت بازار ربوہ

Information office

British airways

We'll take more care of you

ربوہ فون ۷۹۳

برٹش ائرویز

ائیر ریزرویشن اور دیگر ہر قسم کی سفری دستاویزات کیلئے معلومات / مشورہ / خدمات کیلئے رابطہ قائم کریں۔

ہم آپ کی بہترین خدمت کریں گے

المحمود اقصیٰ روڈ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طریق کار ٹھیک ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ عقائد اور ایمان کی بنیاد عقل پر اتنی نہیں ہوتی جتنی قلبی مشاہدے اور ذاتی تجربے پر۔ جب آدمی اپنے تجربے اور مشاہدے کی مدد سے یا بقول غزالی باطن کی آنکھوں سے اللہ کی قدرت دیکھ لیتا ہے تو اسے خود بخود خدائے تعالیٰ کی ہستی پر یقین آجاتا ہے۔ اس یقین سے اسے مصائب میں تسکین ملتی ہے اور زندگی کی جدوجہد میں تقویت پہنچتی ہے۔ پھر اسے اس بات کی ضرورت نہیں رہتی کہ جزوی مسائل کو سائنس یا عقل کے ترازو میں تولے۔ مذہبی زندگی کی بنا روحانی تجربہ اور مشاہدہ پر ہے عقل اور قیاس پر نہیں۔ متکلمین خشتِ اوّل ہی ٹیڑھی رکھتے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ ان کے دلائل خواہ کس قدر مؤثر ہوں ان سے متشککین کی روحانی تسکین نہیں ہوتی۔ اور سر سید کی قابلیت محبت اور مذہبی ہمدردی کے باوجود یہ نہیں کہا جاسکتا کہ ان کے علم الکلام نے تعلیم یافتہ طبقے یا ارباب شک والحاد کو ایمان کی دولت بہم پہنچائی ہے ...... حقیقت یہ ہے کہ کسی فرد یا کسی قوم کی ترقی کے لیے جزوی عقائد یا مسائل کو سائنس کے مطابق ناقابلِ اعتراض ثابت کرنے کی اتنی ضرورت نہیں ہوتی جتنی ایمان بالغیب و یقینِ کامل اور ان اخلاقی و روحانی خوبیوں کی جو مذہب حقہ کا عطیہ ہیں"۔

(موج کوثر صفحہ ۱۶۳-۱۶۴)

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہؑ کے علم کلام کی فوقیت کا اعتراف۔

سر سید کے مقابلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام کی برتری اور فوقیت اور اس کے ہمہ گیر اثر کا ذکر کرتے ہوئے جناب عبداللہ ملک اپنی کتاب "پنجاب کی سیاسی تحریکات" میں رقم طراز ہیں۔

"اس علم الکلام نے سر سید کے پیروکاروں میں ایک گونہ تلخی پیدا کردی تھی کیونکہ ایک طرف وہ ان تعلیمات کو سچا بھی جانتے تھے ان کی کمزوریوں کا بھی ان کو پورا پورا احساس تھا۔ دوسری طرف وہ روائتی مذہب پر بھی غیر شعوری طور پر دل وجان سے فریفتہ تھے چنانچہ سچ یہ ہے کہ اس دور میں جن لوگوں کو سر سید نے متاثر کیا۔ ساتھ ہی ان کو اپنی تعلیمات سے ایک گونہ آزردہ بھی کیا۔

ان ہی آزردہ دلوں کو بہت حد تک مرزا غلام احمد نے اپنے طور طریقوں سے سمیٹا۔ سر سید نے عقل کی بنیاد پر قرآنی آیات اور مذہبی تعلیمات و عبادات کی جتنی توجیہات اور تاویلات کی تھیں مرزا غلام احمد نے ان کے پرخچے اڑا دیئے سر سید نے رسولِ خدا کے معجزات کو رؤیا کا فعل بتا کر تاویل کرنے کی کوشش کی لیکن مرزا غلام احمد نے ان معجزات کو عقل اور دلائل کی بنیاد پر درست ثابت کیا چنانچہ مرزا غلام احمد اپنی کتاب آئینہ کمالاتِ اسلام میں لکھتے ہیں۔

"اور اس درجہ لقا میں بعض اوقات انسان سے ایسے امور صادر ہوتے ہیں کہ جو بشریت کی طاقتوں سے بڑھے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ اور الٰہی طاقت کا رنگ اپنے اندر رکھتے ہیں جیسے ہمارے سید و مولیٰ سید الرسل حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگِ بدر میں ایک سنگریزوں کی مٹھی کفار پر چلائی اور وہ مٹھی کسی دعا کے ذریعہ سے نہیں بلکہ خود اپنی روحانی طاقت سے چلائی مگر اس مٹھی نے خدائی طاقت دکھلائی اور مخالف کی فوج پر ایسا خارق عادت اس کا اثر پڑا کہ کوئی ان میں سے ایسا نہ رہا کہ جس کی آنکھ پر اس کا اثر نہ پہنچا ہو اور وہ سراسیمہ اندھوں کی طرح ہو گئے۔ اور ایسی سراسیمگی اور پریشانی ان میں پیدا ہو گئی کہ مدہوشوں کی طرح بھاگنا شروع کیا اسی معجزہ کی طرف اللہ جلشانہ اس آیت میں اشارہ فرماتا ہے۔

وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ۔

یعنی جب تو نے اس مٹھی کو پھینکا وہ تو نے نہیں پھینکا بلکہ خدا تعالیٰ نے پھینکا یعنی در پردہ الٰہی طاقت کام کر گئی۔ انسانی طاقت کا یہ کام نہ تھا۔ ......

کئی دفعہ

تھوڑے سے پانی کو جو صرف

سیدنا حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہؑ کی

کتب اور اشتہارات

اور سیدنا حضرت مصلح موعود کی معرکہ آرا کتب

دیباچہ تفسیر القرآن، سیر روحانی جلد اوّل و دوم، دعوۃ الامیر، فضائل قرآن

احمدیت حقیقی اسلام

اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کا دیگر لٹریچر خریدنے کیلئے اپنے

معروف ادارہ

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ

فون ۴۸۱

کو یاد رکھیں

خوشخبری

ہر سائز کے رنگین و بلیک اینڈ وائٹ ٹیلی ویژن۔ ڈیک۔ ٹیپ ریکارڈرز۔ آٹو کیسٹ پلیئرز۔ ایمپلی فائرز۔ سپیکرز۔ بوسٹرز۔ سٹیلائزرز۔ جوسرز۔ کیلکولیٹرز اور دیگر تمام متعلقہ الیکٹرونکس اشیاء کی کنٹرول ریٹ پر خریداری کیلئے تشریف لائیں!

○ ہر گھر کیلئے موزوں ○ ہر ماڈل میں دستیاب ○

51CM (20") COLOUR VHF/UHF

منظور شدہ ڈیلر برائے

فلپس۔ ہٹاچی۔ دینا۔ شارپ۔

سونی اور دیگر برانڈ

ہیڈ آفس: خان برادرز (رجسٹرڈ) حسین آگاہی روڈ ملتان فون 32695

برانچ آفس: احمد برادرز 75/A حسین آگاہی روڈ ملتان فون 32578

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک پیالہ میں تھا اپنی انگلیوں کو اس پانی میں داخل کرنے سے اس قدر زیادہ کر دیا کہ تمام لشکر اور اونٹوں اور گھوڑوں نے وہ پانی پیا اور پھر بھی وہ پانی ویسا ہی اتنی مقدار پر موجود تھا اور کئی دفعہ دو چار روٹیوں پر ہاتھ رکھنے سے ہزارہا بھوکوں پیاسوں کا ان سے شکم سیر کر دیا اور بعض اوقات تھوڑے سے دودھ کو اپنی لبوں سے برکت دے کر ایک جماعت کا پیٹ اس سے بھر دیا اور بعض اوقات شور آب کنوئیں میں اپنے منہ کا لعاب ڈال کر اس کو نہایت شیریں کر دیا اور بعض اوقات سخت مریضوں پر اپنا ہاتھ رکھ کر ان کو اچھا کر دیا۔ اور بعض اوقات آنکھوں کو جن کے ڈیلے لڑائی کے کسی صدمہ سے باہر جا پڑے تھے اپنے ہاتھ کی برکت سے درست کر دیا۔ ایسا ہی اور بھی بہت سے کام اپنی ذاتی اقتدار سے کئے جن کے ساتھ ایک چھپی ہوئی طاقت الٰہی مخلوط تھی۔

حال کے برہمو اور فلسفی اور نیچری اگر ان معجزات سے انکار کریں تو وہ معذور ہیں کیونکہ وہ اس مرتبہ کو شناخت نہیں کر سکتے جس میں ظلّی طور پر الٰہی طاقت انسان کو ملتی ہے پس اگر وہ ایسی باتوں پر ہنسیں تو وہ اپنے ہنسنے میں بھی معذور ہیں۔ کیونکہ انہوں نے بجز طفلانہ حالت کے اور کسی درجہ روحانی بلوغ کو طے نہیں کیا۔ اور نہ صرف اپنی حالت ناقص رکھتے ہیں بلکہ اس بات پر خوش ہیں کہ اس حالت ناقصہ میں مریں بھی۔"

(آئینہ کمالات اسلام ص ۶۵ تا ۶۶)

اب مرزا غلام احمد کی ان تعلیمات نے ان کے حق میں فضا پیدا کی اور ان کے علم و فضل زہد و تقویٰ عبادت و ریاضت نے مل کر ان کا ایک حلقہ قائم کر دیا۔ ان کے حلقے کی توسیع میں دوسرا سب سے بڑا عمل ان کا آریہ سماج کے حملوں کا منہ توڑ جواب ہے کیونکہ یہ وہ زمانہ تھا جب ایک طرف عیسائی پادریوں کی یورش ہو رہی تھی تو دوسری طرف ہندوؤں کی ایک تحریک بھی حملہ آور ہو رہی تھی کیونکہ ہندوؤں میں بھی ایک خاص قسم کا سیاسی وسماجی عمل جاری تھا......

ان تمام سرگرمیوں نے مرزا غلام احمد کو اپنے متشدد پیروکاروں کا ایک مضبوط اور مؤثر حلقہ پیدا کرنے میں مدد دی۔ چنانچہ آریہ سماج کے خلاف مرزا غلام احمد نے جو تصنیف و تالیف کی جو مناظرے اور مباحثے ترتیب دیئے ان سبھی اقدام نے پڑھے لکھے مسلمانوں کو متاثر کیا اور ان میں اچھی خاصی تعداد میں چھوٹے موٹے سرکاری ملازمین بھی تھے۔ کیونکہ ہندوؤں میں بالعموم آریہ سماج کی تحریک پنجاب میں سرکاری ملازمین اور وکیل اور ڈاکٹروں میں ہی پھل پھول رہی تھی۔ اور ان سرکاری دفاتر میں کام کرنے والے مسلمان بھی آریہ سماج کا مقابلہ کرنے کے لیے دلائل اور منطق کے متلاشی تھے۔ چنانچہ اس لحاظ پر بھی مرزا غلام احمد نے ہی ان مسلمانوں کی تشفی کی۔"

(پنجاب کی سیاسی تحریکات ص ۲۴۶ تا ۲۵۴)

الغرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو زبردست علم کلام پیدا فرمایا اس کی برتری کا اعتراف اپنوں کو ہی نہیں بلکہ غیروں کو بھی ہے۔ اور یہی وہ علم کلام ہے جو آنے والے وقت میں بڑی تیزی سے اپنی برتری منوائے گا۔ ع

ہے یہ تقدیر خداوند کی تقدیروں میں۔

انشاء اللہ تعالیٰ العزیز۔

سپورٹس
کرکٹ ● ہاکی ● فٹ بال ● بیڈمنٹن
کھیلوں کا سامان دوسرے ملکوں کو بھی برآمد کیا جاتا ہے
سپورٹس ٹریڈرز الفلاح عسکریہ مارکیٹ نزد گلستان سینما راولپنڈی

شیراز پلائی ووڈ اینڈ ہارڈ ویئر سٹور
اعلیٰ اور معیاری مصنوعات کا مرکز
فیکٹری کے تیار شدہ فلش ڈورز۔ آپ کی ضرورت کے مطابق۔ پلائی ووڈ۔ چپ بورڈ۔ ہارڈ بورڈ۔ فارمیکا ہارڈ ویئر کا سامان۔ آہنی الماریاں۔ گملے اور پودے موسم کے مطابق۔ نیز بجلی کے خرچ میں نمایاں بچت کیلئے گارنٹی شدہ ڈمر سوئچ بھی دستیاب ہیں۔
پروپرائیٹر۔ بشارت احمد راٹھور۔ ریلوے روڈ۔ ربوہ

بفضلِ خدا
نرینہ اولاد سے محروم، بے اولاد
مرضِ اٹھرا کی شکار عورتوں کا
تسلّی بخش علاج
پتہ
شفاخانہ رفیقِ حیات رجسٹرڈ۔ گول بازار ربوہ
ٹرنک بازار سیالکوٹ

ہاضموں (رجسٹرڈ)
گھر میں ہر وقت رکھنے کا چورن
نصرت دواخانہ ہاضموں بالمقابل ایوان محمود گول بازار ربوہ

آنکھ اور نظر
کے متعلق نہایت مفید رسالہ جس میں نظر کی کمزوری، آنکھوں کی پرانی سوزش۔ بیرنگ کٹار، ککرے، السر (پھولا) ناخونہ، دھند، سفیدی، بھینگا پن، دو نظر چ آنکھ کے زخم، چوٹ اور ناسور Eye Fistula وغیرہ کے متعلق مفید نسخے درج ہیں۔ آنکھ کے معالجین، مریضوں اور متعلقین کیلئے صحیح رہنما "آئیز کیور گائیڈ"
EYES CURE GUIDE
صرف دو روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوائیں۔
607 — 606
کیور ٹو میڈیلین کمپنی (رجسٹرڈ) گول بازار ربوہ فون

آپکو
جلسہ سالانہ
میں
شمولیت مبارک ہو
ایوان محمود کے بالکل
سامنے حضرت حکیم نظام جان صاحب رح
کا چشمۂ فیض
مشہور دواخانہ
حسب معمول مصروفِ خدمت ہے
حکیم عبدالحمید
مشہور دواخانہ ربوہ فون ۶۳۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شالوں کی مشہور دکان

الفردوس

۸۵۔بی انارکلی لاہور

الفردوس شال ہاؤس

ہمارے ہاں ہر قسم کی گرم کشمیری کامدار شالیں، زنانہ و مردانہ دُھسّے اور گرم مرینہ تھوک و پرچون واجبی داموں پر دستیاب ہیں نیز ریڈی میڈ کرتے شلواریں، سُوٹ وغیرہ بھی ہر قسم مل سکتے ہیں۔

فون دکان: ۳۲۴۴۴۸

فون گھر: ۵۳۷۰۳

الفردوس شال ہاؤس ۸۵۔انارکلی لاہور

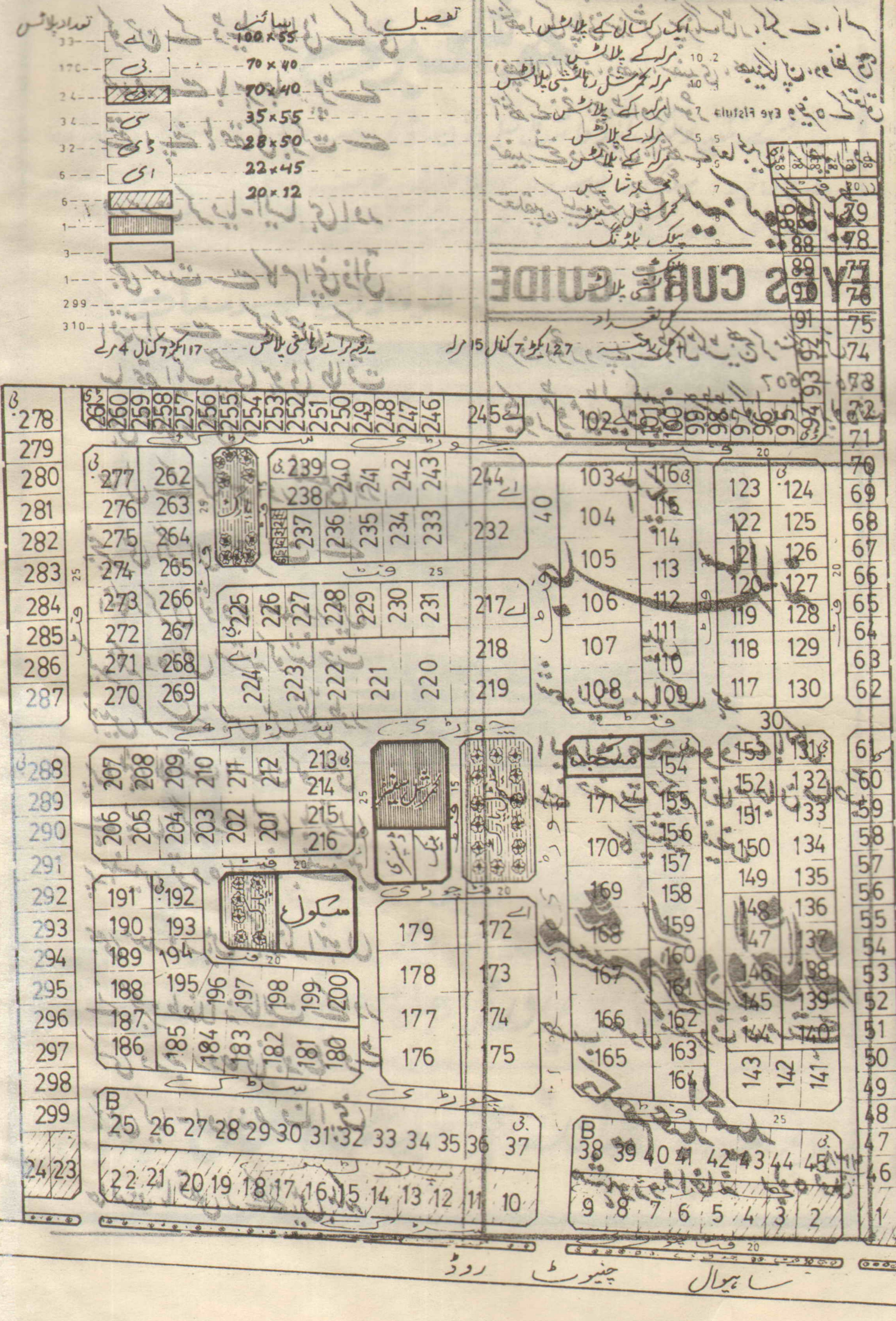

ڈیپارٹمنٹ ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ حکومت پنجاب سے منظور شدہ MEMO NO DG/HPP-TPS 81/397

کہکشاں ہاؤسنگ سکیم ربوہ

تحفظ ڈیویلپمنٹ کیلئے سکیم کے ۲۰ فیصد پلاٹ گورنمنٹ کی تحویل میں

حق شفعہ سے مبرا، فوری رجسٹری فوری قبضہ، ہر قسم کے جھگڑوں سے پاک، مکمل تحفظ کی ضمانت کے ساتھ

حدود کمیٹی میں پختہ ساہیوال چنیوٹ روڈ پر اونچے اور پُر فضا مقام پر جدید زندگی کی تمام سہولتوں کیساتھ

مسجد اقصیٰ سے چار فرلانگ مغرب کی جانب بطرف ربوہ دارالرحمت سے دو فرلانگ اپنی طرز کی واحد ہاؤسنگ سکیم

کہکشاں اب نئی چمک دمک اور مزید سہولتوں کیساتھ آپ کی خدمت میں۔ پختہ سڑکیں مکمل ہوگئیں اور کہکشاں کا پورے ربوہ کیساتھ پختہ سڑکوں کا رابطہ قائم ہوگیا۔ بجلی کی تنصیل کا کام شروع ہے۔ اس کے ساتھ ہی ڈرینج سسٹم مہیا کردیا جائے گا۔ سوئی گیس کا بدل فوری طور پر لائف گیس کنکشن حاصل کیجئے۔ پہلے آئیں اور پہلے اپنی پسند کے پلاٹس حاصل کرکے باذوق افراد کے حلقہ میں شامل ہوں۔ موقع پر تشریف لائیں اور کہکشاں کی خوبصورتی خود ملاحظہ فرمائیں۔ اڈہ لاری تا کہکشاں ویگن سروس جاری ہے۔ موقع پر صرف ۵ منٹ میں پہنچ سکتے ہیں۔ سائٹ دیکھنے کیلئے گاڑی کی سہولت میسر ہے

سہولتیں: ۱۔ تارکول کی پختہ سڑکیں ۲۔ بجلی کی سپلائی ۳۔ ڈرینج سسٹم ۴۔ پبلک ٹیلی فون ۵۔ انفرادی ٹیلیفون کنکشن ۶۔ گیس ۷۔ سڑکوں پر سایہ دار درخت ۸۔ پانی نہایت میٹھا اور صحت بخش ۹۔ مسجد ۱۰۔ سکول ۱۱۔ ڈسپنسری ۱۲۔ بینک ۱۳۔ کمرشل سنٹر ۱۴۔ محلہ شاپس ۱۵۔ کھیل کے میدان اور پارک ۱۶۔ کمرشل پلاٹس ۱۷۔ ۵، ۷، ۱۰ مرلے اور کنال کے رہائشی پلاٹس ۱۸۔ نقد اور آسان اقساط ۱۹۔ تعمیر کیلئے ہاؤس بلڈنگ فنانس سے قرضہ کی سہولت

کہکشاں کا کوئی مکان تعمیر کرنے کیلئے بالکل تیار ہے ... آج ہی رابطہ قائم کیجئے

خوبصورت پلاننگ اور انسانی ضروریات کا حسین امتزاج صرف کہکشاں میں ہی آپ کو مل سکتا ہے

سہولتوں کے ساتھ اس سے بہتر آپ کہیں اور حاصل نہیں کر سکتے

مزید تفصیلات کیلئے

العارف اسٹیٹس ڈویلپرز ربوہ

فون آفس: ۴۹۸ فون رہائش: ۴۷۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا چراغ دین صاحب مربی صوبہ سرحد
(تاریخ وفات ۲۰ر جولائی ۱۹۸۳ء)

مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد
(تاریخ وفات ۵ر اگست ۱۹۸۳ء)

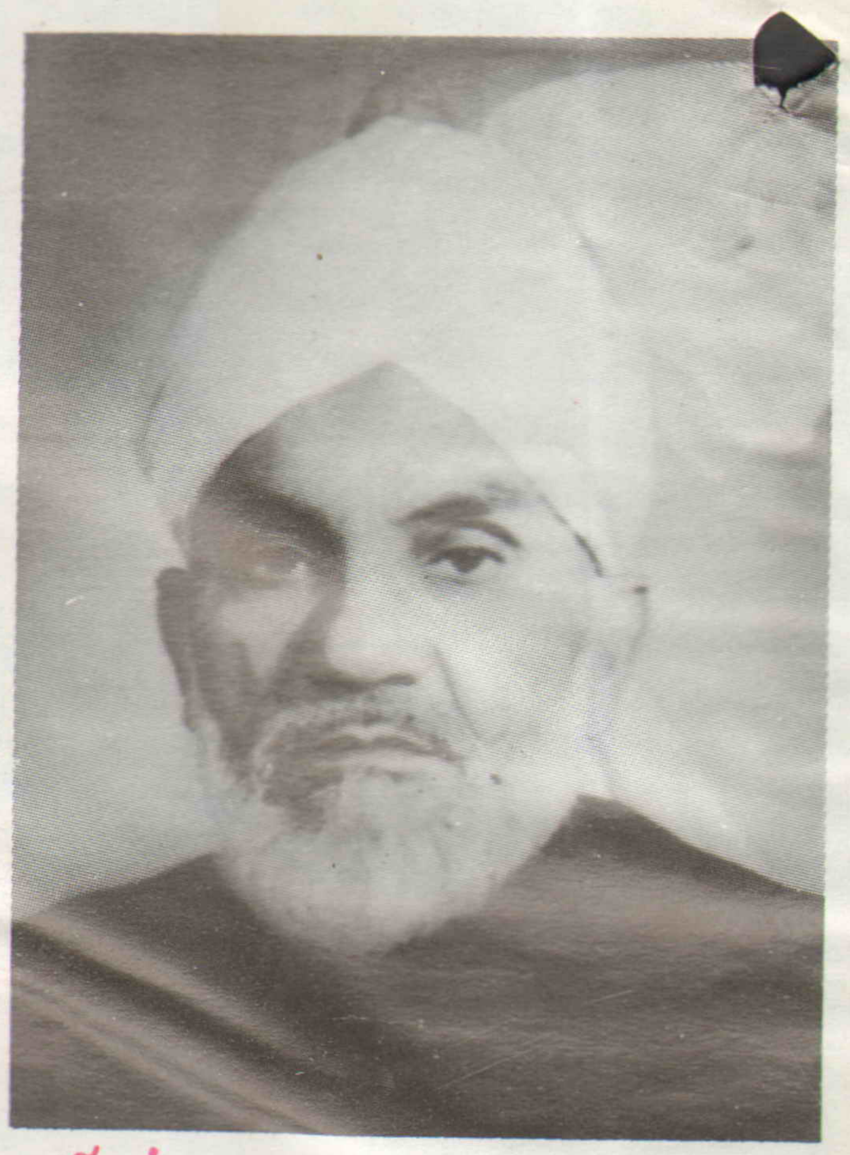

مولانا محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی سابق مربی فیصل آباد
(تاریخ وفات ۱۴ر اگست ۱۹۸۳ء)

۱۹۸۳ء کے دوران وفات پانیوالے علماءِ سلسلہ

مولانا عبدالواحد صاحب سابق مبلغ فجی
(تاریخ وفات ۲ر اپریل ۱۹۸۳ء)

مولانا برکت اللہ محمود صاحب مربی لاہور
(تاریخ وفات ۱۳ر اکتوبر ۱۹۸۳ء)

ٹویوٹا
گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل
— پتہ پر حاصل کریں —

الفرقان موٹرز لمیٹڈ
۷/۴۔ تبت سنٹر۔ ایم اے جناح روڈ۔ کراچی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہم جلسہ سالانہ پر آنے والے معزز مہمانوں کو

"خوش آمدید" کہتے ہیں!

میسرز ووڈین فرنیشرز

فون نمبر

372493

فورٹریس سٹیڈیم لاہور چھاؤنی

پرانی لاعلاج امراض کے لیے کامیاب کورسز

Asthma Course	۴۰ روزہ	۶۰/-	دمہ کورس
Baby Growth Course	۳۰ روزہ	۱۵/-	بے بی گروتھ کورس
Bed Urine Course	۴۰ روزہ	۳۰/-	بیڈیورین کورس
Body Building Course	۳۰ روزہ	۳۰/-	باڈی بلڈنگ کورس
Biliary Colic Course	۴۰ روزہ	۱۵۰/-	دردِ پتہ کورس
Diabetes Course	۴۰ روزہ	۸۰/-	ذیابیطس کورس
Deafness Course	۴۰ روزہ	۴۵/-	بہرہ پن کورس
Dwarfishness Course	۳ ماہ	۶۰/-	چھوٹا قد کورس
Eales's Disease Course	۴۰ روزہ	۳۰۰/-	ایلز ڈیزیز کورس
Eye Ulcer Course	۴۰ روزہ	۶۰/-	آئی السر کورس
Eye Sight Course	۴۰ روزہ	۶۰/-	کمزوریٔ نظر کورس
False Hair Course	۴۰ روزہ	۶۰/-	فالس ہیئر کورس
Gout Course	۴۰ روزہ	۶۰/-	گنٹھیا کورس
Goitre Course	۴۰ روزہ	۶۰/-	گلہڑ کورس
Heartone Course	۴۰ روزہ	۲۰۰/-	ہارٹون کورس
Head Eczema Course	۴۰ روزہ	۱۱۰/-	ایگزیما سر کورس
Kidney Pain Course	۴۰ روزہ	۱۵۰/-	دردِ گردہ کورس
Kidney Stone Course	۴۰ روزہ	۱۵۰/-	کڈنی سٹون کورس
Kidney Infection Course	۴۰ روزہ	۱۵۰/-	سوزشِ گردہ کورس
Leucoderma Course	۴۰ روزہ	۸۰/-	پھلبہری کورس
Miti Chour Course	۳۰ روزہ	۱۵/-	مٹی چھوڑ کورس
Myopia Course	۴۰ روزہ	۶۰/-	قریب نظری کورس
Night Blindness Course	۴۰ روزہ	۶۰/-	اندھراتا کورس
Nodes Course	۴۰ روزہ	۵۵/-	نوڈز کورس
Obesity Course	۴۰ روزہ	۶۰/-	موٹاپا کورس
Polio Course	۴۰ روزہ	۱۲۰/-	پولیو کورس
Pterygium Course	۴۰ روزہ	۶۰/-	ناخونہ کورس
Reading Eyesight Course	۴۰ روزہ	۶۰/-	ریڈنگ آئی سائٹ کورس
Sterility Course	۴۰ روزہ	۶۵/-	بانجھ پن کورس
Squint Course	۴۰ روزہ	۶۰/-	بھینگا پن کورس
T. B. Course	۳۰ روزہ	۵۰/-	ٹی بی کورس

ان کورسز اور ۲۲۶ کیورز کا تفصیلی لٹریچر مفت

کیورٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ

۶۰۶
۶۰۷